هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا

(اس اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے نزولِ قرآن سے پہلے اور اس قرآن میں۔)

مسلمان کون ہے؟

تالیف

محمد منظور الوجیدی

شرکۃ الآفاق لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ:— مکتبہ النجوم، ۱۹۰ - بیرون [illegible] لاہور

طبع اوّل ——— ایک ہزار

رجب ۱۳۹۶ھ ——— جولائی ۱۹۷۶ء

قیمت ——— مبلغ [illegible] روپے صرف

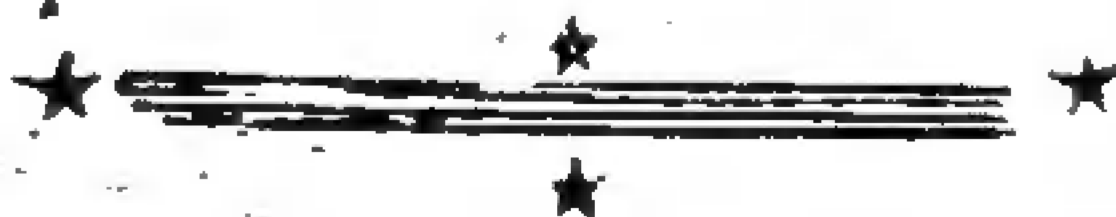
(معارف پریس لاہور)

اِنتساب

مکرّمی والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ——— کہ جن کی توجّہ دعاؤں کے باعث میں اس راہ پر چلا مگر افسوس ——— کتاب کی طباعت سے پہلے ہی وہ رحمٰن تعالیٰ سے جا ملے۔

اللهم اغفره واجعل قبره روضة من رياض الجنة وأدخله الجنة بغير حساب۔ آمین۔

اور اُن سب والدین کے نام ——— جنہوں نے اپنی اولاد کو اسلامی تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا اور تعلیم و تبلیغ اسلام کے لئے فارغ کر دیا۔



فہرست مضامین

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین

اما بعد!

۱۔ اگر آپ مسلمان ہیں۔ تو آپ کو جاننا چاہیئے کہ اسلام کے عقائد کیا ہیں۔ تاکہ دل وجان سے ان پر یقین وایمان رکھیں

۲۔ اسلام نے کن باتوں کا سختی کے ساتھ حکم دیا۔ تاکہ ان کی پابندی کریں۔

۳ - اسلام نے کن باتوں سے سختی کے ساتھ منع کیا تاکہ ان جرائم سے رُک جائیں۔

۴ - اسلام میں تزکیہ نفس کا کیا طریقہ ہے جو انسانیت کی قوتیں فنا کئے بغیر اس میں خود ہی جرائم سے بچنے۔ اللہ کی عبادت کرنے اور ساری مخلوق کا سچا ہمدرد بننے کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔

اگر آپ مندرجہ بالا چار کام کر لیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کے عقائد ایک مسلمان کے عقائد ہیں۔ اور آپ کے اعمال ایک مسلمان کے اعمال ہیں۔ اور آپ اسلامی برادری کے واقعی ایک فرد ہیں۔ اور اگر آپ غیر مسلم ہیں۔ تو بھی اس مختصر کتاب کا مطالعہ کیجئے جس میں اسلامی نظریات و اعمال اور تزکیہ نفس کی ایک فہرست موجود ہے۔ تاکہ آپ دنیا میں مروج تمام ادیان کے ساتھ اسلام کا مقابلہ آسانی سے کر سکیں۔

پھر دیکھئے کہ دوسرے ادیان کے مقابلہ میں اسلام کے نظریات اس قدر یقینی ہیں کہ اگر آپ نے وطن پرستی یا خواہشات نفسانی کی پوجا کرنے کی بجائے ایسے آدمی کی طرح سوچا جو دیانتداری کے ساتھ سچائی کی تلاش کرنے والا ہے۔ تو آپ فوراً دوسرے غلط دین کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

اور آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اسلام کی عبادات پاکیزگی کا درس دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرتی ہیں کہ

انسان دُکھ سُکھ کی ہر حالت میں مطمئن ہوجاتا ہے۔ تجارت وسیاست میں اسلام کی تعلیمات انسان دوستی دیانتداری اور بے لوث جذبۂ خدمت کی راہ پر چلاتی ہیں۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات انسان کو ظاہر و باطن میں بااخلاق بناتی ہیں۔ علاقائی حدود سے بالاتر ہوکر مخلوق کا سچا ہمدرد اور سب کے ساتھ شرافت کا سلوک کرنے کا درس دیتی ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اس کے لئے ہے۔ کہ جس کے پاس دیانتدار دل ہو۔ وہ کان لگا کر سُنے اور وہاں موجود رہے۔

اِس کتاب کو ہم نے چار ابواب پر تقسیم کردیا ہے۔ باب اوّل میں اسلامی عقائد بیان کئے جائیں گے۔ باب ثانی میں اسلامی احکام بیان کئے جائیں گے۔ اور باب ثالث میں ان کبائر کو بیان کیا جائے گا جن کو اسلام نے سخت ترین جرم قرار دیا ہے۔ اور جو سچے دل سے توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اور باب رابع میں اسلام کے طریقۂ تزکیۂ نفس یعنی تصوف پر بحث ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محمد منظور الوجیدی لاہور

اسلام و ایمان احسان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک روز ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ خوب سفید لباس، خوب سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔ جس پر سفر کی کوئی علامت نظر نہ آتی تھی۔ اور ہم میں سے کوئی اُسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ آخر وہ حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اُس نے اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا

اے محمد مجھے اسلام کے متعلق بتایئے!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے" اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے، تو زکوٰۃ ادا کرے، اور تو رمضان کے روزے رکھے، اور اگر تجھے اس کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے"

اُس نے کہا آپ نے سچ فرمایا:

راوی بتاتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا۔ کہ وہ پوچھتا ہے اور تصدیق کرتا ہے (کوئی مباحثہ وغیرہ نہیں کرتا فوراً ہی مان جاتا ہے۔)

اُس نے کہا! مجھے ایمان کے متعلق بتایئے۔

آپؐ نے فرمایا! ایمان یہ ہے) کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان لائے۔ اور بھلی و بُری تقدیر پر ایمان رکھے۔ (کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے) اُس نے کہا! آپ نے سچ فرمایا۔ اُس نے کہا! مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا! (احسان یعنی تزکیۂ نفس کا اسلامی طریقہ یہ ہے) کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہ دیکھے (یعنی اگر تیری ایسی حالت نہ ہو) تو (ایسی حالت پیدا کر) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (صحیح مسلم جلد اوّل کتاب الایمان)

حدیث کے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ اسلام میں کچھ عقائد ہیں۔ جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کچھ اعمال ہیں جو ایماندار ہونے کی علامات ہیں اور جن پر عمل کرنے والا مسلم ہے۔ اور قلبی گہرائی سے ظاہری سزا کے بغیر ہی نیک بننے کا ایک طریقہ ہے۔ کہ جس کو احسان کہا جاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر انسان دوا کھائے مگر بدپرہیزی کرے تو اچھی سے اچھی دوا بھی شفا نہیں بخشتی اسی طرح اسلامی عقائد اور اعمال دوزخ سے بچنے اور تمام امراض کا علاج تو یقینی ہیں۔ مگر گناہ اور جرائم بدپرہیزی ہے۔ اگر ایک انسان گناہ کی گندگی بھی بدن پر لگائے اور اسلامی اعمال کی خوشبو بھی لگاتا جائے تو جو انجام ہوگا وہ سب کو معلوم ہے۔

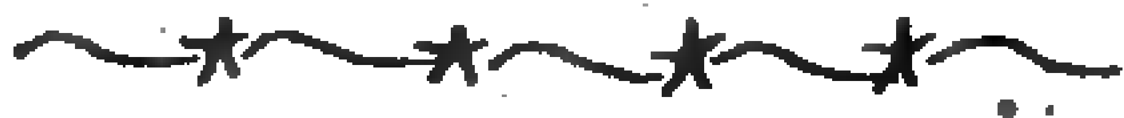
اِس لئے ضروری ہے کہ ایسے بڑے جرائم سے بھی ضرور بچا جائے
کہ جو توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اور جن کی گندگی شدید ترین
گندگی ہے۔ ذرا اپنی قمیص پر ایک سیر پاخانہ اور ایک سیر عطر لگاکر
انجام تو دیکھئے۔

شائد! اُتر جائے آپ کے دِل میں میری بات!

آنے والے صفحات میں اِسی اجمال کی تفصیل ملاحظہ کیجئے تاکہ
آپ کے سامنے اسلام کا ایک واضح نقشہ آجائے۔ اور آپ
کے لئے زندگی کا لائحہ عمل متعین کرنا آسان ہوجائے۔



مسلمان کون ہے



مسلمان کا اجمالی تعارف قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے آغاز میں فرمایا!

۱۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

جو کہ ایمان لاتے ہیں بے دیکھی چیزوں پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس سے کہ جو ہم نے انہیں دیا خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو تیری طرف اتارا گیا۔ اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا۔ اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔

۲۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اتارا گیا۔ اور ایمان والے بھی سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے۔ اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳۔ قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ مَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ○

تم کہہ دو، کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف اترا اس پر ایمان لائے۔ اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُسکی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو ملا موسٰی اور عیسٰی کو اور جو ملا دوسرے نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے ہم اُن میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اُس کے فرمانبردار ہیں۔

۴۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○

اے ایمان والو! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے اور شیطٰن کے قدموں پر مت چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۵۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط (الاحزاب)

محمد نہیں ہیں تم مردوں میں سے کسی کے باپ اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (آخری نبی ہیں)

ان آیاتِ کو پڑھئے۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِن باتوں پر ایمان رکھے۔

۱۔ جن غیب کی باتوں مثلاً اللہ تعالیٰ، سات آسمان، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، فرشتے، قیامت وغیرہ کی خبر جو قرآن و حدیث میں دی گئی ہے۔ ان سب پر ایمان رکھے۔

۲۔ نماز قائم کرے۔

۳۔ زکوٰۃ دے اور اللہ کی راہ میں قربانی کرے۔ اور صدقہ کرے

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اور آپ پر اُترنے والی وحی پر ایمان لائے۔

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاً علیہم السلام اور ان پر اترنے والی وحی پر ایمان رکھے۔

۶۔ اور یہ ایمان رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی نئی وحی نازل ہوگی۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرے۔

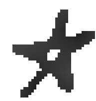
۷۔ قیامت پر یقین رکھے۔

۸۔ فرشتوں پر ایمان لائے۔ کہ وہ واقعی ایک مخلوق ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لائے۔ کہ پہلے زمانہ میں صحیفے اور کتابیں اتریں۔ مگر وہ ایک مقررہ زمانہ تک کیلئے تھیں۔ بعد میں لوگوں نے انہیں تبدیل کر دیا۔ قرآنِ مجید آخری کتاب

ہے۔ جس کا ایک ایک کلمہ اب تک محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اور اُسی پر عمل کیا جائے گا۔

۱۰۔ اسلام کے تمام احکامات پر یقین رکھے۔ مگر کچھ اسلام اور کچھ کفر پر ایمان رکھنا کفر ہے۔



اسلام قبول کرنے کا طریقہ

یاد رکھئے۔ جس طرح بدن کی گندگی قابلِ نفرت ہے۔ اور ایک صفائی پسند انسان ظاہری گندگی سے بدن اور لباس کو پاک و صاف رکھتا ہے اسی طرح کفر و شرک اور گناہ، باطنی گندگی ہے۔ ایک طہارت پسند آدمی، کفر و شرک اور گناہوں سے بھی پاک رہنا چاہتا ہے۔

اسلام لاتے وقت جہاں آپ باطنی گندگیوں یعنی کفر و شرک اور جرائم سے توبہ کر کے پاک ہوں گے۔ بہتر ہوگا! کہ آپ غسل کر کے صاف لباس پہن لیں۔ مگر یاد رکھیں یہ ضروری نہیں البتہ بہتر ہے تاکہ ایک دم، ظاہر و باطن پاک ہو جائے اور پھر

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ — اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — محمد اللہ کے رسول ہیں

دل کے ساتھ تصدیق و یقین کرتے ہوئے پڑھئے اور یہ اقرار کیجئے! کہ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ پر اور اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ اور آخرت (قیامت) کے دن پر اور اس خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ پر کہ بھلی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی جانب تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ سے ہے۔ اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر

اور یہ فیصلہ کر لیجئے! کہ آج کے بعد اللہ اور اُس کے رسول کے تمام احکام جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں، اِن سب پر ایمان رکھوں گا۔ اور اِن سب پر عمل کرتا رہوں گا۔

لیجئے آپ مسلمان ہو گئے۔ اب آپ اسلامی برادری کے ایک فرد ہیں۔ آپ نئے اور پرانے مسلمان کے درمیان کچھ فرق نہیں۔ آپ بھی مسلمانوں کے اِسی طرح بھائی ہیں۔ جیسے کہ قدیم سے قدیم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

عجم کے جن شہروں کو صحابہ کرام فتح کرتے، وہاں کے عوام کا اسلام اسی طرح قبول کر لیتے۔ کہ وہ کلمہ پڑھ لیں۔ ضروریات دین کا اقرار کر لیں اور مسلمان ہو جائیں۔

اب آپ پر لازم ہے کہ کلمہ طیبہ کا مطلب اور اسلام کے عقائد و اعمال پوری تفصیل سے معلوم کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ اسلام پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو سکیں۔ آئندہ صفحات آپ کے سامنے اسلام کی ضروری اور مکمل معلومات پیش کر رہے ہیں۔ پڑھتے جائیے اور عمل کرتے جائیے!

اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو راہِ ہدایت پر چلنے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کے غضب وعذاب سے بچنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

باب اوّل

اسلامی عقائد

خدا موجود اور ہر چیز کا خالق ہے

یہ بلند آسمان جس کے نیچے اَن گنت ستارے روشن اور ایک ایسے انتظام کے ساتھ رواں دواں ہیں کہ باہم ٹکراتے نہیں، اور آج تک آسمان میں ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوئی۔ یہ فراخ زمین جس میں شاہراہیں ہیں مخلوق کی روزی پیدا کرتی اور مُر جانے والوں کو ایک مقررہ مدت تک اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔

یہ دن رات، سرما گرما کا بدل بدل کر آنا، کبھی آندھی کبھی پُر سکون موسم کبھی بارش کبھی دھوپ، اور چاند سورج کی حیات بخش روشنی اور ایک مقررہ انداز میں طلوع ہونا، کہ جس کے حساب سے شمسی اور قمری ماہ و سال اور صدیاں بنتی ہیں۔ یہ سمندر جس میں کہیں کھارا اور کہیں شیریں پانی ہے مگر کسی پردے کے بغیر بھی باہم رل کر نہیں رہ جاتے۔ اور پھر زمین سے انسانی خوراک، ہواؤں میں پرندوں کی خوراک، سمندروں میں مچھلیوں کی خوراک، اور اونچے اونچے رنگ برنگ پہاڑ، کہیں سبزہ ہی سبزہ، کہیں خشک پتھر، کہیں شدید سردی اور کہیں شدید گرمی، انسان

کے لئے طرح طرح کے پھل، ایک ہی پانی سے اور ایک ہی زمین سے کہیں انگور، کہیں کھجور، کہیں انار، کہیں زیتون، پیدا ہو رہے ہیں۔ کہیں حیرت انگیز طریقہ سے شہد تیار ہو رہا ہے۔ پھر طرح طرح کے حیوانات کہ جن کی آپس میں پہچان ہو سکتی ہے۔ اور معمولی اختلاف ہونے کے باوجود کروڑوں کی تعداد میں ایک ہی جنس کے افراد ہیں۔

پھر یہ اربوں انسان، جن کی شکلیں، زبانیں، اور تمنائیں مختلف ہیں۔ پھر ہر مخلوق پر بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی آمد اور ایک مقررہ مدت کے بعد موت کی آغوش میں چلے جانا۔ انسان کی یہ دیکھتی آنکھیں، بولتی زبان، سنتے کان اور سمجھتا دل و دماغ اور انسان کے لئے جانوروں کے تھنوں سے اس انداز سے دودھ نکالنا کہ آس پاس کے گوبر پیشاب اور خون کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

فضاؤں میں پرندوں کے تیرنے اور ٹھہرے رہنے کی قوت ملنا، ہواؤں کا وسیع گھیراؤ، متلاطم سمندر اور وسیع کائنات کو دیکھ کر ہر وہ شخص جس میں قلیل ترین، انسانی عقل بھی ہو یقین کر لیتا ہے کہ اس کائنات رنگ و بو کا پیدا کرنے والا اور مالک خدا موجود ہے۔ اس کے وجود کے بغیر کائنات اور اس میں انجام پانے والے تمام کام اس نظم کے ساتھ ہرگز پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ جس یکسانیت اور ایک ہی مقررہ انداز پر طویل زمانہ سے یہ تمام جانداروں کی پیدائش، حوادث کا ظہور، سیاروں کی رفتار اور شمس و قمر کا طلوع و غروب

جاری ہے۔ یہ صرف ایک اور ایک ہی خدا کی قدرت کی کارفرمائی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ایک ہی انداز اور ایک ہی اسلوب پر ہر حادثہ کا جاری رہنا ناممکن ہوتا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر کام صدیوں سے ایک ہی انداز پر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا اور تو اللہ کے طریقہ میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا!

قرآنِ مجید نے وجودِ باری تعالیٰ کو کئی مثالوں سے سمجھایا اور وضاحت کے کئی انداز اختیار کئے۔ آیات ملاحظہ کرتے جایئے اور اگر آپ کے دل میں کچھ بھی عقل اور انصاف ہوا تو تسلیم بھی کرتے جایئے گا!

زمین وآسمان کی پیدائش

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ق۔ ۶

(کیا پس انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ کہ ہم نے اسے کیونکر بنایا۔ اور ہم نے اس کو زینت دی۔ اور نہیں واسطے اس کے کوئی شگاف (اس میں کوئی شگاف نہیں)

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ق۔ ۷

اور ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اور ہم نے اس میں پہاڑ ڈالے۔ اور ہم نے اس میں ہر ایک قسم بارونق اگائی۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ (اس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر

تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِی پیدا کیا (کہ) دیکھتے ہو ان کو، اور زمین
الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ میں پہاڑ ڈالے، ایسا نہ ہو کہ تمہارے
بِکُمْ وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ ساتھ ہل جائے۔ اور اس میں ہر طرح
دَآبَّۃٍ ؕ کے جانور پھیلائے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ (بے شک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کے کام کی
تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ چیزیں دریا میں لے کر چلتی ہیں اور پانی
النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ میں جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ پھر اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد
فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ زندہ کیا۔ اور اس میں سب قسم کے
مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ جانور پھیلائے۔ اور ہواؤں کے بدلنے
کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصْرِیْفِ میں اور بادل میں جو کہ آسمان اور زمین
الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ کے درمیان اس کے حکم کا تابعدار ہے
الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بے شک ان سب چیزوں میں عقلمندوں
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ کے لئے نشانیاں ہیں)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ (وہی ہے جس نے تمہارے آگے زمین
الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ کو پست کیا۔ اب اس کے کندھوں پر چلو
مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ پھرو اور کھاؤ کچھ اُسکی دی ہوئی روزی)

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ پیدا کئے آسمان اور زمین چھ دن
سِتَّۃِ اَیَّامٍ ۝ (الاعراف۔ ۵۴) میں۔

سورج چاند اور دن رات

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ (الانعام)
بے شک اللہ ہے پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی کا اور اس نے
رات بنائی آرام کو۔ اور سورج اور چاند حساب کے لئے، یہ اندازہ رکھا
ہوا ہے۔ زور آور اور خبردار کا۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ کیا تو نے نہیں دیکھا اپنے رب کی
مَدَّ الظِّلَّ ج وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ طرف کیسے دراز کیا سائے کو؟ اور اگر
سَاکِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ چاہتا تو اس کو ٹھہرا رکھتا۔ پھر ہم نے
دَلِیْلًا لا ثُمَّ قَبَضْنٰہُ اِلَیْنَا قَبْضًا مقرر کیا سورج کو اس کا راہ بتلانے
یَّسِیْرًا ۝ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ والا، پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو اپنی طرف
لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سہج سہج سمیٹ کر، اور وہی ہے جس
سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّھَارَ نُشُوْرًا ۝ نے بنا دیا تمہارے لئے رات کو اوڑھنا اور
(الفرقان ۴۵، ۴۶، ۴۷) نیند کو آرام اور دن کو بنا دیا اٹھ نکلنے کیلئے۔

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ رات گھساتا ہے دن میں اور دن
وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ لا گھساتا ہے رات میں۔ اور کام میں

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ لگا دیا سورج اور چاند کو، ہر ایک چلتا
كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ہے۔ ایک مقررہ وعدہ تک، یہ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ اللہ ہے تمہارا رب، اُسی کے لئے
لَهُ الْمُلْكُ ؕ (الفاطر ۱۳) بادشاہی ہے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ اور ایک نشانی ہے اِن کے لئے
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا واسطے رات، کھینچ لیتے ہیں ہم اُس پر
هُمْ مُّظْلِمُونَ ۙ (یٰسین ۳۷) سے دن کو پھر اچانک وہ رہ جاتے ہیں اندھیرے میں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرے
لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ ہوئے رستہ پر یہ سادھا ہوا (مقررہ حکم کیا)
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ؕ (یٰس ۳۸) ہے۔ اس زبردست باخبر نے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ اور چاند کو ہم نے بانٹ دی ہیں
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ منزلیں۔ یہاں تک کہ پھر آ رہا جیسے
الْقَدِيمِ ؕ (یٰسین ۳۹) ٹہنی پرانی۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِي لَهَا نہ سورج سے ہو کہ پکڑ لے چاند
أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ کو، اور نہ رات آگے بڑھے دن
لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ سے۔ اور ہر کوئی ایک چکر میں
وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَّسْبَحُونَ ۝ پھرتے ہیں (چلتے ہیں)
(یٰسین ۴۰)

سمندر اور اُسکے عجائبات

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ۞

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے چلائے دو دریا۔ یہ میٹھا ہے پیاس بجھانے والا، اور یہ کھارا ہے کڑوا۔ اور رکھا ان دونوں کے درمیان پردا اور آڑ روکی ہوئی۔

(الفرقان ۵۳)

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الفاطر ۱۲)

اور برابر نہیں دو دریا، یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے۔ خوشگوار، اور یہ کھارا کڑوا۔ اور دونوں میں سے کھاتے ہو گوشت تازہ، اور نکالتے ہو گہنا (زیورات) جس کو پہنتے ہو، اور تو دیکھے جہازوں کو اس میں کہ چلتے ہیں پانی کو پھاڑتے تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ تم حق مانو۔

بادلوں کی آمد

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ کیا تُو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اُتارا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا آسمان سے پانی۔ پھر ہم نے نکالے
بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا اُس سے میوے طرح طرح کے ان
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں
وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا سفید اور سُرخ طرح طرح کے اِن کے
وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ٥ (الفاطر ۲۷) رنگ اور بھجنگے کالے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہانک
سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ لاتا ہے بادل کو۔ پھر ان کو ملا دیتا ہے۔
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى پھر ان کو رکھتا ہے تہ بر تہ، پھر تو دیکھے
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ مینہ نکلتا ہے۔ اس کے بیچ سے
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ اور آسمان سے اتارتا ہے۔ اُس میں
فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ جو پہاڑ ہیں اولوں کے پھر وہ ڈالتا
مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ ہے جس پر چاہے۔ اور بچا دیتا
مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ ہے جس سے چاہے۔ ابھی اس کی
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ بجلی کی کوند آنکھوں کو لے جائے۔ اللہ
(النور ۴۳) بدلتا ہے رات اور دن کو۔ اِس میں

دھیان کرنے کی جگہ ہے آنکھ والوں کے لئے۔

پھل اور غلّے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اتارا آسمان سے پانی، پھر چلایا وہ
مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنَابِیْعَ فِی پانی زمین کے چشموں میں، پھر نکالتا
الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِہٖ ہے اس سے کھیتی، کئی کئی رنگ
زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ بدلتے ہیں اس پر، پھر آئے تیاری
ثُمَّ یَہِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا پر، تو تُو دیکھے اس کا رنگ زرد، پھر
ثُمَّ یَجْعَلُہٗ حُطَامًا اِنَّ فِیْ کر ڈالتا ہے اس کو چورا چورا، بیشک
ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ اس میں نصیحت ہے عقلمندوں
(الزمر ۲۱) کے واسطے۔

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ اور زمین میں کھیت ہیں مختلف
مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ ایک دوسرے سے متصل، اور باغ
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ انگور کے اور کھیتیاں ہیں، اور کھجوریں
صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ ہیں۔ ایک کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی
یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُ اور بعض بن ملی، ان کو پانی بھی ایک
نُفَضِّلُ بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ ہی دیا جاتا ہے۔ اور ہم ہیں کہ بڑھا دیتے
فِی الْاُکُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ہیں ان میں ایک کو ایک سے میووں میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان کو
(الرعد-۴) جو غور کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اور اسی نے اُتارا آسمان سے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا پانی، پھر نکالی ہم نے اس سے اُگنے
بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا والی ہر چیز، پھر نکالی اس میں سے سبز
مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا کھیتی، جس سے ہم نکالتے ہیں دانے
مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ ایک پر ایک چڑھا ہوا۔ اور کھجور
مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ کے گابھے میں سے پھل کے گچھے جھکے
دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ ہوئے۔ اور باغ انگور کے اور زیتون
اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَ کے اور انار کے آپس میں ملتے جلتے
الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ اور جدا جدا بھی۔ دیکھو ہر ایک درخت
مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ کے پھل کو۔ جب وہ پھل لاتا ہے۔
اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ط اور اُس کے پکنے کو۔ ان چیزوں
اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ میں نشانیاں ہیں۔ ایمان والوں
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ کے لئے۔
(الانعام - ۱۰۰)

جانداروں کی پیدائش

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والے کو

2150

مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ ایک پانی سے۔ پھر کوئی ہے کہ چلتا ہے
عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اپنے پیٹ پر، اور کوئی ہے کہ
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ چلتا ہے دو پاؤں پر، اور کوئی ہے
مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى کہ چلتا ہے چار پر، بناتا ہے اللہ
اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ جو چاہتا ہے۔ بے شک اللہ ہر
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ چیز پر قدرت والا ہے۔

(النور۔ ۴۵)

انسان کی پیدائش

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہی ہے جس نے بنایا تم کو
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ خاک سے، پھر پانی کی بوند سے
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر خون جمے ہوئے سے، پھر تم
ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ کو نکالتا ہے بچہ، پھر پالتا ہے
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ تم کو تاکہ پہنچو اپنے زور کو پھر تاکہ ہو
لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ جاؤ بوڑھے۔ اور کوئی تم میں ایسا
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ہے۔ کہ مر جاتا ہے پہلے اس سے
وَ لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى اور تاکہ پہنچو لکھے وعدے کو
وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اور تاکہ تم سوچو۔

(المومن۔ ۶۷)

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ (الحجرات ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ آپس کی پہچان کرلو۔ بے شک اللہ کے یہاں اُس کی بڑی عزت ہے جسکو ادب بڑا ہو۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ○ (الرحمٰن ۱۴)

بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ (الرحمٰن ۳۲)

پیدا کیا انسان کو۔ پھر سکھلایا اُس کو بات کرنا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ○ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ○ (البلد ۸-۹)

بھلا ہم نے نہیں دیں اُس کو دو آنکھیں۔ اور زبان اور دو ہونٹ۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (المومن - ۶۴)

اور صورت بنائی تمہاری، تو اچھی بنائیں تمہاری صورتیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اللہ ہے جس نے بنایا تم کو

مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ کمزوری سے، پھر دیا کمزوری کے بعد
مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً زور، پھر دے گا زور کے بعد کمزوری
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ اور سفید بال۔ بناتا ہے جو کچھ
قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ چاہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ ہے۔ کر سکتا ہے۔
الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ (الروم ۵۴)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ اور اللہ نے تم کو بنایا مٹی سے،
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر بوند پانی سے۔ پھر بنایا تم
ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا کو جوڑے جوڑے، اور اُس کے
تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا علم کے بغیر نہ کسی مادہ کو پیٹ رہتا
تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا ہے، اور نہ وہ جنتی ہے۔ اور نہ عمر
يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا۔ اور
لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا نہ ہی گھٹتی ہے کسی کی عمر، مگر
فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى لکھا ہے کتاب میں، بیشک یہ
اللّٰهِ يَسِيْرٌ (الفاطر ۱۱) اللہ پر آسان ہے۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں
تُصَدِّقُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمْ سچ مانتے، بھلا دیکھو کہ جو پانی
مَّا تُمْنُوْنَ ؕ ءَاَنْتُمْ تم ٹپکاتے ہو اب تم اس کو بناتے
تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ ہو، یا ہم ہیں بنانے والے؟ ہم

الْخَالِقُوْنَ ٥ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ٥ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

ٹھہرا چکے تم میں مرنا موت مقدر کر چکے، اور ہم عاجز نہیں اِس بات سے کہ بدلے میں لے آئیں تمہاری طرح کے لوگ۔ اور اٹھا کھڑا کریں تم کو وہاں جہاں تم نہیں جانتے۔

(الواقعہ ۵۷ تا ۶۱)

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (النحل۔ ۷۸)

اور اللہ نے تم کو نکالا، تمہاری ماں کے پیٹ سے، نہ جانتے تھے تم کسی چیز کو، اور دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل، تاکہ تم احسان مانو۔

فضا میں پرندے

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ط مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کیا نہیں دیکھے اڑتے جانور حکم کے باندھے ہوئے آسمان کی ہوا میں، کوئی نہیں تھام رہا اُن کو سوائے اللہ کے، اُس

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٥ میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے
(النحل - ۷۹) لئے جو یقین لاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى اور کیا نہیں دیکھتے ہو
الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ اُڑتے جانوروں کو اپنے اوپر،
صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ پر کھولے ہوئے، اور پر جھپکتے
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ ہوئے۔ ان کو کوئی نہیں تھام
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ٥ رہا رحمٰن کے سوا، اس کی نگاہ
(الملک - ۱۹) میں ہے ہر چیز۔

شہد اور اُسکی مکھّی

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اور حکم دیا تیرے رب نے
اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ شہد کی مکھی کو، کہ بنا لے پہاڑ
الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ میں گھر۔ اور درختوں میں جہاں
الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ٥ٗ ٹٹیاں باندھتے ہیں۔ پھر کھا
ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ہر طرح کے میووں سے، پھر
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ چل اپنے رب کی راہوں میں صاف
ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا پڑی ہیں۔ نکلتی ہے اُس کے
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ پیٹ سے پینے کی چیز جس کے
فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ مختلف رنگ ہیں۔ اس میں لوگوں

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ کے لئے شفا ہے۔ اس میں نشانی
يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (النحل ۶۸-۶۹) ہے اُن لوگوں کیلئے جو دھیان دیتے ہیں۔

دُودھ اور گوشت

وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ تمہارے لئے چوپاؤں میں دھیان
لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا کرنے کی بات ہے۔ پلاتے ہیں
فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا ہم تم کو اُن کے پیٹ کی چیز سے
مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا اور تمہارے لئے اُن میں بہت
تَاْكُلُوْنَ ۙ وَعَلَيْهَا وَ فائدے ہیں۔ اور بعضوں کو کھاتے
عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ ہو اور اُن پر اور کشتیوں پر
(المؤمنون ۲۱-۲۲) لدے پھرتے ہو۔



اللہ ایک ہے

قرآن مجید نے واضح الفاظ میں فرمایا :-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔

(اخلاص پ ۱)

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ط (صفٰت ۴) بے شک تمہارا معبود ایک ہے

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد ۱۹) پس تو جان لے، کہ بے شک اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں۔

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ (ص ۶۵) اور اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں، ایک زبردست۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (بقرہ ۱۶۳) اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے بغیر کوئی معبود نہیں بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ج (الانبیاء ۲۲) اگر ان دونوں آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں خراب برباد ہو جاتے۔

خلاصہ

اللہ ایک ہے۔ اللہ رحمٰن ورحیم ہے۔ ایک اللہ کے سوا کائنات میں دوسرے خدا کا وجود ناممکن ہے۔ اگر دو خدا ہوتے تو کائنات تباہ ہو جاتی۔ اس لئے کہ خدا وہ ہے جو مالک و مختار ہو۔ کسی کا محتاج اور غلام نہ ہو۔ جب دو خدا ہوتے اور دونوں ہی کسی کے محتاج نہ ہوتے۔ دونوں ہر قدرت کے مالک ہوتے۔ تو مخلوق کے بارے میں اختلاف کی صورت میں ہر خدا اپنا حکم نافذ کرتا۔ ایک خدا کہتا کہ میں دنیا کو مزید آباد کردں گا۔ دوسرا خدا کہتا کہ میں دنیا کے فلاں حصے کو یا ساری دنیا کو برباد کرتا ہوں۔ دونوں اپنے اپنے اختیارات استعمال کرتے۔ اور کائنات برباد ہو جاتی۔ مگر کائنات ایسے منظم انداز پر چل رہی ہے جیسے کہ ایک فرد کی پالیسی ہی ہمیشہ کارفرما ہو۔ اور اگر ایک خدا دوسرے کی قدرت کے سامنے شکست کھا جائے تو شکست کھانے والا خدا نہیں۔ باقی رہا ایک۔ چنانچہ اللہ ایک ہے۔

اللہ کی اولاد نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ بے نیاز ہے۔ نہ اُس نے وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَ کسی کو جنا، اور نہ وہ کسی سے

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا جتا، اور نہیں اُس کے جوڑ
اَحَدٌ ۝ (الاخلاص) کا کوئی۔

خلاصہ

اللہ ایک ہے، اللہ تعالےٰ کسی کا محتاج نہیں، اور ساری مخلوق اللہ کی محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اولاد نہیں، اور وہ خود کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کے مقابل کی کوئی ہستی یا بیوی بھی نہیں۔

ہر چیز کا پیدا کرنے والا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (انعام - ۱۰۲)

اور اُس نے ہر چیز پیدا کی، اور وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔

آسمان و زمین

اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ

اللہ ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی

الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (طلاق-۱۲) اتنی ہی۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ جس نے بنائے سات آسمان

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ (ملک-۱۲) اوپر تلے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ اور اللہ نے تمہارے لئے

الْاَرْضَ بِسَاطًاؕ (نوح-۲۰) زمین کو بچھونا بنایا۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا (رحمٰن-۸) اور آسمان کو اونچا کیا۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور زمین کو مخلوق (لوگوں کے

لِلْاَنَامِۙ (رحمٰن-۱۰) چلنے پھرنے) کے لئے بچھایا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ اللہ وہ ہے جس نے آسمان

السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ بلند کئے بغیر ستونوں کے، دیکھتے

تَرَوْنَهَا (رعد-۲) ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ اللہ ہے جس نے بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے

مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ بیچ میں ہے۔ چھ دن میں۔

اَیَّامٍ (سجدہ-۴)

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ نیا پیدا کرنے والا آسمان

وَالْاَرْضِؕ وَاِذَا قَضٰۤی اور زمین کا، اور جب کسی کام کو

اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ حکم کرتا ہے تو یہی فرماتا ہے اس کو

كُنْ فَیَكُوْنُ (بقرہ-۱۱۷) کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔

سورج چاند ستارے

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ (صفت۔ ۶) بے شک ہم نے آسمانِ دنیا کو زینت دی۔ زینت کیساتھ کہ ستارے ہیں

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ہ (نوح۔ ۱۶) اور چاند کو کیا اِن میں روشن اور سورج کو کیا چراغ۔

دن رات

وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَآ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَا اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ (بنی اسرائیل ۱۲) اور ہم نے بنائے رات اور دن دو نمونے اپھر مٹایا رات کا نمونہ اور دن کا نمونہ بنایا دیکھنے کو تاکہ اپنے کا فضل تلاش کرو۔ اور تاکہ معلوم کرو برسوں کی گنتی۔ اور حساب۔

وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ط (مومنون ۸۰) اور اُس کا کام ہے بدلنا دن اور رات کا۔

خلاصہ

آسمان زمین اور اِن سب میں جو کچھ ہے اللہ تعالٰے نے چھ روز میں پیدا کیا۔ آسمان بلند کیا۔ زمین نیچے بچھا دی۔ ہر چیز اللہ نے پیدا کی۔ آسمان ستونوں کے بغیر قائم رکھا۔ اور عرش بھی پیدا کیا۔ ستارے سورج اور چاند پیدا کئے۔ پیدا کرتے وقت وہ مزدوروں کا محتاج نہیں۔ بس یہ فرما دے کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔ دن روشن اور رات اندھیری بنا دی۔ تاکہ دن کو زندگی متحرک ہو اور رات کو آرام اور عبادت کریں۔ دن رات اِس انداز سے پیدا کئے کہ ہفتے مہینے سال اور صدی کا حساب بھی لگایا جا سکے۔

انسان کی پیدائش

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے بنایا۔ اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ آپس کی پہچان کرو۔ بے شک اللہ کے ہاں اسی کی عزت بڑی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ (رحمٰن-۱۴) — انسان کو پیدا کیا کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (رحمٰن-۳،۴) — انسان کو پیدا کیا۔ پھر اُس کو بات کرنا سکھایا۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝ — تحقیق انسان پر زمانے میں ایک وقت گزرا ہے۔ کہ وہ (دہر) کوئی چیز نہ تھا۔ جس کا ذکر کیا جاتا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۙ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ — اب انسان دیکھ لے کہ وہ کس سے پیدا ہوا۔ اُچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا جو پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے نکلتا ہے۔

(طارق - ۵تا۷)

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ — کیا ہم نے اُس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔

(بلد-۸)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ — وہی ہے جس نے تم کو خاک سے پیدا کیا پھر پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے، پھر تم کو نکالتا ہے بچہ، پھر جب تک کہ

لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ پہنچو اپنے زور کو، پھر جب تک کہ
ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ ہو جاؤ بوڑھے۔ اور تم میں کوئی
مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ایسا ہے کہ اس سے پہلے مر جاتا
(مومن۔ ۶۷) ہے۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ اور تمہاری صورت بنائی تو اچھی
صُوَرَكُمْ۔ (مومن۔ ۶۴) بنائیں صورتیں تمہاری۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ پھر تم اس کے بعد مرد
ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ گے۔ پھر تم قیامت کے دن
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٹھائے جاؤ گے۔
تُبْعَثُوْنَ ۝ (مومن۔ ۱۵، ۱۶)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ارحام
فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ (ماں کے پیٹ) میں جیسے چاہتا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غالب
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آلِ عمران ۶) حکمت والا ہے۔

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی مرد و عورت کو پیدا کیا۔ اسے بولنے کی طاقت بخشی سماعت اور دیکھنے کی قوت دی۔ اچھی شکل عطا کی۔ بچپن جوانی اور بڑھاپا دیا۔ البتہ بعض کو پہلے ہی موت دی۔

تاکہ خدا کی گرفت سے بے خوف نہ رہے۔ "کچھ نہ" سے انسان کو پیدا کیا۔ قبائل میں تقسیم کیا تاکہ پہچان میں آسانی رہے۔ ورنہ بہتر صرف وہ ہے جو خدا اور اُس کے رسول کا زیادہ وفادار ہے۔

بارش برسانے والا

بارش برسانے، غلّہ اگانے، سب مخلوق کو روزی دینے کا بلاشرکت مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَهُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً (انعام-۱۰۰) اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ ۝ اور ہم نے اوس بھرے بادلوں سے بھرا ہوا) ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا۔ پس ہم نے تم کو وہ پلایا۔ اور تمہارے پاس اس کا خزانہ نہیں تھا۔

(حجر-۲۲)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ کیا تُو نے نہیں دیکھا اللہ ہانک لاتا ہے بادلوں کو۔ پھر اُن کو ملا دیتا ہے۔ پھر اُن کو رکھتا ہے تہ بہ تہ۔ پھر تُو دیکھے کہ اُن کے بیچ

یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ۚ سے مینہ نکلتا ہے۔ اور آسمان
وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ سے اُتارتا ہے اِس میں جو پہاڑ
مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ ہیں اولوں کے۔ پھر وہ ڈالتا ہے
فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ جس پر چاہتا ہے۔ اور بچا
یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَمَّنْ دیتا ہے جس سے چاہے۔
یَّشَآءُ ط یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ قریب ہے کہ اُسکی بجلی کی کوند،
یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ ہ آنکھوں کو لے جائے۔
وَھُوَ الَّذِیْ مَرَجَ اور وہی ہے جس نے ملے
الْبَحْرَیْنِ ھٰذَا عَذْبٌ ہوئے دو دریا چلائے۔ یہ میٹھا
فُرَاتٌ وَّھٰذَا مِلْحٌ ہے پیاس بجھانے والا۔ اور
اُجَاجٌ ج وَجَعَلَ بَیْنَھُمَا بَرْزَخًا یہ کھارا ہے کڑوا۔ اور ان دونوں
وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ کے بیچ میں پردہ اور آڑ ہے
(النور-۴۳) (فرقان-۵۳) روکی ہوئی۔

روزی دینے والا

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ جس کا رزق چاہے
لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ط کشادہ کرتا ہے۔ اور تنگ
(الرعد-۲۶) کرتا ہے۔
وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر

فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ مگر اللہ پر ہے اُس کی روزی
رِزْقُہَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّہَا اور جانتا ہے جہاں وہ ٹھہرتا
وَمُسْتَوْدَعَہَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے یہ
مُّبِیْنٍ ۰ (ہود - ۶) کچھ کھلی کتاب میں موجود ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ بے شک اللہ وہی ہے روزی
ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۰ دینے والا، زور آور، مضبوط
(ذریت - ۵۸)

ہُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ وہی ہے جس نے تمہارے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمْ آسمان سے پانی اتارا، اسی سے
مِّنْہُ شَرَابٌ وَّمِنْہُ شَجَرٌ پیتے ہو۔ اور اسی سے درخت اگتے
فِیْہِ تُسِیْمُوْنَ ۰ یُنْۢبِتُ لَکُمْ ہیں جس میں چراتے ہو۔ تمہارے
بِہِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ لیے اس سے کھیتی اگاتا ہے اور
وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ زیتون اور کھجوریں۔ اور انگور اور ہر
کُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ قسم کے میوے اس میں البتہ ان
لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۰ لوگوں کے لیے نشانی ہے جو
(نحل - ۱۱-۱۰) غور کرتے ہیں۔

وَہُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ اور وہی ہے جس نے دریا کو
لِتَاْکُلُوْا مِنْہُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ کام میں لگا دیا۔ کہ اس سے تازہ گوشت
تَسْتَخْرِجُوْا مِنْہُ حِلْیَۃً کھاؤ اور اس سے زیور نکالو جو

تَلْبَسُوْنَهَا، وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (نحل - ۱۴)

اسے پہنتے ہو۔ اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے چلتی ہیں اس میں پانی پھاڑ کر اور اس لئے اس کے فضل سے تلاش کرو۔ اور تا کہ احسان مانو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ○ ع (مومنون - ۲۲)

اور تمہارے لئے چوپاؤں میں عبرت ہے۔ ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے چیز پلاتے ہیں۔ اور ان میں تمہارے لئے بہت فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو (بعضوں) کو اور ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ (النحل - ۶۶)

اور بے شک تمہارے لئے چوپاؤں میں عبرت ہے جو ان کے پیٹوں میں ہے۔ گوبر اور خون کے درمیان سے ہم خالص دودھ تم کو پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کے لئے خالص آسانی سے حلق میں گرنے والا ہے۔

وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ○ (ذریٰت - ۲۲)

اور آسمان میں ہے تمہاری روزی۔ اور جو تم سے وعدہ کیا گیا۔

معبود

قرآنِ مجید میں سب سے پہلا حکم یہی دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو! فرمایا

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا تاکہ تم بچو۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا، پس اُس کے ذریعے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے۔ اب تم اللہ کے شریک نہ بناؤ اور تم جانتے بھی ہو کہ (وہ لاشریک ہے۔)

(البقرہ۔ ۲۲)

ہر نبی اور رسول نے اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا!

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا :-

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی — بیشک ہم نے نوحؑ کو اُسکی قوم

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
کی طرف بھیجا۔ پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
(اعراف۔ ۵۹)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے پر ناراض ہو کر فرمایا!

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ؕ
کہا! کیا پھر تم اللہ کے سوا کی عبادت کرتے ہو! ایسے کی! کہ جو تمہیں کچھ نفع نہ دے اور نہ نقصان دے۔
(انبیاء۔ ۶۶)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا!

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ (یوسف۔ ۴۰)
اس نے حکم دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو)

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
کہا، اے قوم، اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔
(اعراف۔ ۶۶)

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
کہا! اے میری قوم اللہ کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰـهٍ عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا
غَيْرُهٗ (اعراف۔ ۷۳) کوئی معبود نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا کہا! اے میری قوم اللہ کی عبادت
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰـهٍ غَيْرُهٗ کرو اس کے سوا تمہارا کوئی
معبود نہیں۔
(اعراف۔ ۸۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا!

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ اور کہا! بیشک اللہ ہے رب میرا
فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ اور رب تمہارا پس اس کی عبادت
کرو۔ یہ ہے سیدھی راہ۔
(مریم۔ ۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ کہہ دو! مجھ کو حکم ہوا کہ میں اللہ
اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ کی عبادت کروں۔ خالص کر کے
الدِّيْنَ (زمر۔ ۱۱) اس کی عبادت۔

ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا!

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ اور ہم نے ہر امت میں رسول
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ بھیجے یہ کہ اللہ کی عبادت کرو
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ اور سرکشی سے بچو۔
(نحل۔ ۳۶)

اللہ تعالیٰ نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا!

فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ﴿ (زمر۔ ۲) پس عبادت کرو اللہ کی خالص کرکے۔ اُسکے واسطے عبادت۔

انسان اور جنات کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا۔ مگر یہ کم بخت صرف دنیا کی زینت کرکے اور دنیا جمع کرکے مرجاتے ہیں۔

فرمایا! وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿ (ذٰریٰت۔ ۵۶) میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔

عبادت کی تین اقسام

عبادت کی کئی اقسام ہیں۔ کبھی قیام کرکے اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ کبھی رکوع و سجدہ کرکے اور کبھی خانہ کعبہ کا طواف کرکے۔ عبادت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

چنانچہ نماز میں اس کا اقرار کرایا گیا۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ تمام بدنی اور زبانی اور مالی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔

بدنی عبادت

بدنی عبادت سے مراد اس انداز سے کھڑا ہونا ہے جیسا کہ نماز

میں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ انسان کا اِدھر اُدھر دیکھنا، کلام کرنا
کا جواب تک دینا بھی غلطی سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ عام کھڑا ہونا عبادت
نہیں جبکہ حرکت اور کلام بھی کیا جائے اور عبادت کی نیت نہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

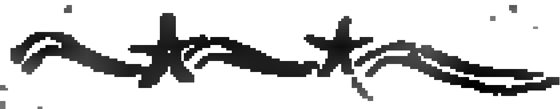
فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْاؕ ۝ پس اللہ کے لئے سجدہ کرو
(نجم۔ ۶۲) اُس کی عبادت کرو۔

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اور رکوع کرنے والوں
(البقرہ۔ ۴۳) ساتھ رکوع کرو۔

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ (الحج۔ ۲۹) اور طواف کرو اِس قدیم
گھر کا۔

مندرجہ بالا آیات میں واضح کر دیا کہ رکوع سجدہ صرف
اللہ کے سامنے کیا جائے۔ بُت، درخت اور سمندر تو کیا
ہیں، کسی انسان بادشاہ بلکہ ولی اور نبی و رسول کے سامنے
رکوع اور سجدہ کرنا حرام اور کفر ہے۔

اور صرف خانہ کعبہ کا طواف کرو چنانچہ عام اولیاء کی قبر
بلکہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کا
بھی حرام ہے۔ کیونکہ طواف عبادت ہے۔ اور معبود صرف
اللہ تعالیٰ ہے۔



زبانی عبادت

زبانی عبادت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالٰے کی حمد و ثنا ایسے الفاظ میں کرے جو دوسروں کے لئے جائز نہ ہوں مثلاً سبحان اللہ، لا إلٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، کہنا۔ اللہ تعالٰے سے دنیا و آخرت کی حاجات کی دعائیں کرنا۔ اور مدد مانگنا۔

اللہ تعالٰے نے فرمایا!

هُوَ الْحَيُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط (مومن ۶۵) وہ زندہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسکو خالص کر کے پکارو یعنی اُسکی عبادت کرتے ہوئے۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ہ (مومن۔ ۱۴) پس اللہ کو پکارو خالص کر کے واسطے اُس کے عبادت کرو۔ اور اگرچہ بُرا لگے کافروں کو۔

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (اعراف۔ ۵۵) اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپا کر پکارو۔

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ہ (اعراف۔ ۵۶) اور پکارو اُس کے ڈر سے اور طمع سے بیشک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔

وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اور اللہ کے اچھے اچھے نام
فَادْعُوْہُ بِھَا (اعراف۔ ۱۸۰) اُس کو پکارو اُن کے ساتھ۔
وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اور تیرے رب نے کہا، مجھ
اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ دُعا کرو، میں تمہارے واسطے قبول
یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری
سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ع عبادت سے تکبّر کرتے ہیں
(مومن۔ ۶۰) داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہوکر
لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ ط اُسی کو پکارنا حق ہے اور جن
وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں۔
مِنْ دُوْنِہٖ لَایَسْتَجِیْبُوْنَ اُن کے کچھ بھی کام نہیں آتے
لَھُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ جیسے کسی نے دونوں ہاتھ پا
اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا کی طرف پھیلائے ہوں تاکہ اُس
ھُوَ بِبَالِغِہٖ ط وَمَا دُعَآءُ کے منہ تک آپہنچے اور وہ کبھی اُس
الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ہ تک نہ پہنچے گا۔ اور کافروں کی جو
(رعد۔ ۱۴) پکار ہے سب گمراہی ہے۔
اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ بے شک تم جن کو اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی
ذُبَابًا وَّلَوِاجْتَمَعُوْا لَہٗ ط پیدا نہیں کریں گے۔ اور اگر
وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ وہ اُسکے لئے اکٹھے ہو جائیں

شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط اور اگر اُن سے مکھی کچھ چیز چھین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ لے۔ وہ اس سے چھڑا نہ سکیں بودا
(حج - ۷۳) ہے مانگنے والا اور جو مانگتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اور اُس کے سوا جن کو تم
مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ پکارتے ہو وہ کھجور کے ایک چھلکے
مِنْ قِطْمِيْرٍ ط اِنْ تَدْعُوْهُمْ کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم اُن کو
لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ پکارو تو وہ تمہارا پکارنا نہیں سنیں
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط وَ گے۔ اور اگر وہ سنیں تو وہ تمہیں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ جواب نہیں دیں گے۔ اور قیامت
بِشِرْكِكُمْ ط وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں
خَبِيْرٍ ع گے۔ اور (حق تعالیٰ) خبردار کی طرح
(فاطر - ۱۳، ۱۴) تجھے کوئی خبر نہ دے گا۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور تمہارے لئے اللہ کے
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ سوا کوئی حمایتی نہیں اور نہ مددگار
(بقرہ - ۱۰۷) ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف
بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا پہنچا دے تو اُسے ہٹانے والا اُسکے
هُوَ ج وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ سوا، اور اگر تجھے کچھ بھلائی پہنچانا
فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط (یونس - ۱۰۷) چاہے تو اُسکے فضل کو کوئی پھیرنیوالا نہیں۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ کہہ پکارو اُن کو اُس کے سوا
زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا جن کو تم سمجھتے ہو۔ سو وہ تم سے
يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ تکلیف کھولنے کا اختیار نہیں رکھتے
عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًاہ اور نہ بدلنے کا اختیار رکھتے
(بنی اسرائیل۔ ۵۶) ہیں۔

اس حصہ میں واضح فرما دیا۔ کہ

۱۔ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں مانگو۔
۲۔ دعا مانگنا عبادت ہے اس لئے جس نے مشکلات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کو پکارا وہ سب سے بڑا گمراہ ہے۔ وہ شرک کر رہا ہے۔ اور وہ دوزخ میں جائیگا۔
۳۔ اللہ کے سوا جس کو پکار رہا ہے وہ ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے۔ کہ ایک مکھی پیدا کر لیں۔ بلکہ مکھی کچھ چیز اُن سے چھین لے تو اُسے چھڑا نہیں سکتے۔
۴۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو بھی پکارو گے وہ مشکل کشائی نہیں کر سکے گا۔ اس لئے تم خدا کے سوا دوسروں کو پکار کر وقت ضائع کر رہے ہو۔ اور تمہاری چیخ و پکار سب برباد ہو رہی ہے۔
۵۔ اللہ تعالےٰ کے سوا مشکلات و حاجات میں دوسروں کو پکارنا کفر و شرک کا کام ہے۔ چاہے وہ ولی ہو۔

یا ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلوٰت اللہ علیہم و سلام کوئی بھی ہوں۔

۶۔ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنا اللہ کی عبادت ہے۔ اور معبود صرف اللہ ہے۔ اِس لئے اِسکی عبادت کرنا حق ہے۔



مالی عبادت

جس طرح انسان بدن اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی عبادت ہے۔

(۱) فرض: مالی عبادت جیسے کہ زکوٰۃ ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے بارہا حکم دیا

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اور سب کے بارے میں فرمایا!

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ؎

اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی تعریف کی اور رضا جنت کے ساتھ فرمایا!

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (بقرہ - ۲۶۳)

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں۔ اور نہ ستاتے ہیں۔ انہیں کیلئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کے نام پر نذر و نیاز یا چڑھاوا دے یا کسی بزرگ کی قبر پر جانور ذبح کرے۔ تو اللہ تعالےٰ نے وہ مردار، خون اور خنزیر کے ساتھ ساتھ ذکر کرتے ہوئے اس کا کھانا حرام قرار دیا۔ اور فرمایا!

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو
وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (بقرہ ۱۷۳) کہ اللہ کے سوا اور کے نام سے پکاری گئی حرام کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ جو اللہ کے لئے سوائے کسی دوسرے کے (حصولِ تقرب) کے لئے ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

حج کرتے ہوئے بھی بدنی اور زبانی عبادت کے لئے مالی عبادت کی جاتی ہے۔ چنانچہ فرمایا!

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران ۹۷) حق ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے اللہ تعالےٰ کے نام پہ نذر مانتے ہوئے کہا!

رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ

فِی بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ یں ہے سب سے آزاد کر کے میں تیری نذر کیا۔ سو تو مجھ سے قبول فرما حالانکہ اُس کے زمانے میں حضرت علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر نہیں مانی اس لئے کہ زکوٰۃ فرض مالی عبادت ہے اور قربانی کرنا اور نذر مان کر ادا کرنا واجب مالی عبادت ہے۔ اور تمام صدقات نفلی بھی مالی عبادت چاہے فرض عبادت ہو یا واجب ہو یا نفل ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اسلام اور نیکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کی عبادت کرنا کفر اور جرم ہے۔

غیب دان

اللہ تعالٰے ہی غیب دان ہے۔

غیب کا مفہوم یہ ہے "اُن چیزوں کا علم ہونا جو انسان اپنے مادی حواس آنکھ کان اور حِس کے ذریعہ معلوم نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی مادی وسائل مثلاً دُوربین خوردبین سے معلوم کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی عِلمی تحقیق اور سوچ و بچار سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ بلکہ اِن کا علم صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالٰے اپنے نبی کو بتائے اور نبی لوگوں کو خبر دے"۔

ایسی اشیاء کا عِلم صرف اللہ تعالٰے کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کِسی دوسرے کو عِلمِ غیب حاصل نہیں۔ ہاں! جس قدر اللہ تعالٰے کسی کو خبر دے دے اُسی قدر خبر ہو جاتی ہے۔ اور خبر دینے کے بعد وہ اصطلاحی غیب نہیں رہتا۔

اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں اِس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا!

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ اور اللہ کے پاس ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ ٥ اور زمین کا غیب۔ (بھی جانتا)

(ھود۔ ۱۲۳)

عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ غیب جاننے والا، اس سے
عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي ذرہ بھر بھی غائب نہیں ہو سکتا
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ آسمانوں میں اور نہ زمین میں
وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اور نہ اس سے چھوٹی چیز اور
اَكْبَرُ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ اس سے بڑی۔ مگر وہ کھلی کتاب
(سبا۔ ۳) میں ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ جانتا ہے جو کچھ زمین میں گھستا
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں سے
مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ اترتا ہے۔ اور جو اس سے
فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ چڑھتا ہے اور وہی ہے رحم
(سبا۔ ۲) کرنے والا بخشنے والا۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي تو کہہ! نہیں جانتا جو آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اور زمین میں ہے غیب
اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اللہ کے سوا۔ اور نہیں جانتے
اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ٥ کہ کب جی اٹھیں گے۔

(النمل۔ ۶۵)

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ اور تیرے رب کے لشکر

...كَ اِلَّا هُوَ ۔ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ ہی۔

(المدثر۔ ۳۱)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

(انعام۔ ۵۹)

اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، ان کو اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے۔ اور کوئی پتا نہیں گرتا۔ مگر وہ اُسے جانتا ہے۔ اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کھلی کتاب میں ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ

(رعد۔ ۸)

اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ پیٹ میں رکھتی ہے۔ اور جو سکڑتے ہیں پیٹ۔ اور جو بڑھتے ہیں۔

وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (حدید۔ ۶)

اور وہ سینوں کی بات جاننے والا ہے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

اور بے شک تیرا رب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپ

يُعْلِنُوْنَ ۝ | رہا ہے۔ اور جو وہ ظاہر کر
(نمل۔ ۷۴) | ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ | اور البتہ ہم نے انسان کو بنا
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ | اور ہم جانتے ہیں جو باتیں
نَفْسُهٗ ۚ (ق۔ ۱۶) | اُسکے جی میں رہتی ہیں۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ | جاننے والا چھپے اور ظا
(حشر۔ ۲۲) | کا۔

مندرجہ بالا آیات میں واضح فرما دیا کہ

۱۔ غیب دان صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالے کے
کوئی دوسرا غیب نہیں جانتا

۲۔ اللہ تعالے آسمانوں کے اوپر اور زمین کے اندھیرو
ہر چیز سے ہر وقت آگاہ ہے۔

۳۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، قیامت کب آئے گی
کیا ہو گا۔ وغیرہ سب چیزوں سے اللہ ہی آگاہ ہے۔

۴۔ انسان کے دل کے خیالات اور ارادوں کو بھی اللہ تعا
خوب جانتا ہے۔ اِس لئے کوئی غلط ارادہ رکھے وہ
طور پر درست رہے تو یہ نہ سمجھے کہ اُسے کوئی نہیں جان
اِس کا پیدا کرنے والا خالق و مالک سب کچھ سے خوب
آگاہ ہے۔ اور مقررہ وقت میں اِس سے پوچھ لے گا

اللہ تعالیٰ ہی حاضر و ناظر ہے

ہر غیب کو جاننے والا اور ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
نچہ فرمایا!

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
یْدٌ ۝ (الحج - ۱۷)

بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ
بْلِ الْوَرِیْدِ ۝
(ق - ۱۶)

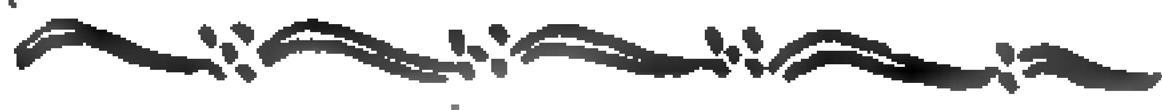
اور ہم اُس سے اسکی دھڑکتی رگ سے بھی قریب ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
رْضِ مَا یَكُوْنُ مِنْ
ی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ
عُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا
وَ سَادِسُهُمْ وَ لَآ اَدْنٰی
نْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْثَرَ اِلَّا
وَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ؕ
(مجادلہ - ۷)

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے نہیں ہوتا مشورہ تین کا، جہاں وہ نہیں ہوتا اُن میں چوتھا۔ اور نہ پانچ کا۔ جہاں وہ نہیں ہوتا ان میں چھٹا۔ اور نہ اُس سے کم اور نہ زیادہ۔ جہاں وہ نہیں ہوتا اِن کے ساتھ جہاں کہیں ہوں۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (قٓ - ۱۶)

اور ہم اُس سے اُسکی دھڑکتی رگ سے بھی قریب ہیں۔



حاجت روا و مُشکل کُشا

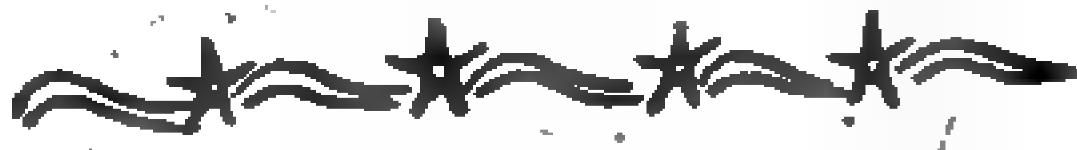
قرآنِ مجید میں یہ صاف طور پر بتا دیا گیا ! کہ اللہ تعالٰے کے سوا کوئی ذات کسی مخلوق کی بھی حاجات پوری نہیں کر سکتی اور نہ ہی اللہ تعالٰے کے سوا کوئی دوسری ذات مخلوق کی مشکلات دُور کر سکتی ہے۔ ہر ایک کا حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تبارکؔ و تعالٰے ہی ہے کوئی ولی نبی اور بڑی سے بڑی شخصیت بھی کسی کی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالٰے نے فرمایا !

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں اور نہ مددگار ہے۔ (بقرہ - ۱۰۷)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ج وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ ۔ اور اگر تجھے اللہ کچھ تکلیف پہنچا دے تو اُسے کوئی ہٹانے والا نہیں اُس کے سوا، اور

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ جس کو چاہے اور تو ذلیل کرے
الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ جس کو چاہے، تیرے ہاتھ میں
قَدِيْرٌ ہے سب خوبی بیشک تو ہر چیز پر
قادر ہے۔



حُکم کا مالک

اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے جس سے چاہتا ہے منع کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے حلال بتاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے حرام قرار دے دیتا ہے۔ کوئی اُسے روکنے والا نہیں۔ اور کوئی اُس سے زبردست نہیں۔

قرآنِ مجید میں فرمایا!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۝ (یوسف - ۴۰) نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے۔

اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۝ (اعراف - ۵۴) خبردار اُسی کے لئے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ (مائدہ - ۴۴) اور جو کوئی اُس کے ساتھ حکم نہ کرے جو اللہ نے اتاری پس وہی ہیں کافر لوگ۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (مائدہ - ۴۵) اور جو کوئی اُس کے ساتھ حکم نہ کرے جو اللہ نے اتاری پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥
اور جو کوئی اُس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا پس وہی لوگ فاسق ہیں

(مائدہ۔ ۴۷)

ان آیات میں صاف فرما دیا۔ کہ پیدا کرنا اور جو چاہے دینا یہ صرف اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ اور اِس کے اگر دنیا کے کسی بادشاہ یا حکمران نے اللہ تعالےٰ کے احکام کے سوا دوسرے احکام جاری کئے۔ اسلام کے سوا کوئی قانون نافذ کیا۔ شراب، جوا، سینما، بدکاری، اور گانا وغیرہ ایسے جرائم کو قانونی تحفظ دیا۔ اور ان کو ختم نہ کیا وہ تمام حکمران اور اِن کے ساتھی سب کے سب کافر، ظالم فاسق یعنی بدمعاش ہیں۔ اور قیامت کے دن اِن کے ایسا ہی برتاؤ کیا جائے گا۔ جیسا کافروں، ظالموں، اور بدمعا کے ساتھ برتاؤ ہو گا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اللہ کی زمین پر اللہ تعالےٰ کے احکام کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی بجائے اسلام دشمن قوانین نافذ کئے اور خدا سے جنگ مول لے لی۔ تو اب اس کی سزا اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور کسی کام کو اِس کے نتیجہ سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ۔

ہر چیز کا مالک

ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق و مملوک ہے۔ اور کسی دوسرے کو اللہ کی اجازت کے بغیر اللہ کے سامنے سفارش کرنے کا بھی اختیار حاصل نہیں۔

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ — اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

(بقرہ - ۲۸۴)

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی ○ — اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ گیلی زمین کے نیچے ہے۔

(طٰہٰ - ۶)

وَ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ — اور اللہ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی میراث۔

(حدید - ۱۰)

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ — بدلے کے دن کا مالک

(الفاتحہ - ۳)

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(زمر: ۴۴)

کہہ دو! اللہ کے لئے سفارشیں ساری۔ اسی کی سلطنت آسمانوں اور زمین پھر اُسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔

قادر و مختار

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ سب سے ۔
۔۔۔سش کرتا ہے۔ مگر کسی کی مجال نہیں کہ اُس کی پرستش کرے
۔۔کسی معاملہ میں عاجز نہیں۔ عاجز آ جانا مخلوق کی صفت
ہے۔ اللہ تعالےٰ مخلوق کی ہر صفت سے پاک ہے۔ جو چاہے
۔۔کرے کوئی اُسے ٹوکنے والا نہیں۔ وہ سب کا محاسبہ کرنے والا
ہے۔ فرمایا!

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرہ۔ ۱۴۸) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ (حج۔ ۱۸) تحقیق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ (حج۔ ۱۴) تحقیق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

وَ أَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝ (حج۔ ۱۶) اور یہ کہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ (ھود۔ ۱۰۷) تحقیق تیرا رب کرنے والا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ جو وہ کرتا ہے اُس سے سوال
هُمْ یُسْئَلُوْنَ ۰ نہیں کیا جاتا۔ اور اُن (مخلوق)
(الانبیآء - ۲۳) سوال کیا جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ تحقیق اللہ ہر چیز پر حساب
حَسِیْبًا ۰ (نسآء - ۸۶) لینے والا ہے۔

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ جی میں ہے۔ یا اُسے تم
یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ چھپاؤ۔ اللہ تم سے اِس کا
(بقرہ - ۲۸۴) حساب لے گا۔

\~\~\~\~*\~\~*\~\~*

زندہ

اور

زندگی اور موت کا مالک ہے

اللہ تعالےٰ زندہ ہے۔ اس کے اذن پر ہر چیز زندہ ہے۔ جب چاہے جس کو چاہے، زندہ کرے۔ اور جب چاہے اور جس کو چاہے موت دے دے۔

فرمایا!

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج	اللہ اُسکے سوا کوئی معبود
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۥ لَا تَاْخُذُہٗ	نہیں زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا
سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا	ہے۔ اُس کو نہ اُونگھ آتی
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ	ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ	اِسی کا ہے۔ کون ہے جو اُسکے
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَ	پاس اُس کے اِذن کے بغیر
لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ	سفارش (بھی) کرے جو کچھ اُن
اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ	کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا	کے پیچھے ہے (سب) جانتا ہے۔

يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ (بقرہ۔ ۲۵۵)

اور وہ کچھ اسکے علم کا حصہ بھی نہیں گھیرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اُسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہوئی۔ اور اُن کی حفاظت اُس پر گراں نہیں گزرتی وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ بقرہ۔ ۱۴۸

اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ بقرہ

تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم کو لے آئے گا سب کو بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز قادر ہے۔

توّاب غفّار

مخلوق کے گناہ بخشنے والا کریم ہے۔ جو گناہ گار سچے دل کے ساتھ گناہوں سے توبہ کرے اُس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اِسلام گناہ گار کو نا امید نہیں کرتا۔ بلکہ اُسے توبہ کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور جو مذہب گناہ گار کو توبہ کی راہ نہیں دکھاتا وہ انسانی فطرت سے جاہل مذہب ہے اور قابلِ اتباع نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا!

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٥ — بے شک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

(بقرہ - ۵۴)

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ — یہ کہ جو تم میں کوئی بُرا عمل کرے نادانی سے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے۔ پس بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(انعام - ۵۴)

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(زمر۔ ۵۳، ۵۴)

کہہ! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بلاشک اللہ تمام گناہوں کو بخشتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ

(بقرہ۔ ۲۸۴)

پس بخشے گا جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے

ھدایت دینے والا



ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے سیدھے راستے پر چلنے کی دعا کرنی چاہیئے اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت کا مالک ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے ہدایت سے محروم کر دے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ خود اپنی ضد اور غنڈہ گردی کا نتیجہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا!

وَيَهْدِیْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ؕ (الشوریٰ۔ ۱۳)

اور اپنی طرف راہ دکھاتا ہے۔ اُسے جو رجوع کرے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (القصص ۔ ۵۶)

بے شک تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے۔ اور لیکن اللہ جس کو چاہے راہ پر لاتا ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ جو راہ پر آئیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ

بے شک اللہ تعالےٰ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔
(المنافقون - ۶)

وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ (ق - ۲۹) اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔
(الفاتحہ - ۵)

دنیا کی زندگی میں اِن دنیاوی مادی نظریوں کے ساتھ اللہ رب العالمین کو دیکھنا ممکن نہیں۔ قیامت کو اور جنت میں اللہ تعالےٰ کا دیدار ہوگا۔ اور اس کی کیفیت اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تفصیل اللہ کو معلوم ہے۔ حضرت موسٰیؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اور جب موسٰی ہمارے وعدہ کو آیا۔ اور اُس سے اُس کے رب نے کلام کیا۔

اِلَیْکَ ط قَالَ لَنْ تَرَانِیْ ؕ کہا! اے میرے رب مجھے دکھلا دے تو میں دیکھوں تیری طرف کہا اللہ نے تو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا مجھ کو۔ (اعراف۔ ۱۴۳) جب ایک صاحب

کتاب نبی بھی دنیا میں اللہ تعالےٰ کو ان دنیا وی نگاہوں سے نہیں دیکھتا۔ تو دوسرا کون ہے جو ایسا دعویٰ کرے۔

البتہ عالم آخرت میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی جس کی مکمل کیفیت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودہویں کی رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر فرمایا تم اپنے آپ کو دیکھو گے جیسے کہ اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس رویت میں تمہیں شبہ نہ ہوگا۔ اگر تم ایسا کر سکو تو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد کی نماز سے غافل نہ ہو تو ضرور کرو پھر یہ آیت پڑھی۔

وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها

مشکوٰۃ ص۵۰

البتہ کفار آخرت میں اللہ تعالےٰ کی زیارت سے محروم رہیں گے۔



فرشتے اور ان کے کام

(۱) اللہ تعالٰی نے ایک نورانی مخلوق فرشتے بنائے جن کے دو دو، تین تین، چار چار پر ہیں۔

(۲) اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے۔

(۳) سجدے کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ	(سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ	اور زمین کا بنانے والا ہے۔
الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ	فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے جن
مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ	دو دو، تین تین اور چار چار پر ہیں۔ و
فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ ؎	پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے
(۲) لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ	(وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں
اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا	حکم دے۔ اور وہی کرتے ہیں
يُؤْمَرُوْنَ ؎ ۲	جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔)

؎ فاطر - ۱، ۲ ؎ تحریم - ۶

۳) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝[1]

(اور سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے چلنے والوں سے اور فرشتے، اور وہ تکبر نہیں کرتے)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ[2]

(اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۝[3]

(اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے جو زمین میں ہیں بخشش مانگتے ہیں)

اعمال لکھنے اور جان نکالنے والے فرشتے

۴) ہر آدمی پر فرشتہ محافظ ہے تاکہ شرارتی جنات نقصان نہ پہنچائیں۔

۵) فرشتوں کی تعداد صرف اللہ کو معلوم ہے۔

۶) ہر آدمی کے دائیں کندھے پر نیکیاں لکھنے والا اور بائیں کندھے پر برائیاں لکھنے والا فرشتہ موجود ہے،

۷) حاملینِ عرش فرشتے اپنے کام پر مامور ہیں۔

۴) اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝[4]

ایسی کوئی بھی جان نہیں کہ جس پر ایک محافظ مقرر نہ ہو۔

---

[1] نحل۔ ۴۹ [2] الشوریٰ۔ ۵ [3] الشوریٰ۔ ۵ [4] طارق۔ ۴۔

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ [1]

(اور تحقیق تم پر نگہبان ہیں، بزرگ لکھنے والے جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

۵ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۝ [3]

(اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا)

۶ أَمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ [3]

(کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کا بھید اور مشورہ نہیں سنتے۔ یوں نہیں بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں)

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ [4]

(جب ضبط کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ضبط کرتے جاتے ہیں۔ وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہشیار محافظ ہوتا ہے)

حاملین عرش کی دعا ایمان والوں اور توبہ کرنے والوں کے لیے

۷ الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے

---

[1] انفطار - ۱۰ تا ۱۲ - [2] المدثر - ۳۱ - [3] زخرف - ۸۰ -
[4] ق - ۱۷، ۱۸ -

وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ
يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا
وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا
وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ
ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؎

اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی
حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں۔
اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں
کے لیے بخشش مانگتے ہیں، کہ ہمارے
رب، تیری رحمت اور تیرا علم سب
پر حاوی ہے۔ پھر جن لوگوں نے توبہ
کی ہے اور تیرے راستہ پر چلتے ہیں۔
انہیں بخش دے اور انہیں دوزخ
کے عذاب سے بچا لے۔ اے
ہمارے رب اور انہیں بہشتوں میں
داخل کر جو ہمیشہ رہیں گی جن کا تو نے
ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے
جو ان کے باپ دادوں اور ان کی
بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک
ہیں۔ بے شک تو ہی غالب، حکمت
والا ہے۔ اور انہیں برائیوں سے بچا،
اور جن کو تو اس دن برائیوں سے بچالے
گا سو اس پر تو نے رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

؎ المومن ۔ ۷، ۸، ۹

ملائکہ کے اہم فرائض اور چار بلند پایہ فرشتے

۸۔ بعض فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے اترتے رہتے چنانچہ غزوہ بدر اور غزوہ حنین میں بھاری تعداد میں فرشتے اترے۔

۹۔ چار فرشتے بڑے درجے کے مالک ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام بارش برسانے پر، حضرت عزرائیل علیہ السلام، جانداروں کی جان نکالنے پر، حضرت اسرافیل قیامت کو صور پھونکنے پر مقرر ہیں جس کی آواز سے قیامت برپا ہوگی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام مختلف اوقات میں انبیاء علیہ السلام پر وحی لانے پر مقرر ہیں۔

۱۰۔ جو حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کسی دوسرے فرشتے کا دشمن ہے یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایسے کا دشمن ہے۔

۸۔ غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے اتار کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ بدر اور دوسرے غزوات میں کافروں کو مار دی۔ چنانچہ فرمایا

۸۔ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ	(جب تم اپنے رب سے فریاد
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ	کرتے تھے۔ اس نے جواب میں فرمایا
بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ	کہ میں تمہاری مدد کے لیے
مُرْدِفِیْنَ ۝ لہ	در پئے ایک ہزار فرشتہ بھیج رہا ہوں)

لہ الانفال ۔ ۹

غزوہ احد میں بھی مسلمانوں کی مدد کرنے اور کافروں کو مار دینے کے لیے فرشتے اتارے۔

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ ... مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ [۱]

(تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار گھوڑوں پر مدد کے لیے بھیجے گا)

اور اسی طرح غزوہ حنین میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فرشتے اتار مدد فرمائی۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا [۲]

(پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر تسکین نازل فرمائی اور وہ فوجیں اتاریں کہ جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب دیا)

(۹) يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝ [۳]

(وہ اپنے بندوں سے جس کے پاس چاہتا ہے، فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے یہ کہ خبردار کرو۔ کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پس مجھ سے ڈرتے رہو۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

(تو کہہ دے، اسے تیرے رب کی طرف سے پاک فرشتے نے سچائی

---

[۱] آل عمران ۔ ۱۲۵ ۔ [۲] التوبہ ۔ ۲۶ ۔ [۳] النحل ۲ ۔

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ؀ لہ

(اور ایمان والوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے) حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ ایمان والوں کے دل جمادے اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے)

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؀ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ؀ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ؀ ٢ے

(اور یہ (قرآن) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا کرتا ہے تیرے دل پر، تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو۔)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ؀ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ؀ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ؀ ٣ے

(بے شک یہ قرآن ایک رسول کا لایا ہوا ہے، جو بڑا طاقتور ہے عرش کے مالک کے نزدیک بڑے رتبہ والا ہے)

(۱۰) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ٤ے

(کہ دو جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہو تو اسی نے اتارا ہے وہ قرآن اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر۔)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ؀ ٥ے

(جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو۔ تو بے شک اللہ ان کافروں کا دشمن ہے)

لہ نحل ۔ ۱۰۲ ٢ے الشعراء ۱۹۲ تا ۱۹۴ ٣ے تکویر ۔ ۱۹ تا ۲۱ ٤ے البقرۃ ۔ ۹۷

موت کے وقت فرشتوں کا سلوک

(۱) مسلمان کی جان نکالتے وقت فرشتہ اُسے جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔

(۲) کافر کی جان نکالتے فرشتہ کافروں کے چہروں پر تھپیڑ مارتا ہے۔ اور پر رعب سختی کرتا ہے۔ تاکہ کافر کو کفر اور تکبّر کی سزا دیں۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ — جن کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں
ئِكَةُ طَيِّبِيْنَ لَا يَقُوْلُوْنَ — ایسے حال میں کہ وہ پاک ہیں۔ فرشتے
لَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا — کہیں گے، تم پر سلامتی ہو، بہشت
جَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ — میں داخل ہو جاؤ، بسبب ان کاموں کے
مَلُوْنَ ۝ ۱ — جو تم کرتے تھے۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ — پھر کیا حال ہو گا جب اُن کی روحیں
مَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ — فرشتے قبض کریں گے۔ ان کے چہروں
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝ ۲ — اور پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے۔

لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ — اور اگر تو دیکھے، جس وقت ظالم،
غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ — موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے
اسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا — اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے،
اَنْفُسَكُمْ ط — کہ اپنی جانوں کو نکالو۔

۱۔ نحل ۔ ۳۲ (۲) محمد ۔ ۲۷

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ۔[1]

آج تمہیں ذلت کا عذاب د... اسی سبب سے کہ تم اللہ پر جھو... کہتے تھے۔ اور اس کی آیتوں ک... سے تکبر کرتے تھے۔

عذاب کے فرشتے

(۱۳) بعض اقوام کو تباہ کرنے کے لیے بھی فرشتے اتارے گئے

(۱۴) جہنم پر سخت فرشتے مقرر ہیں۔ انہیں بڑے بڑے فرشتے ہیں کافروں کو طرح طرح کی سزائیں دیتے ہیں۔

(۱۳)۔ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا کَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ۔[2]

(ہم فرشتے تو فیصلہ ہی کے ل... کرتے تھے۔ اور اس وقت مہلت نہیں ملے گی)

قوم عاد قوم ثمود قوم لوط اور کئی دوسری اقوام پر عذاب کے ف... گئے جنہوں نے اقوام پر چیخ ماری اور وہ سب مر گئے۔ یا زمین اٹھا کر... دی طوالت کے باعث ہم ان کے بارے میں آیات نہیں لکھیں۔

(۱۴) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔

واے ایمان والو، اپنے آپ... اپنے گھر والوں کو دوزخ سے...

---

[1] الانعام - ۹۳ [2] حجر - ۸

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ۱

جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر فرشتے سخت دل، قوی ہیکل مقرر ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔)

وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۝ ۲

(اور آپ کو کیا خبر ہے کہ دوزخ کیا ہے؟ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے، آدمی کو جھلس دے، اس پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں اور ہم نے دوزخ پر فرشتے ہی رکھے ہیں اور ان کی تعداد کو کافروں کے لیے آزمائش بنائی ہے)

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ ۝ ۳

(اور وہ پکاریں گے، اے مالک تیرا پروردگار ہمارے کام تمام کر دے، وہ کہے گا، تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے)

۴ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

(اور دوزخی، جہنم کے داروغہ سے کہیں گے، کہ تم اپنے رب سے عرض کرو، کہ وہ ہم سے کسی روز تو عذاب

---

۱ التحریم - ۶ ۲ المدثر - ۲۷ تا ۳۱ ۳ زخرف - ۷۷

الْعَذَابِ ○ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ط قَالُوْا بَلٰى ط قَالُوْا فَادْعُوْا ج وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ع ○ [1]

ہلکا کر دیا کرے، وہ کہیں گے، کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہ آئے تھے، کہیں گے، ہاں آئے تھے۔ کہیں گے، پس پکارو، اور کافروں کا پکارنا محض بے سود ہوگا۔

---

[1] المومن - ۴۹، ۵۰

ایمان بالکتب

قرآن مجید

اللہ تعالےٰ نے مخلوق کی رہنمائی کے لیے مختلف اوقات میں چھوٹی اور
بڑی کتابیں اتاریں تاکہ مخلوق کے عقائد حقیقت کے مطابق اور ان کے اعمال،
اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے اور پسندیدہ قانونِ زندگی کے مطابق رہیں،
جو مخلوق کا پیدا کرنے والا ہی خوب جانتا ہے، کہ مخلوق کے لیے کون سا
طریقہ زندگی، دنیا میں اطمینان، عزت اور ترقی کا ذریعہ ہے اور مرنے کے
بعد انہیں ابدی اور آرام دہ زندگی سے ہمکنار کر سکتا ہے،

چنانچہ آسمانی کتابوں کے بارے میں اللہ تعالےٰ کے دین یعنی اسلام نے
وضاحت کی۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید نازل کیا۔ قرآن مجید کے نظریات ایک روشن
حقیقت ہیں اور قرآن مجید کا نازل کرنے والا تمام جہانوں کا خالق و رب ہے،

(۲) اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہ السلام
پر صحیفے نازل کیے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت موسیٰ علیہ السلام
پر تورات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی۔ قرآن مجید کی تعلیمات پہلی
آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

(۳) قرآن مجید رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک مبارک رات میں عرش سے آسمانِ دنیا پر نازل کیا گیا پھر ۲۳ برس میں تھوڑا تھوڑا کر کے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

(۴) قرآن مجید کی وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے رہے جو ایک طاقتور اور امانت دار فرشتہ ہے۔ اور قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔

(۱۱) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ [1] (بے شک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے)

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۚ (انعام۔ ۱۹) (اور مجھ پر یہ قرآن اتارا گیا ہے، تاکہ تمہیں اس کے ذریعہ سے ڈراؤں اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے)

الٓمّٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ [3] (اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ کتاب جہان کے پالنے والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

---

(۲) اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى ۝ [4] (بے شک یہی پہلے صحیفوں میں ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں)

وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ [5] (اور ہم نے داؤد کو زبور دی)

---

[1] نساء۔ ۱۰۵ [2] انعام۔ ۱۹ [3] سجدہ۔ ۲ [4] اعلیٰ۔ ۱۸، ۱۹ [5] النساء ۱۶۳

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ[1] — (اور ہم نے موسٰی کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا)۔

وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ[2] — (اور اسی نے اس کتاب (قرآن) سے پہلے تورات اور انجیل اتاری)

(۳) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ[3] — (رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا)

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ[4] — (روشن کتاب کی قسم ہے ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا ہے بیشک ہمیں ڈرانا مقصود تھا۔)

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ[5] — (بلکہ وہ قرآن ہے بڑی شان والا۔ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے)۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا[6] — (اور ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تاکہ تو مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور ہم نے اسے آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ اور

(۴) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ نَزَلَ بِهِ — یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

---

[1] بنی اسرائیل - ۲ [2] آل عمران - ۳ [3] بقرۃ ۱۸۵ [4] دخان ا تا ۳ [5] بروج ۲۲ [6] بنی اسرائیل - ۱۰۶ -

الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۙ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۞ ؎۱

(اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو صاف عربی زبان میں)

قرآن مجید کو بدلنا ممکن نہیں

(۵)- پہلی آسمانی کتابیں ایک مقررہ وقت تک کے لیے تھیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج کی تورات و انجیل اور زبور یا دوسری آسمانی کتابیں آسمان سے نازل شدہ الفاظ، مفاہیم پر مشتمل نہیں ہیں بلکہ لوگوں نے انہیں اپنی اغراض کے مطابق بدل دیا۔ مگر قرآن مجید قیامت تک کے لیے ہر قوم کی طرف کتاب ہدایت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا۔ کہ قرآن مجید ہم نے نازل کیا ہے اور ہم اس کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کریں گے اور کوئی طاقت بھی قرآن مجید کو نہیں بدل سکتی۔ اور چونکہ قرآن مجید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس لیے قرآن مجید کے پہلے شارح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور شرح یقیناً متنِ قرآن سے زائد ہوتی ہے یہ شرح حدیث کہلاتی ہے۔ آپ نے کلام و افعال کے ذریعہ قرآن مجید کی تشریح کی۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے چنانچہ محدثین کرام نے حدیث کی حفاظت کرنے کا حق ادا کر دیا

؎۱ الشعراء ۱۹۲ تا ۱۹۵ -

پہلے اسلام دشمن عناصر کو بُرا لگے۔

(۶) اگر تمہیں قرآن مجید کے کتاب اللہ ہونے میں شک ہو۔ تو تم عربی زبان کے ماہرین ہو۔ آؤ اس جیسی فصاحت و بلاغت پر مشتمل ایک سورت ہی بنالو۔ مگر تم قیامت تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ انسان اور جنات سبھی مل کر ایسا نہیں کر سکے۔ چنانچہ عربی زبان میں ڈکشنریاں لکھنے والے اور بڑے بڑے غیر مسلم عربی شعراء بھی قرآن مجید کا مقابلہ نہ کر سکے۔

(۷) لوگ پہلی آسمانی کتابوں کو آسمانی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ مگر قرآن مجید نے ان کو آسمانی کتابیں تسلیم کیا۔ البتہ پہلی آسمانی کتابیں غیر مسلم مذہبی خود غرض لیڈروں کی سازشوں کا شکار ہو کر تبدیل ہو چکی ہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۵) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؁[1]

(بے شک ہم نے یہ نصیحت اتاری ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ؗ

(آپ (وحی ختم ہونے سے پہلے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کریں تاکہ آپ اسے جلدی جلدی لیں۔ بیشک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

---

[1] الحجر-۹۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۭ
پھر جب ہم اس کی قرأت کر چکیں تو اس کی قرأت کا اتباع کیجیے۔ پھر بے شک اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمے ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝
اور ہم نے تیری طرف ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ تو لوگوں کے لیے واضح کر دے جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور تاکہ وہ غور کریں

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝
اور اپنے رب کی کتاب سے تیری طرف وحی کی گئی ہے پڑھا کر اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور تو اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائے گا

(۶۱) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ
اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سورت اس جیسی لے آؤ اور اللہ کے سوا جس قدر

لے قیمۃ - ۱۶ تا ۱۹ ۲ے نحل - ۴۴ ۳ے کہف - ۲۷ -

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ﮋ | تمہارے حمایتی ہوں، بلکہ ہو، تم اگر سچے ہو)

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ﮌ | کہ دو، اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں، تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو

(۷) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ﮍ | (اس نے تجھ پر یہ سچی کتاب نازل فرمائی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے)

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے

(۸) جو شخص اللہ تعالٰی کا ہی خوف لے کر قرآن مجید پڑھے گا۔ اس کے سامنے سیدھی راہ یعنی اسلام کی صداقت کھل کر آ جائے گی۔ البتہ ضد اور ہٹ دھرمی یا بدنیتی سے کتاب اللہ کا مطالعہ انسان کو راہ پر نہیں لایا کرتا۔ اگر راہ ہدایت کا واقعی متلاشی ہوا۔ تو قرآن مجید پڑھتے ہوئے راہ پائے گا۔ اور یہ کتاب ہدایت و شفا ہے۔

(۹) اس کتاب کا یہ اثر ہے۔ کہ پڑھنے والا کلام اللہ کی تاثیر سے متاثر ہوتا ہے، اور کفر کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف آ جاتا ہے،

ﮋ بقرۃ ۲۳ ﮌ بنی اسرائیل۔ ۸۸ ﮍ آل عمران ۔ ۳۰

(۱۰) جس قدر قرآن مجید پڑھ سکو روزانہ تلاوت کرو اور ترتیل کے ساتھ اطمینان کے ساتھ پڑھو۔ اور معانی پر بھی غور کرو۔ اور جب اس کے معانی جانتا ہوگا۔ تو غور کرنے کے حصے سے محروم رہے گا

(۱۱) اس کتاب کے کئی نام ہیں۔ مثلاً قرآن مجید۔ قرآن حکیم۔ قرآن مبین۔ قرآن ذکر۔ تذکرہ۔ رحمۃ۔ شفاء۔ فرقان۔ ھدی۔ برہان۔ نور مبین وغیرہ۔

(۱۲) قرآن مجید آسان کر دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو

(۱۳) کسی بے وضو شخص کے لیے قرآن مجید کو چھونا حرام ہے، اور قرآن مجید سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ لینا چاہیئے۔

قرآن مجید پڑھنے کی آواز آ رہی ہو۔ تو تلاوت سننا ضروری ہے اس وقت باتیں کرنا سخت جرم ہے،

(۱۴) جو لوگ قرآن مجید کے احکامات کے مطابق زندگی نہیں گزارتے حکمران اور قاضی کتاب و سنت کے مطابق احکامات جاری نہیں کرتے وہ کافر ظالم اور فاسق ہیں۔

اب نمبر وار آیات پڑھتے جایئے اور مفہوم سمجھتے جایئے

(۸) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى — (یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں، ڈر والوں کے لیے ہدایت ہے (کہہ دو یہ ایمان والوں کے

لہ بقرۃ - ا تا ۲ -

وَّشِفَآءٌ ۝ [1]

(ہدایت اور شفا ہے)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۝ [2]

(بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے۔ جو سب سے سیدھی ہے)

(۹) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ [3]

(اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے (اس کی آیات) دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں اور دل یاد الٰہی کی طرف راغب ہو جاتے ہیں)

---

(۳) الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ [4]

(یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، تاکہ تو لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔ ان کے رب کے حکم سے نکالے۔ غالب، تعریف کیے ہوئے کے راستہ کی طرف)

---

(۱۰) فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ [5]

(پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان ہو)

---

[1] حم السجدۃ۔ ۴۴۔ [2] بنی اسرائیل۔ ۹ [3] زمر۔ ۲۳ [4] ابراہیم۔ ۱ [5] مزمل۔ ۲۰

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ ؎۱ (اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو)

اسماء القرآن الکریم !

(۱۱) ہم قرآن مجید کے چند اسماء کا ذکر کرتے ہیں ورنہ اسماء ان کے علاوہ اور بھی مذکور ہیں۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ .... قٓ - ۱

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ .... یٰس - ۲

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ .... یٰس - ۶۹

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ یوسف - ۲

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى .... طٰہٰ - ۳

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ .... لقمان - ۳

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

(بنی اسرائیل ---- ۸۲) وانزل الفرقان ---- آل عمران - ۴ ؛

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔ النساء - ۱۷۵ ؛

(۱۲) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ ؎۲ (اور البتہ ہم نے سمجھنے کے لیے قرآن مجید کو آسان کر دیا پھر کوئی ہے سمجھنے والا)

؎۱ مزمل - ۴ ؎۲ قمر - ۱۷

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝[۱]

(کہ بے شک یہ قرآن بڑی شان والا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے جسے بغیر پاک (لوگوں) کے اور کوئی نہیں چھوتا)

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝[۲]

(سو جب تو قرآن پڑھنے لگے، تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے)

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝[۳]

(اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے)

کافر، فاسق اور ظالم کون ہے

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝[۴]

(اور جو کوئی اسکے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں)

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ

---

[۱] واقعہ - ۷۷، ۷۸، ۷۹ [۲] نحل - ۹۸ [۳] اعراف - ۲۰۴ [۴] مائدہ - ۴۴ -

الظّٰلِمُوْنَ ۝ [1] | ظالم ہیں)
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ | (اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ | کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ
الْفٰسِقُوْنَ ۝ [2] | نافرمان (غنڈے) ہیں)

---

[1] مائدہ ۔ ۴۵ [2] مائدہ ۔ ۴۷

ہر حالت میں اطاعتِ رسول ضروری ہے

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بلاشرط اطاعت کرنا ضروری ہے۔ جو شخص نبی اور رسول کے حکم کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ دل و جان سے بخوشی اطاعت رسول کرے۔ اور نبی کے حکم کے بعد کسی مسلمان کو اختیار نہیں کہ وہ نبی کے حکم کی بجائے اپنی رائے اور مرضی کو ترجیح دے۔

(۲) اگر مسلمان حکمران اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تابعدار ہو۔ اور اسلام کے خلاف احکام نہ دے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسول کے باغی حکمران کی اطاعت حرام ہے۔ اگر حکمران اور رعایا میں اختلاف ہو جائے یا مسلمانوں کا باہم اختلاف ہو جائے۔ تو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر اتفاق کرنا مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ اور اسلام کے فیصلے کو رد کرنا کفر کی علامت ہے۔

(۳) اللہ اور اس کے رسول دونوں پر ایمان اور دونوں کی اطاعت ضروری

ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے مگر رسولوں پر ایمان اور ان کی اطاعت سے سرکشی کرے وہ قطعی کافر ہے۔ اسی طرح کسی زمانے کے ایک نبی یا رسول کا انکار بھی کفر ہے۔ البتہ عملی اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہو گی کیونکہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔

(۴) ہر قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول مبعوث فرمائے۔ نبی اور رسول کے ہر ثابت شدہ حکم کی اطاعت کرنا اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو شخص نبی کے حکم کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(۱) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج [1]

(جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا)

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ [2]

سو تیرے رب کی قسم ہے یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک اپنے اختلاف میں تجھے منصف نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے پر کوئی تنگی نہ پائیں۔ اور خوشی سے قبول کریں۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ [3]

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم ایماندار ہو۔

---

[1] نساء، ۸۰، [2] نساء، ۶۵، [3] انفال، ۱،

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾	کہ دو، اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۲﴾	اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے تو انہیں اپنے کام میں اختیار باقی رہے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ صاف گمراہ ہوا۔
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴿۳﴾	اور جو کچھ تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

حاکم کی اطاعت مشروط ہے اختلاف کی صورت میں فیصلہ نبوت تسلیم کرنا چاہیے

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ	اے ایمان والو، اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں، پھر اگر آپس میں کسی چیز میں

---

[1] آل عمران ۳۱، [2] احزاب ۳۶، پ ۲۲، ع ۲، [3] حشر،

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ؏ [1]

جھگڑا کر دتو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیرو۔ اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بات اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰهَ کَثِیْرًا ؏ [2]

اور البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

ہر نبی پر ایمان ضروری ہے

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ لا

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک

[1] النساء ۵۹ [2] الاحزاب ۲۱۔

راہ نکالیں۔

اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ج وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝[1]

ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ[2]

ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ج لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝[3]

کہدو، ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۴۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ۝[4]

اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا۔

---

[1] نساء ۱۵۱، ۱۵۲، پ۶، ع۱، [2] بقرہ ۲۸۵، [3] البقرۃ: ۱۳۶، [4] نحل۔ ۳۶،

اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت اور رسالت عطا کرتا

⑤ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے نبی اور رسول بناتا ہے۔ اور جس پر چاہتا اپنا پیغام اتارتا ہے۔ کوئی شخص خود ریاضت کر کے نبی اور رسو بن سکتا۔

نبوت اور رسالت عطا کرنیوالا

⑤۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۚ ۝ سلہ	فرشتوں اور آدمیوں میں سے رسول چنتا ہے بے شک اللہ والا دیکھنے والا ہے۔
وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۝ سلہ	اور اللہ جس کو چاہتا ہے کے ساتھ مخصوص کرتا ہے
وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ	اور جب ان کے پاس کو آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نہیں مانیں کہ وہ چیز خود ہمیں نہ دی جا اللہ کے رسولوں کو دی گئی بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبر کس سے رعینی کس کو رسول بنا

سلہ الحج ۷۵۔ سلہ البقرہ ۱۰۵ سلہ الانعام ۱۲۴

خصوصیاتِ نبی و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۶) سب سے اعلیٰ اخلاق رسول کا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ زندگی اور اخلاق پر ہی عمل پیرا ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ زندگی پر عمل چھوڑ کر کافروں کے طریقۂ زندگی پر عمل کرنے والا سخت درجہ کا جاہل اور مجرم ہے۔

(۷) نبی اور رسول کا ازحد احترام کرنا، ایمان کی علامت ہے۔ نبی اور رسول کے سامنے باادب رہے۔ اسے عام آدمی کی طرح نہ ملے۔ ورنہ اپنے اعمال برباد کر بیٹھے گا۔

(۸) نبی کی طرف اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے اور اپنا پیغام پہنچاتا ہے، پہلے زمانہ میں بھی مختلف انبیاء علیہم السلام کی طرف اللہ تعالےٰ نے اپنا پیغام فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا۔

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی ہیں۔ یعنی آپؐ نے کسی انسان سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا۔ اور آپ کی قوم بھی زیادہ امی لوگوں پر مشتمل تھی۔ اپنی امت کو کتاب اللہ اور حکمت سکھائی۔ اور انہیں پاکیزگی کا درس دیا۔

(۱۰) نبی کا کام یہ ہے کہ امت کو اسلام کی طرف بلائے۔ لیکن اگر لوگ دھیان نہ کریں۔ تو نبی نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور بری الذمہ ہو گیا۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کا اجر نہیں مانگتے۔ اور آپ تکلفات سے دور رہتے ہیں۔

(۱۲)۔ عام طور پر ہر نبی جس قوم میں مبعوث ہوتا ہے اس قوم کی زبان میں پیغام عطا کرتا ہے۔ البتہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے عرب قوم کو یہ شرف بخشا کہ قیامت تک کی ہر قوم کے لیے رسول عربی ہی رہنما ہیں۔ اور عربوں کو یہ شرف اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ آخر عربوں میں کچھ خوبی تھی۔ تو ہی یہ شرف عطا کیا۔ ولو کرہ الکافرون۔

(۱۳)۔ نبی کا کلام وحی کا درجہ رکھتا ہے۔ اور کلام و فعل نبی کو حدیث کہتے ہیں انہیں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے اور اس نے قرآن مجید کا انکار کر دیا۔

(۱۴)۔ نبی اور رسول ہر گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ اور یہ درجہ نبی کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔

(۱۵)۔ نبی، اللہ کا پیغام پوری امانت داری کے ساتھ پہنچاتا ہے اور اس میں خیانت نہیں کرتا۔

(۱۶)۔ شاعری، مقام نبوت کے مناسب نہیں۔ اس لیے شاعری جیسی فضول چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سکھائی گئی۔

(۱۷)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر از حد مہربان ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ لوگ خدا کے دین میں داخل ہو کر دوزخ سے بچ جائے

سیرتِ حسنہ

(٦) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ — البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں

لله اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
جُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ ١

اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی
امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت
یاد کرتا ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ٢

اور بے شک آپ تو بڑے
عظیم اخلاق پر ہیں (اور بے شک آپ تو بڑے
ہی خوش خلق ہیں۔

احترام رسول

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٣

اے ایمان والو، اللہ اور اس کے
رسول کے سامنے پہل نہ کرو اور اللہ سے
ڈرتے رہو، بیشک اللہ سب کچھ سننے
والا جاننے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ
تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ ٤

اے ایمان والو، اپنی آوازیں نبی کی آواز
سے بلند نہ کیا کرو جیسے کہ تم ایک دوسرے
سے کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال برباد
نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

---

١ احزاب ٢١۔ ٢ قلم ۴۔ ٣ حجرات ١۔ ۴ حجرات ٢ تا ٥۔

وحی کرنا اللہ کا کام ہے

(۸) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسے کہ نوحؑ پر وحی بھیجی اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد آئے، اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔

خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۹) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۝

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

(۱۰) وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

۱؎ نساء ۱۶۳

۲؎ آل عمران ۱۶۴

اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ — کہ دو، میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں
نَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ؁۱ — مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں ہوں
مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ — اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان
سَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ — میں بھیجا ہے تاکہ انہیں کے لیے کھول کر بیان
؁۲ — کرے، تاکہ انہیں سمجھا سکے،

يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ اِنْ — اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا
وَحْیٌ يُّوْحٰى ؁۳ — بلکہ یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا — بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔
لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ — تاکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ
لِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ؁۴ — معاف کر دے۔

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؁۵ — اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا
كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؁۶ — اور کسی نبی کو لائق نہیں کہ وہ خیانت کرے
مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا — اور ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ
لَهٗ ؁۷ — اس کے مناسب ہی تھا

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ — البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے
كُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا — رسول آیا ہے اسے تمہاری تکلیف گراں
نِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ — معلوم ہوتی ہے تمہاری بھلائی پر وہ حریص

؁۱ ص ۸٦ ۔ ؁۲ ابراہیم ۴ ۔ ؁۳ النجم ۳،۴ ؁۴ الفتح ۲،۱ ؁۵ مائدہ ٦٧، ؁۶ آل عمران ۱٦١، ؁۷ یٰسین ٦٩ ۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ ۝[۱] — ہے ایمانداروں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝[۲] — اور تجھ کو ہم نے تمام جہانوں کے رحمت بنا کر بھیجا۔

(۱۸) جو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا کسی بھی رسول یا نبی کو تکلیف دیتا ہے وہ کافر اور بے ایمان ہے اسی طرح وارث رسول یعنی علما کرام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ انکا دشمن بھی بے ایمان ہے۔

(۱۹)۔ اکثر انبیاء علیہم السلام نے معجزات پیش کیے۔ معجزہ کا مفہوم یہ ہے کسی نبی کے ہاتھ پر ایسا کام صادر ہو۔ جو انسانی قوتوں اور انسانی دسترس سے بالاتر ہو۔ مثلاً انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہو جانا کہ ڈیڑھ ہزار انسان وضو کرے اور پانی پیئے۔ بغیر دوا کھلائے مردے کو ہاتھ لگا کر وہ زندہ ہو جائے۔ بغیر پانی یا دوا ڈالے آگ کا بجھ جانا زمین کے اندر اندر درخت کا چل کر آنا اور گواہی دے کر واپس چلے جانا، چاند کا ٹکڑے ہو کر آنا واپس جا کر مل جانا وغیر ذلک،

اور اگر ایسا کام کسی نیک مسلمان کے ہاتھ پر صادر ہو۔ تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ اور اس سے ملتا جلتا کام بد معاش یا کافر کے ہاتھ پر صادر ہو، تو اسے استدراج یعنی شعبدہ بازی کہا جاتا ہے البتہ شعبدہ بازی کے مخفی اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اور ایک شعبدہ باز یقیناً معجزہ یا کرامت

---

[۱] توبہ، ۱۲۸

[۲] الانبیاء، ۱۰۷

کام صادر نہیں کرسکتا. بلکہ اس سے ملتا جلتا ایک دھوکہ پر مشتمل کام صادر ہے کہ لوگ اسے دیکھ کر بے وقوف بن جائیں۔

معجزہ نبی کے ذاتی اختیار میں نہیں ہوتا. جب اللہ تعالیٰ چاہے تب ہی معجزہ صادر ہوتا ہے، اور کرامت کا بھی یہی حال ہے۔ مگر شعبدہ بازی ایک فن ہے۔ جو ہر وقت دکھایا جا سکتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے زمین پر ایسا سیلاب آیا کہ زمین کے ہر سوراخ سے پانی بہ نکلا تنوروں سے پانی ابلنے لگا۔ آخر کار مسلمانوں کے سوا سب کافر ڈوب کر مر گئے۔

حضرت ہود علیہ السلام کی دعا سے اس قدر بڑی اونٹنی پیدا ہوئی۔ کہ وہ تنہا ہی چشمے کا سارا پانی پی جاتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جلتی ہوئی زبردست آگ اچانک ٹھنڈی پڑ گئی اور کافروں کو اپنے منصوبے میں نامرادی حاصل ہوئی۔

حضرت داؤد علیہ السلام آگ میں ڈالے بغیر لوہے کی سلاخیں اور زرہیں بنا لیتے تھے۔ جیسے لوہا نہ ہو بلکہ گندھی ہوئی مٹی ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ہواؤں پر اڑتے پھرتے اور انسان، جن اور چرند، پرند پر حکمران تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا پڑنے سے سمندر میں بارہ خشک راستے بن گئے۔ چٹان سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور روزانہ من و سلویٰ کھانے کے لیے اترتا۔

- حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پہلے دن ہی لوگوں سے کلام کیا۔ مٹی کا پرندہ بنا کر پھونک لگاتے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا۔ مردے کو کہتے کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو جاتا۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شمار سے باہر ہیں آپ کے حکم سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ اور عرب کے پہاڑ کے دونوں طرف سے ایک ایک حصہ گذر کر دونوں حصے پھر مل گئے۔ درخت نے قریب آکر آپؐ کی رسالت کی گواہی دی اور پھر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ صلح حدیبیہ میں آپؐ نے پانی کے پیالہ میں ہاتھ رکھا۔ تو انگلیوں سے پانی جاری ہوا۔ اور ڈیڑھ ہزار مسلمانوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ آپ ایک ہی رات میں مسجد اقصٰی تک تشریف لے گئے اور پھر آسمانوں کی سیر کر کے اس رات واپس دنیا میں تشریف لے آئے۔ اور خود قرآن مجید ایک معجزہ ہے کہ آج تک کوئی بڑے سے بڑا عربی دان اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ معجزہ کا انکار دراصل قرآن مجید کا انکار یعنی کفر ہے۔

دشمنِ نبیؐ ملعون ہے

(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ؔ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔

لہ احزاب ۵۷

معجزات انبیاء علیہم السلام

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے گاہے گاہے معجزے ظاہر ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کے سامنے ایک ایسی عاجز کرنے والی دلیل آجائے کہ پیغمبر کی رسالت کا ثبوت ان کے سامنے آجائے اور وہ رسول اللہ پر ایمان لاکر دوزخ سے بچ جائیں۔

چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ ؎۱ — اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔

معجزہ سے مراد یہ ہے۔ کہ نبی و رسول کے ہاتھ پر ایسا کام صادر ہو۔ جو انسانی قوتوں اور وسائل سے بالاتر ہو اور وہ نبی کے ہاتھ پر صادر ہو۔ مثلاً مردہ کا زندہ کرنا۔ آگ کا پانی ڈالے بغیر بجھ جانا وغیرہ۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ معجزہ صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتا ہے۔

چنانچہ فرمایا:۔

(۱۱) وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؎۲ — اور کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے سوا کوئی معجزہ لاتا۔

چند پیغمبروں کے معجزات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

؎۱ بنی اسرائیل، ۶۰ ؎۲ مومن ۷۸

حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا
وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ
فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ
اٰمَنَ ط ۱

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا ہم نے کہا کشتی میں ہر قسم کے جوڑا نر مادہ چڑھا لے اور اپنے گھر والوں کو بھی مگر وہ جن کے متعلق (غرق کرنیکا) فیصلہ ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو بھی کشتی پر بٹھا لو۔

حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا
شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ ۚ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۲

کہا یہ اونٹنی ہے اس کے پینے کا ایک دن ہے اور ایک دن معین تمہارے پینے کے لیے ہے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب پکڑ لے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا

انہوں نے کہا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہے

۱ ہود ۴۰، پ ۱۲، ع ۴، ۲ الشعراء ۱۵۵، ۱۵۶

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ [1]

تو اسے جلادو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ ہم نے کہا اے آگ۔ ابراہیم پر سرد اور راحت ہو جا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ [2]

اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی تھی۔ اے پہاڑو ان کی تسبیح کی آواز کا جواب دیا کرو۔ اور پرندوں کو تابع کر دیا تھا۔ اور ہم نے ان کے لیے لوہا نرم کر دیا تھا۔ کہ کشادہ زرہیں بنا اور اندازے سے کڑیاں جوڑ اور تم سب نیک کام کرو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ط جُنُوْدُهٗ مِنَ

اور سلیمان، داؤد کا وارث ہوا اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کے ساز و سامان دیے گئے ہیں بے شک یہ صریح فضیلت ہے،

---

[1] الانبیاء ۶۸، ۶۹ [2] سبا ۱۰، ۱۱

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

اور سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور انسان اور پرندے جمع کئے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ج وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ط وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ط وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ط

ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا تھا جس کی صبح کی منزل مہینے بھر کا سفر اور شام کی منزل مہینے بھر کا سفر تھی۔ اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور کچھ جن اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کیا کرتے تھے۔ اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جاتا تھا. تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے تھے۔ جو وہ چاہتا اس کے لیے بناتے تھے. قلعے اور تصویریں اور حوض جیسے لگن اور جمی رہنے والی دیگیں،

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط

اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دے پھر جب اسے دیکھا، کہ سانپ کی طرح لہرا رہا ہے تو منہ پھیر کر الٹا بھاگا، اور

يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اُسْلُكْ يَدَكَ
فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ
مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ
اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَمَلَا۟ئِهٖ [1]

پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ اے موسیٰ! سامنے آ
اور ڈر نہیں، بے شک تو امن والوں
سے ہے۔ اپنے گریبان میں اپنا ہاتھ
ڈال دے جو بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا
نکلے گا اور دفع خوف کے لیے اپنا
بازو اپنی طرف ملا۔ سو تیرے رب کی طرف
سے فرعون اور اس کے سرداروں کے
لیے یہ دو سندیں ہیں۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ
فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ [2]

پھر ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی
لاٹھی کو دریا پر مار پھر پھٹ گیا پھر ہر
ٹکڑا ایک بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى [3]

اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى ۝ وَمُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ [4]

پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے
پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنے عصا کو پتھر پر
مار۔ سو اس سے بارہ چشمے بہ نکلے۔
ہر قوم نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

۱؎ القصص ۳۱-۳۲۔ ۲؎ الشعراء ۶۳۔ ۳؎ طٰہٰ ۸۰۔
۴؎ البقرہ ۶۰۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ
إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ وَيُكَلِّمُ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ
كَهْلًا وَّ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۱؎

جب فرشتوں نے کہا۔ اے مر
اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف
بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح
بیٹا مریم کا ہوگا۔ دنیا اور آخرت
مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں
ہوگا۔ اور جبکہ وہ ماں کی گود میں ہو
لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ وہ
عمر کا ہوگا نیکوں میں سے ہوگا۔

أَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ أَنِّيْ أَخْلُقُ لَكُمْ
مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
فَأَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ
طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَأُبْرِئُ
الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
وَأُحْيِ الْمَوْتٰى بِإِذْنِ
اللّٰهِ ۚ ۲؎

بے شک میں تمہارے رب کی طر
سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا
کہ میں تمہیں مٹی سے ایک پرندہ کی شکل
دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہو
تو وہ اللہ کے حکم سے اڑتا جانور ہو جا
اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا
دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردے
زندہ کرتا ہوں۔

۱؎ آل عمران ۴۵، ۴۶۔ ۲؎ آل عمران ۴۹۔

مگر یہ بات یاد رکھیئے۔ کہ آج کا مسلمان ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا وارث ہے۔ یہودیوں نے آسمانی دین کو بدل دیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بعد میں آنے والے نبیوں کا انکار کر کے کفر اور جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف اسی قدر بڑھا کر کی۔ کہ انہیں انسان کی بجائے خدا کا بیٹا کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا۔ دین مسیح کو بدلا۔ یہودیوں نے تورات کو اور عیسائیوں نے انجیل کو بدل ڈالا۔ آج دونوں کا من گھڑت نظریات اور من گھڑت دین ہے۔ صرف مسلمان ہی ایسی قوم ہے۔ کہ جنہوں نے ہر نبی پر ایمان رکھا۔ اور اسلام ہی خدا تعالیٰ کا واحد اور ہر زمانے کا سچا دین ہے

آج ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کی نیم برہنہ اور دلچسپ عورتیں بازاروں میں کھڑی ہو کر طبلے کی تھاپ پر یا نسوانی نظارہ دکھاتے ہوئے عیسائیت کا لٹریچر تقسیم کرتی ہیں۔

مالی امداد، مفت تعلیم، مفت علاج اور ملازمتوں کی رشوت پیش کی جاتی ہے ایسا مذہب جو دلیل کی قوت کی بجائے بازاری عورتوں کے نظاروں، اور مالی و دنیاوی رشوتوں کا محتاج ہو۔ وہ آسمانی اور صحیح مذہب کیسے ہو سکتا ہے؟! مگر اسلام ہر زمانہ میں [illegible]

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی	وہ پاک ہے جس نے راتوں رات
بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا[1] تک سیر کرائی جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل زمزم کے پانی سے دھو کر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر براق پر مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا۔ اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر سیر کرائی گئی۔ اور اس سے بلند ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی اور پچاس نمازیں روزانہ پڑھنا فرض ہوئیں مگر بار بار کی درخواست کے بعد پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اب جو پانچ نمازیں پڑھے گا۔ اسے پچاس نماز کا ثواب ملے گا۔ ملخصاً من مشکوٰۃ ص ۵۲۶۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا اہل مکہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کے لیے کہا۔ آپؐ نے انہیں دکھا دیا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا کہ دونوں ٹکڑوں کے درمیان حرا کا پہاڑ تھا (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۵۲۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سفر ہجرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں لوگ غار پر گذرے۔ تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا تنا ہوا دیکھا۔ کہنے لگے: اگر یہاں کوئی اندر گیا ہوتا۔ تو دروازے کا مکڑی کا جالا ٹوٹا ہوتا ہے۔ آپؐ تین رات یہاں رہے۔ مشکوٰۃ ص ۵۴۳۔

(۴) ایک درخت جو وادی کے کنارے تھا۔ زمین کو پھاڑتا ہوا چلا اور آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور آپؐ کی رسالت کی تین بار گواہی دی

---

[1] بنی اسرائیل - ۱

جگہ واپس چلا گیا (مشکوٰۃ ۵۴۱) ملخصا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ جس طرف جاتے۔ تو پہاڑ اور درخت جو سامنے آتا وہ یہ کہتا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو یعنی پہاڑ اور درخت بھی سلام عرض کرتے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک ستون کے قریب کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹھاسا لگا کر خطبہ دیتے جب آپ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپ اس پر بیٹھے۔ تو وہ کھجور بلند آواز سے اس قدر رویا کہ قریب تھا کہ غم کے مارے اچٹ جاتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اسے پکڑ کر ساتھ لگایا۔ تو وہ ایسے رو رہا تھا۔ جیسے کہ بچے کو چپ کرایا جاتا ہو۔ آخر خاموش ہوا و آپ نے فرمایا: وہ ذکر و نصیحت، سنتا تھا اس کے فراق پر رویا۔

(مشکوٰۃ ص ۵۳۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پانی کے برتن میں ہاتھ رکھا۔ تو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ فرمایا: ہم نے پیا اور وضو کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:
آپ کتنے تھے؟

فرمایا: اگر ہم لاکھ ہوتے تو بھی کافی ہوتا، ہم اس دن ڈیڑھ ہزار تھے (مشکوٰۃ ۵۳۲) ملخصا

(۸) غزوہ خندق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت فاقہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کچھ کھانا لے کر حاضر ہوئے۔ اور خاموشی سے ... آپؐ نے فرمایا: اے اہل خندق، جابرؓ نے کھانا تیار کیا۔ اس لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹے میں لعاب مبارک ... اور برکت کی دعا کی۔ پھر گوشت والے، برتن میں لعاب مبارک ڈالا برکت کی دعا کی۔ ایک ہزار آدمی کھانا کھا گیا۔ برتن میں۔ سالن و آٹا ... ایسے ہی تھا۔ (مشکوٰۃ ملخصاً ص ۵۳۲)۔

(۹) حضرت اسید اور حضرت عباد رضی اللہ عنہما ایک شب کو اپنی کسی ... کے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کرتے رہے سخت اندھیری رات تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ... نکلے۔ تو ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ ایک کی لاٹھی روشن ہو گئی۔ جب ... اپنے گھروں کو جانے والے راستوں پر الگ ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی۔ آخر وہ اپنے گھر آ پہنچے (مشکوٰۃ ص ۵۴۴)۔

نبی کا کام دعوت اسلام ہے

(۲۰) نبی کا کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کی دعوت قبول کر کے دنیا میں شر... زندگی گزاریں اور اللہ کی عبادت کریں انبیاء علیہم السلام کی اطاعت ... انہیں جنت کی خوشخبری دے اور جو خدا اور اس کے رسول کے نا... ہیں۔ کفر اور گناہ کی زندگی گزارنے پر اصرار کرتے ہیں انہیں جہنم ...

اگر وہ ڈر جائیں تو ٹھیک ورنہ نبی کا کام صرف دعوت دینا ہے۔ اور بس!
اور اسلام کا روشن چراغ قرار دیا گیا بشرطیکہ دل زندہ ہو اور دیانتداری
غور کرے۔

دعوتِ اسلامی

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۱ه

بے شک ہم نے آپ کو سچا دین دیکر خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بناکر بھیجا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا ۲ه

اے نبی ہم نے آپ کو بلا شبہ گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چراغ روشن بناکر بھیجا ہے۔

کوئی نبی نفع یا نقصان کا مالک نہیں

کوئی نبی اپنے یا کسی دوسرے کے نفع و نقصان کا مالک نہیں اور
ہی کسی کو ہدایت دینے کے اختیارات کا مالک ہے۔ وہ صرف تبلیغ کرنیوالا
ہی ہے۔ نفع و نقصان اور ہدایت کا مالک صرف اللہ تعالےٰ ہے
اور کسی نبی و رسول کو یہ حق بھی حاصل نہیں کہ وہ کسی چیز کو حلال اور
کسی کو حرام قرار دے۔ چنانچہ آج جو حکمران شراب اور دوسرے حرام

۱ه ۲۲، ۲ه الاحزاب ۴۵-۴۶۔

کاموں کی اپنے اپنے ممالک میں اجازت دیتے ہیں یعنی سرکار
اُسے جرم قرار نہیں دیتے وہ انسانیت کے بھی دشمن اور
پیدا کرنے والے کے بھی دشمن ہیں۔

(۲۱) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ[۱]	کہہ دو، میں اپنی ذات کے کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہ
قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝[۲]	کہہ دو، میں نہ تمہارے کسی رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا
اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝[۳]	بے شک تو ہدایت نہیں کر تو چاہے اور لیکن اللہ ہدایت جسے چاہے۔ اور وہ ہدایت خوب جانتا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ[۴]	اے نبی آپ کیوں حرام جو اللہ نے آپ کے لیے

ہر نبی اور رسول بشر اور انسان ہوتا ہے

(۲۲) ہر نبی اور رسول انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ہوتا ہے اور عام انسا
انسانی حالات آتے ہیں نبی و رسول پر بھی آتے ہیں یعنی نبی کھا

---

[۱] اعراف ۱۸۸ [۲] جن ۲۱۔ [۳] قصص ۵۶۔ [۴] تحریم ۱/۱۔

جاگتا ہے نکاح کرتا ہے۔ صدمہ سے دکھ اٹھاتا اور انسانی احساسات کا مالک ہوتا ہے نبی کو کبھی مرد کہا۔ کبھی بشر کہا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے بارے میں وضاحت فرمادی:

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ؎۱	اور ہم نے تم سے پہلے بھی تو آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا ان کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھ لو۔ اور ہم نے انکے ایسے بدن بھی نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؎۲	اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے الفاظ میں کہیں بشر فرمایا۔ کہیں رجل (مرد) فرمایا اس کے علاوہ کہیں فرمایا کہ وہ تم میں سے ہیں۔ کہیں امی (بے پڑھا) فرمایا۔

---

(۱) انبیاء ۷، ۸، پ ۱۷، ع ۱۔ (۲) رعد ۳۸، پ ۱۳، ع ۲

فرمایا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ؕ [1]

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ
مِّنْهُمْ ؕ [2]

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا [3]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صاف وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج [4]

کہہ دو، کہ میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک معبود ہے۔

نبی غیب دان نہیں ہوتا

(۳۲)۔ نبی کا معنی خبر دینے والا ہے۔ مگر اس سے مراد صرف وہ خبر ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نبی کسی خبر پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ ساری مخلوق میں سب سے بلند درجہ نبی اور رسول کا ہے۔

---

[1] آل عمران ۱۶۴ پ ۴ ع ۱۰۔ [2] یونس پ ۱۱ ع ۷۔ [3] بنی اسرائیل ۹۳ پ ۱۵ ع ۱۰۔ [4] کہف ۱۱۰۔

مگر نبی اور رسول بھی غیب داں نہیں ہو سکتا۔ اگر نبی اور رسول غیب داں نہ ہو، تو چھوٹے درجہ کے لوگ اور اولیاء کرام کیسے غیب جان سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت آدم علیہ السلام غیب دان نہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو پیدا فرما کر جنت میں بھیج دیا البتہ حکم دیا۔ کہ فلاں درخت کا پھل نہ کھانا یہ محض ایک آزمائش تھی۔ شیطان ان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہوا۔ مردود شیطان نے ان سے انتقام لینے کی تدبیر سوچی۔ ان کے پاس جا کر قسمیں کھانے لگا میں تمہارے فائدے کی بات بتاتا ہوں۔ کہ اس درخت کا پھل کھالو گے تو ہمیشہ جنت میں رہو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سوچا۔ کہ ایسا کون بدبخت ہے۔ جو آسمان پر یا جنت کے دروازے پر خدا کی جھوٹی قسم کھائے۔ مغالطے میں آکر پھل کھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرما دیا۔ فَنَسِیَ آدَمُ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا۔ آدم بھول گئے۔ ہم نے ان کے دل میں گناہ کا ارادہ بھی نہیں پایا یہ سب بھول کر ہوا۔ اگر آدم علیہ السلام غیب دان ہوتے تو شیطان کی سازش سے مطلع ہوتے اور جنت سے نکلنے کا کام نہ کرتے۔

چنانچہ فرمایا:۔

(۲۲) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُرِيَ — پھر انہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپا ہوا

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ
هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ
تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ
اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ج [1]

گئی تھیں، ان کے سامنے کھول دے۔ اور
کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت
سے نہیں روکا مگر اس لیے کہ کہیں تم فرشتے
ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور
ان کے روبرو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا
خیر خواہ ہوں، پھر انہیں دھوکہ سے
مائل کر گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام غیب دان نہیں

فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط [2]
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ
اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا
اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ [3]

سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں
اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے
خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں اور
نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ط
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ

اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے
پاس خوشخبری لے کر آئے انہوں نے
سلام۔ پس دیر نہ کی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا

[1] اعراف ۲۰، ۲۱، ۲۲۔ [2] ہود ۴۶۔ [3] ہود ۳۱۔

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ

لے آیا۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی سمجھا۔ اور ان سے ڈرا۔ انہوں نے کہا خوف نہ کرو ہم تو لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

جب کہ وہ اس پر داخل ہوئے۔ پھر انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے سلام کا جواب دیا (خیال کیا) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔ پس چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک موٹا بچھڑا (تلا ہوا) لے آیا۔ پھر ان کے سامنے لا رکھا۔ فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟ پھر ان سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا، تم ڈرو نہیں، اور انہوں نے اسے ایک دانش مند لڑکے کی خوشخبری دی۔

فرشتوں سے نہ ڈرتے۔ آخر فرشتوں نے بتایا، تو طبیعت کو سکون آیا۔

حضرت لوط علیہ السلام غیب نہیں جانتے۔

وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے

لہ ہود ۶۹، ۷۰۔ ۔ سے ذریٰت ۲۵، ۲۸۔

سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا
تَحْزَنْ [1]
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا
لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ
يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ
قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ
هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ
ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ
رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ
عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ
حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا
نُرِيْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ

پاس آئے تو اسے ان کا آنا برا معلوم ہوا اور
تنگ دل ہوئے فرشتوں نے کہا خوف نہ کر
اور غم نہ کھا۔
اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے
پاس پہنچے تو ان کے آنے سے غمگین ہوا اور
دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے
اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار
دوڑتی ہوئی آئی۔ اور یہ لوگ پہلے ہی سے
برے کام کیا کرتے تھے۔ کہا اے میری
قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے
پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے
مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں
کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے
کہا البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری
بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تجھے
معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ کہا
کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت
ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی

[1] عنکبوت ۳۳۔

قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ہ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ ۱؎

پناہ جا لیتا. فرشتوں نے کہا. اے لوط بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے.

- حضرت لوط علیہ السلام غیب جانتے. تو فرشتوں کی آمد پر اس قدر پریشان نہ ہوتے. فرشتوں نے تسلی دی اور بتایا کہ ہم عذاب کے فرشتے ہیں تو خیر ہوئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام غیب نہیں جانتے۔

وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ہ ۲؎

اور اللہ سے ہی مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو تم بیان کرتے ہو.

وَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰٓاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ ہ ۳؎

اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! اور غم سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں لیں وہ سخت غمگین ہوا۔

- اگر حضرت یعقوب علیہ السلام غیب دان ہوتے تو رو رو کر نابینا نہ ہوتے بلکہ کہتے کہ بھائی میں غیب دان ہوں، جاؤ مصر میں، فلاں جگہ یوسف بیٹھے ہیں انہیں لے آؤ۔

۱؎ ہود ۷۷، ۸۱۔ ۲؎ یوسف ۱۸۔ ۳؎ یوسف ۸۴۔

اخوان یوسف غیب دان نہیں

ارْجِعُوْا اِلٰی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰاَبَانَا اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ ج وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا کُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ہ[1]

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ ... کہو، اے ہمارے باپ! تیرے ... چوری کی اور ہم نے وہی کہا ... ہمیں علم تھا۔ اور ہمیں غیب کی خبر ...

حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب نہیں جانتے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ط اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ہ[2]

اور جب اللہ فرمائے گا ... مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں ... کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ما... دو خدا بنا لو؟ ۔ وہ عرض کرے گا ... ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات ... جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے ... تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میرے ... ہے تو جانتا ہے۔ اور جو تیرے ... ہے وہ میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی تمام غیبوں ...

---

[1] یوسف ۸۱۔ [2] المائدہ ۱۱۶،

کوئی رسولؐ بھی غیب نہیں جانتا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا
لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

(جس روز اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا تمہیں ان امتوں کی طرف سے کیا جواب ملا ہے۔ وہ عرض کریں گے (ان کے دل) کا ہمیں علم نہیں، بے شک تمام غیبوں کو آپ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔)

ابنِ کثیرؒ فرماتے ہیں! یعنی ہمارا علم آپ تعالیٰ کی ہر چیز پر حاوی علم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اگرچہ ہمیں جواب ملا اور جو جواب ملا ہم اُسے سمجھے، مگر ہم تو ان کے صرف ظاہر سے واقف تھے اور ان کے باطن کا علم ہمیں نہیں اور ہر چیز کا علم تو (اے اللہ) صرف تجھ کو ہے۔ تیرے علم کے مقابلہ میں ہمارا علم، نفی کے برابر ہے۔ کیونکہ تمام غیبوں کا جاننے والا صرف تو ہی ہے۔ ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۱۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وضاحت کے ساتھ یہ فرمایا گیا
آپ کی عظمت شان کو دیکھ کر کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے
آپ غیب دان نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غیب دان ہونا اللہ کی صفت مخصو
ہے۔ اور اللہ کی صفات اسی انداز پر مخلوق میں نہیں پائی جا سکتیں۔ حضور ص
علیہ وسلم نے جن غیب کی خبروں کی اطلاع دی ہے وہ غیب دان ہوتے ہو
نہیں۔ اس لیے کہ ان کی خبر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو دی ہے
اور غیب دانی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں دونوں کو گڈ مڈ کر کے فتنہ بر
صرف ایک بد دیانت جاہل کا کام ہے۔

قرآن مجید نے صاف فرما دیا۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؂

کہہ دو، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ مے
پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ می
علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ
ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیرو
ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو
کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اور

؂ الانعام ۵۰۔

مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝¹

تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو محض ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۝²

کہہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ تمہارے ساتھ۔ میں نہیں پیروی کرتا مگر اس وحی کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝³

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیرے ہاں بھیجتے ہیں۔ اور تو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ انہوں نے اپنا ارادہ پکا کر لیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝⁴

یہ غیب کی خبریں ہیں ہم بذریعہ وحی تمہیں اطلاع دیتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب اپنا قلم ڈالنے لگے تھے کہ مریمؑ کی کون پرورش کرے اور تو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ وہ جھگڑ رہے تھے۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا

یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو

۱؎ اعراف ۱۸۸، ۲؎ احقاف ۹، ۳؎ یوسف ۱۰۲، ۴؎ ال عمران ۴۴۔

قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕ[1]	آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قو
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ	ہم تیرے پاس بہت اچھ
الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	کرتے ہیں اس واسطے کہ ہم نے
هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ	یہ قرآن بھیجا ہے۔ اور تو اس
مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝[2]	البتہ بے خبروں میں سے تھا۔
وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ	اور تمہارے گرد و نواح
مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا	گنوار منافق ہیں اور بعض مد
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا	نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہ
تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ[3]	ہم انہیں جانتے ہیں۔
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	اور اسی طرح ہم نے آپ
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ	اپنے حکم سے قرآن نازل کیا
مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا	نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے
الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ[4]	ایمان کیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی باہمی افضلیت

(۲۰) اگرچہ اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں کو بعض پر افضلیت بخشی ایک امر واقعہ ہے مگر ہمیں یہ جائز نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا باہم ایسا تقابل کر کہ جس سے بعض کی عزت ہو اور بعض کی توہین ہو جائے کسی نبی اور رسول

---

[1] ہود ۴۹۔ [2] یوسف ۳۔ [3] توبہ ۱۰۱۔ [4] شوریٰ ۵۲۔

توہین کرنا کفر ہے۔

(۷۴) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ [1] — یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى بَعْضٍ [2] — اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ [3] — کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی و رسول تھے اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے

(۷۵)۔ بعض جاہل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ وہ خود اور ان کی والدہ دونوں انسان ہیں بازار میں چلتے تھے، کھاتے پیتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے اسی طرح حضرت عیسیٰ ؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور یہ کوئی محال نہیں اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے میں ماں یا باپ کا محتاج نہیں۔ اگر باپ کے بغیر پیدا ہونے سے کوئی خدا کا بیٹا بن جاتا ہو۔ تو آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ وہ خدا کے بیٹے کیوں نہیں؟

(۷۶)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے سولی پر نہیں چڑھایا۔ بلکہ لوگوں کو مغالطہ ڈال دیا گیا۔ اور انہیں زندہ سولی پر چڑھے بغیر آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ آخر زمانہ میں

---

[1] بقرہ ۲۵۳۔ [2] بنی اسرائیل ۵۵۔ [3] بقرہ ۲۸۵۔

دمشق میں نازل ہوں گے۔ یہودیوں کو ختم کر دیں گے۔ اور یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرتے ہیں۔ ایسی بدکار قوم کی مدد کرنے والے عیسائیوں کو بھی سخت سزا دیں گے اور اسلام کے مطابق چالیس سال حکومت کر کے فوت ہوں گے اور مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار میں دفن ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں مگر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں

(۲۵) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا
رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ ۗ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ
كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ
انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ
الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝
إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ
كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ إِنَّمَا الْمَسِيحُ
ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ۚ
أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ
مِنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ

مریم کا بیٹا مسیح تو صرف ایک رسول ہی ہے۔ جس سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں سچی ہے۔ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ ہم انہیں کیسی دلیلیں بتاتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں الٹے جاتے ہیں۔ بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر کہا کہ ہو جا پھر وہ ہو گیا۔

بے شک مسیح، مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے، اور اللہ کا کلمہ ہے۔ جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان سو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان

---

۱ مائدہ ۷۵، ۷۶، ۲ آل عمران ۵۹۔

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ م

اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں: اس بات کو چھوڑ دو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ بے شک اللہ اکیلا معبود ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ط

بے شک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی مسیحؑ، مریم کا بیٹا ہے کہہ دے پھر اللہ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیحؑ، مریمؑ کے بیٹے اور اسکی ماں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں، سب کو ہلاک کر دے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امرِ کُن سے پیدا ہوئے

(۱) اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ لا وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسٰی بیٹا مریم کا ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہوگا۔ اور جبکہ وہ ماں کی گود میں ہوگا تو لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور نیکوں میں سے ہوگا۔

نساء ۱۷۱۔ مائدہ ۱۷۔ آل عمران ۴۵۔۴۶

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (آلِ عمران - ۴۵ تا ۴۷)

مریمؑ نے کہا اے میرے رب! مجھے بیٹا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

لیکن سورۃ مریم میں یہ واقعہ دوبارہ ذکر کرتے ہوئے یہ وضاحت کر دی کہ بن باپ کسی کے پیدا کرنے سے وہ اللہ کا بیٹا نہیں ہوتا۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ (مَرْيَم۔ ۳۵)

اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ہے۔

چنانچہ یہودی جو حضرت مریم علیہ السلام پر تہمت رکھتے ہیں۔ اور عیسائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں دونوں ہی جھوٹے بہتان تراش اور کافر ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر نہیں چڑھایا گیا

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ

حالانکہ انھوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف

لہ ال عمران ۴۵، ۴۷۔ ۲ مریم ۳۵۔

مِنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں محض گمان ہی کی پیروی ہے۔ انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ان کے بارے میں تورات و انجیل میں بھی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تاکہ کافروں کو شبہ نہ ہو۔ کہ وحی ان کی اپنی اختراع ہے۔ اب بھی اگر کوئی ضدی اور بد دیانت شبہ کرے تو اس کا علاج جہنم ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات و انجیل میں بشارت ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم تمہیں ٹھیک طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور بے شک تو ہمارے

پارہ ۲۶ سورۃ الفتح ۲۹۔

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝[1] — رسولوں میں سے ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ[2] — وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کر[تے] ہیں اور جو نبی امی ہے۔ جسے اپنے ہاں تور[ات] اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ[3] (الصف-۶) — اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، ا[ے] بنی اسرائیل، بے شک میں اللہ کا تمہاری ط[رف] رسول ہوں تورات جو مجھ سے پہلے ہے[اس کی] تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور ایک رسو[ل] کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بع[د] آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا۔

امی نبی اور امی امت

(۲۸) وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝[4] — اور اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہا[تھ] سے لکھتا تھا اس وقت البتہ [باطل] پرست شک کر[تے]

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ[5] — وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔

---

[1] بقرہ ۲۵۲ [2] اعراف ۱۵۷ [3] الصف ۶ [4] عنکبوت ۴۸ [5] جمعہ ۲

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور تمام جن وانس کی طرف رسول ہیں

(۲۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لوگوں کے لیے سراپا رحمت ہیں۔ اگر کوئی اس رحمت سے دور بھاگے اور کفر اختیار کرے تو اس کی اپنی مرضی ہے۔

(۲۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے جن و انسان کی طرف اللہ کے رسول بن کر مبعوث ہوئے۔

(۲۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کی امت آخری امت ہے اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ آپ کے بعد جو نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دجال ہے۔ جیسے کہ اس دور میں قادیانی دجال اور اس کے امتی ہیں یا ایران کا دجال گروہ بھائی فرقہ ہے۔

(۲۹) سب انبیاء علیہم السلام پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس امت کے افراد کو صلاۃ و سلام پڑھتے رہنا چاہیے کہ جن کی محنت کے نتیجہ میں آج ہم مسلمان ہیں۔ اور اسلام سب سے بڑا انعام خداوندی ہے۔

(۲۹) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝[1] — اور ہم نے تو تمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(۳۰) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ — اور ہم نے جو آپ کو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے

---

[1] الانبیاء، ۱۰۷۔

نَذِيرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ — کے لیے بھیجا ہے، اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۝ — کہہ دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(۳۱) وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ — محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے آخر میں ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ختم نبوت حدیث کی نظر میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔ اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور مجھ پر انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا اور آخری نبی ہوں اور فخر نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۴)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ

لہ سپارہ ۲۲۔ ۹۔ اعراف ۱۵۸، ۲۲۔ الاحزاب ۴۰۔

جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۵)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بنی اسرائیل کی سیاسی (قیادت) انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پا جاتا۔ تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب المناقب)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی کتاب المناقب)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔
میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ کے ساتھ ہارون کو تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بخاری، مسلم کتاب فضائل الصحابہؓ)
اب اگر حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نبی نہیں۔ تو ایران کا بھائی دجال اور قادیان کا غلام احمد دجال کیسے نبی ہو سکتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابو داؤد کتاب الفتن)

اس حدیث میں آپؐ نے دو باتیں بتائیں۔

(۱) میرے بعد بڑے بڑے تیس کذاب دجال ہوں گے۔ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔

(۲) میں خاتم النبیین ہوں اور پھر خود ہی خاتم النبیین کا مطلب واضح کر دیا کہ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جہاں تک میرا گمان ہے۔ غلام احمد قادیانی دجال نمبر ۲۹ ہے اور یہ اسرائیل میں ظاہر ہونے والے بڑے دجال کا چیلا ہو سکتا ہے اس کے تین دلائل ہیں۔

(۱) اسرائیلی دجال کا فتنہ بین الاقوامی سطح پر ہوگا قادیانی دجال کا فتنہ بھی بین الاقوامی درجہ حاصل کر چکا ہے۔

(۲) اسرائیلی دجال کے مددگار یہودی اور نصرانی ہوں گے اسی طرح قادیانی دجال کے حامی بھی برطانیہ اور امریکہ کے نصرانی اور اسرائیل بھی ہیں۔

(۳) اسرائیلی دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا قادیانی دجال کی ایک آنکھ تصویر میں صاف سکڑتی نظر آتی ہے۔ اس موضوع پر انشاء اللہ ہم کسی دوسری تصنیف میں مکمل روشنی ڈالیں گے۔

صلوٰۃ وسلام

(۳۲) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝	اور تمام رسولوں پر سلامتی ہو۔
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ	بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر
عَلَى النَّبِيِّ ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی

لہ الصٰفٰت - ۱۸۱

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ[1] اس پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجات بلند کریگا۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درود شریف کے الفاظ معلوم کئے گئے آپ نے یہ درود شریف بتایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

اگرچہ احادیث میں دوسرے الفاظ بھی مذکور ہیں مگر یہ درود افضل ہے۔ اسی کا ثواب زیادہ ہے۔

---

[1] احزاب ۵۶۔

مقام صحابہ کرام

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام کے بارے میں صاف فرما دیا۔

(۱) صحابہ کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کا تعاون کافی ہے۔

(۲) آپ کو ان کے لیے دعا کرنے اور ان سے مشورہ لینے کا حکم دیا۔

(۳) اللہ تعالےٰ نے گواہی دی، کہ صحابہ کرام کے دلوں میں ایمان محبوب ہے اور کفر سے ان کو نفرت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا)

(۱) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ [۱]

(اے نبی! تجھے اور ایمانداروں کو جو تیرے تابعدار (صحابہؓ) ہیں اللہ کافی ہے)

(۲) فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۝ [۲]

(پس انہیں معاف کر دے اور ان کے لیے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر)

....

(۳) وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ

(اور لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں

---

[۱] الانفال ۔ ۶۴ [۲] آل عمران ۔ ۱۵۹ ۔

اِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ
وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَ
الْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ط
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۵ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً ط وَاللّٰہُ
عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۵ [1]

ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو
تمہارے دلوں میں اچھا کر دکھایا ہے
اور تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور
نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے۔
وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ کے
فضل اور احسان سے اور اللہ جاننے
والا حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام پر راضی ہو چکا ہے

(۴) بعض صحابہ کرام مکہ سے آنے والے یعنی مہاجرین تھے اور بعض مدینہ کے رہنے والے یعنی انصار تھے۔ دونوں کے بارے میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو چکے ہیں اب جو بدبخت صحابہ کرام پر غصہ دکھائے وہ اپنے غصہ میں مرے۔

(۵) جن صحابہ کرام نے صلح حدیبیہ میں بیعت کی تھی ان کی تعداد چودہ سو تھی ان کے بارے میں دوبارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا۔ اور صحابہ کرام کے ہاتھ پر مزید بے شمار فتوحات کی خوشخبریاں دیں۔

---

[1] الحجرات - ۷، ۸،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

(۴) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؀[1]

(اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت والوں اور مدد دینے والوں میں اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی والے ہیں اللہ ان سے راضی ہوا وہ اس سے راضی ہوئے ان کے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ یہ بڑی کامیابی ہے)

(۵) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؀[2]

(بے شک اللہ مسلمانوں سے جو جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلدی ہونے دے دی، اور بہت سی غنیمتیں دے گا جنہیں وہ لیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے،

---

[1] التوبۃ۔ ۱۰۰ [2] الفتح ۱۸۔

دشمنِ صحابہ کافر ہے؟

(۱۶) صحابہ کرام کو ایسا بھرپور پھل لانے والا فصل قرار دیا۔ کہ جس کو کاشتکار دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دیکھ کر خوش تھے کہ بہترین قوم پیدا ہوئی۔ البتہ کافر لوگ صحابہ کرام کو دیکھ غصہ سے جل اٹھتے ہیں۔ صحابہ کرام کا دشمن ہونا کافر کی ایک علامت ہے مسلمان کبھی بھی صحابہ کرام کا دشمن نہیں ہوتا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ

(محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ (صحابہ کرام) ہیں۔ کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع سجود کر رہے ہیں، اللہ کا فضل اور اسکی خوشنودی تلاش کرتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے۔ یہی وصف ان کا تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہوگئی

بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝[1]

پھر اپنے تنہ پر کھڑی ہو گئی ۔ کسانو کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے ان میں سے ایمانداروں اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے ۔)

وعدہِ استخلاف

(۷) اللہ تعالٰی نے صحابہ کرام سے وعدہ کیا، کہ اگر تم ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ۔ تو تمہیں دنیا میں بھی سب سے بڑی حکومت ملے گی، اور کافر تم سے ڈرتے ہوں گے ۔ اور چار دانگ عالم پر اسلام کا غلبہ ہوگا ۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے عہد میں اس قدر فتوحات ہوئیں ۔ کہ روئے زمین پر سب سے بڑی حکومت مسلمانوں کی تھی ۔ اور کافروں کی دو لوں بڑی سلطنتیں تباہ و برباد کر دی گئیں اور مسلمان روئے زمین پر ایک ہزار برس تک اطمینان کے ساتھ حکومت کرتے رہے

فرمایا ۔

[1] الفتح ۔ ۲۹

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	واللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ	عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ	عطا کرے گا جیساکہ ان سے پہلوں
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ	کو عطا کی تھی، اور ان کے لیے جس
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى	دین کو پسند کیا ہے، اسے ضرور
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ	مستحکم کر دے گا۔ اور البتہ ان کے
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط[۵]	خوف کو امن سے بدل دے گا۔

اتباعِ صحابہ کرام ہی ہدایت یافتہ کی علامت ہے

اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا۔ کہ صرف وہ لوگ ہدایت پر ہیں کہ جو صحابہ کرام کا اسلام قبول کریں، اور جو لوگ طریقہ صحابہ کرام سے دور ہیں وہ بدبخت یعنی جہنمی ہیں،

۲) اہلِ بیت کے بارے میں بھی صاف فرما دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں رسوائی سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ اگر کسی منافق نے اہلِ بیت کے کسی فرد پر زبان درازی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی۔ جیسے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں قرآن مجید

---

۵ النور - ۵۵

میں ایک رکوع نازل ہوا۔ جس میں ان کی پاکیزگی بیان کی گئی انکے کو سزا سنائی۔

فرمانِ خداوندی، کہ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ؁۱

(پس اگر وہ بھی ایمان لے آئیں تم ایمان لائے ہو، تو وہ بھی ہد... گئے اور اگر وہ نہ مانیں تو وہی ... پڑے ہوئے ہیں سو تمہیں اللہ کافی ہے اور وہی سننے جاننے والا ہے)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ؁۲

(اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے ا... والو، تم سے ناپاکی دور کرے ... تمہیں خوب پاک کرے)

۱؎ البقر۔ ۱۳۷ ۲؎ الاحزاب۔ ۳۳۔

صحابہ کا اتباع ہدایت ہے

صحابہ کا دشمن رسول اللہ کا دشمن ہے

ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میری بہترین امت، میرے زمانہ (کی) ہے (یعنی صحابہ کرام) پھر
ان کے بعد آنے والے ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد آنے
والے ہیں (یعنی تبع تابعین) مشکوٰۃ ص ۵۵۳

ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ تم ان میں سے جس کی اتباع
کرو گے تم ہدایت پاؤ گے۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۴۔

ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا:
جس نے ان (صحابہ) سے محبت کی۔ اس نے میری محبت کے
باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان (صحابہ) سے بغض رکھا۔
اس نے میرے ساتھ بغض کے باعث بغض رکھا۔۔۔۔
مشکوٰۃ ص ۵۵۴

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے صحابہ کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی احد کے (پہاڑ)
برابر بھی سونا خیرات کرے تو بھی وہ (صحابی) کی ایک مد

(گندم یا جَو) کے صدقہ کے برابر اور اس کے نصف کے
ثواب میں) نہیں پہنچ سکے گا۔
مشکوٰۃ ص ۵۵۳

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالی دیتے
"تمہارے اس بُرے کرتوت پر اللہ کی لعنت ہو"
مشکوٰۃ ص ۵۵۴

مندرجہ بالا احادیث میں تمام صحابہ کرام کو ہدایت یافتہ
کو ہدایت قرار دیا گیا۔ صحابہ کرام کے ساتھ دشمنی رکھنے کو باعث
و غضب بنایا۔ اگر صحابہ کرام پر اعتماد نہ رہے۔ تو یہ قرآن مجید اور
تمام احکامات عبادت وغیرہ سب صحابہ کرام کے بتائے ہوئے
سب سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ بلکہ اہل بیت کے گواہ بھی
اگر صحابہ کرام پر اعتماد نہ ہو۔ تو اہل بیت کہاں سے ثابت ہونگے

خلفائے راشدین مہدیین

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

- تو غار میں میرا ساتھی ہے۔ اور حوضِ (کوثر) پر میرا ساتھی ہے، مشکوٰۃ ص ۵۵۵
- تو اللہ تعالیٰ کا آگ سے آزاد کردہ (عتیق) ہے۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۶
- اے ابوبکرؓ! تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۶
- جس قوم میں ابوبکرؓ ہو اس کے سوا کسی دوسرے کو اس کا امام نہیں ہونا چاہیئے۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۵

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

- اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق (جاری اور ظاہر) کر دیا۔

مشکوٰۃ ص۵۵۷

• اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمرؓ بن خطاب ہوتے ۔ مشکوٰۃ ص۵۵۸

• ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ عمر بن خطاب کو چار باتوں سے پر افضلیت حاصل ہے (۱) بدر کے قیدیوں کے متعلق ان کے فیصلے کو اللہ نے درست فرمایا (۲) پردے کی آیات ان کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے اتریں ۔(۳) حضور نے ان کے لیے اسلام لانے کی دعا کی ۔(۴) سب سے پہلے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔ ص۵۵۸ ملخصاً مشکوٰۃ

• میں نے (جنت میں) ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی میں نے پوچھا یہ کس کا ہے ؟ تو (فرشتوں) نے جواب دیا، عمر بن خطاب کا ہے۔ مشکوٰۃ ص۵۵۷

• ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے۔ اور مسجد میں داخل ہوئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ میں سے ایک آپؐ کے دائیں جانب اور دوسرے بائیں جانب تھے، اور آپؐ دونوں کے ہاتھ تھامے (داخل) ہوئے، آپؐ نے فرمایا:۔
ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے ۔

مشکوٰۃ ص۵۶۰

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

• غزوہ عسرہ میں سخت تنگی کا زمانہ تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ مع سازوں سامان کے اللہ کی راہ میں دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کے بارے میں فرمایا:

● عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اسے کوئی خطرہ نہیں عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اسے کوئی خطرہ نہیں۔

(یعنی وہ پکا جنتی ہے)

ص ۵۶۱ مشکوٰۃ

● بیعت رضوان میں جب صحابہ کرام بیعت کر چکے تو حضور خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عثمان اللہ تعالےٰ کے کام میں اور اس کے رسول کے کام میں ہے، پھر اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا۔

(اس طرح حضرت عثمان کی طرف سے خود ہی بیعت کر لی۔) حضرت عثمان کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ (دوسرے) صحابہ کے اپنے ہاتھوں سے بہتر ہے۔

● جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا رفیق ہوتا ہے، اور میرا رفیق یعنی جنت میں عثمان ہے ص ۵۶۱ مشکوٰۃ

● حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پر چڑھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ پہاڑ (خوشی سے ہلنے لگا) آپؐ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اے احد، تھم جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ص ۵۶۳ مشکوٰۃ

حضرت علی رضی اللہ عنہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

● تو مجھے ایسے ہے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے البتہ میرے بعد نبی نہیں ص ۵۶۳ مشکوٰۃ

● جس کا میں مولیٰ (سردار) ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے۔ (اس کا مطلب حضرت علی کی فضیلت ظاہر کرنا ہے۔ اس سے مراد خلافت نہیں ہے جیسے کہ بعض رافضی من گھڑت مفہوم نکالتے ہیں اور حقیقت دیکھی جائے۔ کہ تو رافضیوں سے زیادہ عام مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزت کرتے ہیں)

● تیرے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی والدہ پر تہمت رکھی اور نصرانیوں نے ان سے ایسی محبت کی۔ کہ انہیں اس درجہ پر لے گئے جو ان کا ہے نہیں۔

● پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میرے متعلق دو آدمی تباہ ہوں گے۔ ایک از حد محبت رکھنے والا میرے بارے میں وہ گمان کرتا ہے جو میرے اندر نہیں ہے۔ اور دوسرا بغض رکھنے والا میرا بغض اس کو ہر تہمت پر آمادہ کرتا ہے۔
(یعنی حضرت علی کے دشمن خارجی اور ان سے محبت کی آڑ میں۔ ص ۵۶۵ مشکوٰۃ دوسرے صحابہ کے دشمن رافضی دونوں ہی تباہ ہونگے)

• • •

عشرہ مبشرہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس صحابہ کرام کو دنیا میں جنت کی خوشخبری عطا کی) فرمایا۔

ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور عثمانؓ جنت میں ہیں اور علیؓ جنت میں ہیں اور طلحہؓ جنت میں ہیں اور زبیرؓ جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہیں اور سعید بن زیدؓ جنت میں ہیں اور ابو عبیدہؓ بن جراح جنت میں ہیں۔

ص ۵۶۶ مشکوٰۃ

موت کا بیان

ہر انسان اور قوم پر موت ضرور آئیگی

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا ہر جاندار پر موت آئے گی۔ تم کہیں بھی ہو۔ موت آکر رہے گی۔

(۲) مالی اور جانی نقصانات بھی آزمائش کی ایک قسم ہے، ایسے وقت میں لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ کہنا چاہیئے۔

(۳) موت اپنے مقررہ وقت پر ہی آتی ہے اور صرف اللہ کے حکم سے آتی ہے۔

(۴) ہر انسان ہر قوم کی زندگی اور موت کا وقت مقرر ہے۔

(۵) نیند موت کی بہن اور ہمارے لیے قابلِ عبرت ہے کہ ہر رات کو نیند یعنی موت طاری ہو جاتی ہے اور بستیاں خاموش اور ویران ہو جاتی ہیں اور صبح کو اٹھ اٹھ کر چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کو مرنے کے بعد اٹھنے کا منظر ہوگا۔

(۱) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ؕ[1] (اور ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہمارے ہی پاس پھر کر آؤ گے)

[1] العنکبوت۔ ۵۷

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ	ہم ہی نے تمہارے درمیان موت مقرر کر رکھی ہے۔
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝	(جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے)
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۝	(تم جہاں کہیں ہو گے، موت تمہیں آ ہی پکڑے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہی ہو)
وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ	(اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی

الرحمٰن - ۲۶، ۲۷ ۔ النساء - ۷۸ ۔ الواقعہ - ۶۰

صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ [1]

...طرف سے مہربانیاں ہیں اور یہی ہدایت پانے والے...

(۳) تخلیق انسانی کے بعد فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ [2] وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ [3] هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ج وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ [4]

...پھر تم اس کے بعد مرنے... پھر تم قیامت کے دن اٹھا... اور بے شک ہم ہی زندہ کر... مارتے ہیں اور آخر مالک ہیں... وہی ہے جس نے تمہیں مٹی... سے پھر خون جمے ہوئے... پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر نکالتا... باقی رکھتا ہے تاکہ تم اپنی... پہنچو پھر یہاں تک کہ تم بوڑھے... ہو۔ کچھ تم میں اس سے پہلے... ہیں اور بعض کو زندہ رکھتا ہے... تم وقت مقرر تک پہنچو اور... تم سمجھو)

---

[1] البقرہ - ۱۵۵ تا ۱۵۷ ، [2] المومنون - ۱۵، ۱۶ ، [3] الحجر - ۲۳ ، [4] المومن - ۶۷، ۶۸ ،

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ ۱

(اور اللہ کے حکم کے سوا کوئی مر نہیں سکتا۔ ایک وقت مقرر لکھا ہوا ہے)

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۲

(پھر جب ان کا وقت آتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں)

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۳

(ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے ہیں اور نہ جلدی کر سکتے ہیں)

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ۴

(اور وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو وہ جانتا ہے)

---

۱ آل عمران - ۱۴۵ ۲ النحل - ۶۲ ۳ یونس - ۴۹ ۴ الانعام - ۶۰

ہر چیز فنا ہو جائے گی

اور

صرف اللہ ہی باقی رہے گا

(۶۱) پہلی اقوام تباہ کر دی گئیں ۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کو دوام حاصل ہے ۔

(۷۱) زمین آسمان اور سورج و چاند الغرض ہر چیز ایک مقررہ مدت تک کے لیے پھر ایک مقررہ مدت تک کے لیے موت ہے

(۸۱) آخر کار اللہ ہی باقی اور آخری وارث ہو گا ۔

(۱) وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ۧ

(اور ہم ان سے پہلے کئی جماعتیں ہلاک کر چکے ہیں ۔ کیا تو ان میں سے آہٹ پاتا ہے یا ان کی بھنک سنتا ہے)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

(اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنے سامانِ عیش پر نازاں تھیں سو یہ ان کے گھر ہیں کہ ان کے بعد آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم ۔ اور ہم ہی وارث ہوئے)

۱؎ مریم - ۹۸ ۲؎ القصص - ۵۸ -

(۷) مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ط [1]

(ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان ہے کسی مصلحت ہی سے اور ایک خاص وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے)

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط [2]

(حالانکہ آسمانوں اور زمین کا ورثہ تو اللہ ہی کے لیے ہے)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ لا وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ صلے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط [3]

(وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے)

اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ط [4]

(کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ بے شک ہم زمین کو ہر طرف سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ غالب آنے والے ہیں۔

(۸) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ط [5]

(بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور ان کے بھی جو اس پر ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جائیں گے ا

---

[1] احقاف ۔ ۳ [2] الحدید ۔ ۱۰ [3] فاطر ۔ ۱۳ ۔

[4] الانبیاء ۔ ۴۴ [5] مریم ۔ ۴۰ ۔

علاماتِ قیامت

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کرنے سے پہلے مختصر طور پر چند علامات
لکھی جاتی ہیں۔ قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ کب آئیگی؟ البتہ
قُربِ قیامت کی چھوٹی علامات یہ ہیں۔ قُربِ قیامت کو فتنے ظاہر ہو
علم اُٹھ جائیگا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔ شراب عام ہو جا
مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ امانتیں نااہلوں کے سپرد کی جائیں گی۔
(یعنی نکمے اور نالائق لوگ حکمران ہوں گے) لوگ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھیں گے
زکوٰۃ دینے میں بُخل کریں گے)، غیر دینی تعلیم عام ہوگی۔ باپ پر ظلم کریں
اور دوست کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ ماں کی نافرمانی کریں
اور بیوی کی تابعداری کریں گے۔ مسجدوں میں شور برپا ہوگا۔ بدمعاش
لوگ حاکم بن جائیں گے۔ انسان کی برائی سے بچنے کے لئے اُس کی عزت
جائے گی۔ گانا بجانا اور باجے عام ہو جائیں گے۔ بعد والے لوگ
لوگوں پر لعنت کریں گے۔ (جیسے کہ بدمعاش رافضی، صحابہ کرام
خلاف بکواس کرتے ہیں۔) الغرض اس قسم کی کئی علامات ظاہر ہوں گی
بڑی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ
مسلمانوں پر چاروں طرف سے کافروں کا ہجوم ہوگا۔ یہودیوں کا فلسطین میں
اجتماع بھی علاماتِ قیامت سے ہے۔ یہودی لوگ دجال کے معاون
گے۔ جب مسلمان تمام طرف سے پریشان ہوں گے تو امام مہدی ظاہر ہوں
جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ یہ مدینہ منورہ میں ہوں گے چنانچہ وہ مکے

جائیں گے۔ اور مکہ میں رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان طواف کی حالت میں نیک لوگ ان کو پہچان کر ان سے بیعت کریں گے۔

پھر یہ امام مہدی افواج جمع کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوں گے۔ اور وہاں سے شام کی طرف جائیں گے۔ وہاں عیسائیوں سے بہت جنگیں ہوں گی۔ امام مہدی کی بیعت کے سات سال یا اس کے قریب عرصہ کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ یہودیوں کی فوجیں اس کی مدد کریں گی۔ یہ عجیب شعبدے بازیاں دکھائے گا۔ اس کے حکم سے بارش ہوگی۔ اناج پیدا ہوگا۔ درخت پھل دار ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے امتحان کی خاطر اس کے ہاتھ ایسے عجیب امور صادر ہونے دے گا۔ اور پہلے وہ رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر اتریں گے۔ اور صبح کو دجال کی افواج پر حملہ کریں گے۔ اور دجال کو لُد کے مقام پر ماریں گے۔

ان سے فارغ ہوں گے کہ شمال مشرق کے کسی نامعلوم مقام پر بند ایک قوم یاجوج ماجوج نکلے گی۔ زمین میں فساد کرے گی۔ لوگ ان سے بچنے کے لئے قلعوں میں چھپ جائیں گے۔ کچھ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کرے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی چالیس برس تک انصاف کے ساتھ حکومت کر کے وفات پائیں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار میں دفن ہوں گے۔

بڑی علامتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ مشرق مغرب اور عرب کے علاقوں میں ایک ایک خسف ہوگا۔ کہ وہاں زمین نیچے دھنس جائے گی۔ پھر کچھ مدت کے بعد ایک رات تین رات کے برابر لمبی ہوگی۔ اور جب صبح ہوگی تو سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اس کے کچھ مدت کے بعد ہی کوہِ صفا سے ایک عجیب وغریب جانور نکلے گا۔ جو ساری دنیا میں پھرے گا۔ اور مومن و کافر دونوں کے چہروں پر نشان ڈال دے گا مومن کا چہرہ نورانی اور کافر کا چہرہ منحوس ہو جائے گا۔ اور مومن و کافر ایک مجلس میں جمع ہوتے ہیں صاف پہچانے جائیں گے۔ مغرب سے طلوعِ آفتاب کے ایک سو بیس سال بعد اچانک صور پھونکا جائے گا۔ اور اس سے پہلے پہلے تمام مسلمان وفات پا چکے ہوں گے۔ دنیا میں صرف کافر ہی ہوں گے۔

دنیا کے بالکل آخری ایام میں حبشہ والوں کی ہر طرف حکومت ہوگی۔ یہ بہت ہی بے حیا ہوں گے۔ گدھوں اور کتوں کی طرح سڑکوں پر بدکاری کرتے ہوں گے۔ صور کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوگی۔ اور تمام جاندار مر جائیں گے۔ اور زمین و آسمان تباہ ہو جائیں گے۔ علاماتِ قیامت کے متعلق ہم ان شاء اللہ ایک دوسری تصنیف میں تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

قیامت اچانک اور ضرور آئیگی

(۱) موت کے بعد قیامت تک برزخ کا عالم رہے گا۔

(۲) اس عالم میں سزا اور جزا کا کچھ کچھ سلسلہ رہے گا۔
البتہ مکمل سزا اور جزا قیامت کو ملے گی۔

(۳) قیامت ضرور آئے گی اس کا وقت مقرر اور اس میں پہل یا دیر نہیں ہوگی

(۴) قیامت کے آنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے ۔ اور ایسی اچانک آئے گی کہ کسی کو وصیت کرنے یا گھر تک جا سکنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

(۱) وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ [۱]
(اور ان کے آگے قیامت تک ایک پردہ پڑا ہوا ہے (عالم برزخ ہے)

اس عالم میں برے لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ فرمایا۔

(۲) اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۝ [۲]
(وہ صبح و شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں)

(۳) وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا لا وَاَنَّ اللّٰهَ
اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک

---

[۱] المومنون ـ ۱۰۰ [۲] المومن ـ ۴۶

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝	اللہ قبر والوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔[۱]
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا ط إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	تم جہاں بھی ہو گے، تم سب کو اللہ سمیٹ کر لے آئے گا۔ (بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے)[۲]
قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝	کہہ دو تمہارے لئے ایک دن کا وعدہ ہے کہ جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔[۳]
(۴) إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ج	بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے (کہ کب آئے گی)
بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝	بلکہ وہ ان پر اچانک آئے گی پھر وہ ان کے ہوش کھو دے گی پھر اسے ٹال نہیں سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی)[۵]
مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلٰى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝	وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں آلے گی اور وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔ پس نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھروں کی طرف واپس آسکیں گے)[۶]

---

[۱] الحج ۷، [۲] البقرہ ۱۴۸، [۳] سبا ۳۰، [۴] لقمن ۳۴، [۵] انبیاء ۴۰، [۶] یٰسین ۴۹-۵۰

زمین و آسمان برباد ہو جائیں گے

⑤ زمین لرز اٹھے گی پہاڑ پھٹ کر روئی کے گالوں کی طرح اڑنے لگیں گے اور آسمان پھٹ کر تباہ ہو جائے گا۔

⑥ سورج اور چاند بے نور ہو جائیں گے اور ستارے بجھ جائیں گے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ ۱؎ — جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے۔

فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۲؎ — (پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا)

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۳؎ — (اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ دار روئی کی طرح ہوں گے)

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۴؎ — (پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے)

فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۵؎ — (پس جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے)

موت اور دوبارہ زندگی

⑦ اس زمین اور آسمان کو بدل کر دوسری زمین اور آسمان کو لایا جائے گا۔

۱؎ المزمل ۱۴، ۲؎ الرحمٰن ۳۷، ۳؎ المعارج ۹، ۴؎ قیامۃ ۶ تا ۹، ۵؎ مرسلٰت ۸

(۸) زمین اور آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔

(۹) پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب اہل زمین اور اہل آسمان بے ہو
ہو جائیں گے سوائے اس کے کہ جس کو اللہ تعالےٰ ہی بچا لے۔
پھر کچھ مدت کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ قبروں
اور اپنے مرنے کے بعد کے مقامات سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ او
دیکھتے ہوں گے۔

(۱۰) نیک لوگ روزِ قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے

(۱۱) قیامت کو پہلے زمانہ کے اور بعد کے زمانہ کے سب لوگ جمع ہوں گے۔

(۱۲) ہر آدمی تنہا اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ اور کوئی اس کا سفارشی اور دو
بن کر آنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

(۷) يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ۔ [۱]

(جس دن اس زمین سے اور زمین بدل جا
گی اور آسمان بدلے جائیں گے)

(۸) وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۔ [۲]

اور یہ زمین قیامت کے دن سب ا
کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس
دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے)

(۹) وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ [۳]

اور صور پھونکا جائے گا۔ تو بے ہو
ہو جائے گا جو کوئی آسمانوں اور
کوئی زمین میں ہے۔ مگر جسے اللہ

---

[۱] ابراہیم۔ ۴۸ [۲] زمر۔ ۶۷ [۳] مرسلت۔ ۹

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝[1]

چاہیے۔ پھر وہ دوسری دفعہ پھونکا جائے گا۔ تو یکایک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے)

(۱۰) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝[2]

(جو کوئی نیکی لائے گا۔ سو اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بھی امن میں ہوگا)

(۱۱) هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝[3]

(یہ فیصلہ کا دن ہے ہم تمہیں اور پہلوں کو جمع کر دیں گے)

(۱۲) وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝[4]

(اور ہر ایک ان میں سے اس کے ہاں اکیلا آئے گا)

قیامت کو زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا

(۱۳) قیامت کو ہر شخص برہنہ اٹھایا جائے گا۔ جیسے پہلی بار برہنہ پیدا ہوا تھا۔ البتہ خوف کی شدت کے باعث لوگوں کو ایک دوسرے کی برہنگی کا احساس نہ ہوگا۔

(۱۴) لوگ قبروں سے تیزی سے نکل کر میدانِ قیامت میں آئیں گے۔

(۱۵) خدا تعالیٰ کے سامنے قطاریں باندھے فیصلہ کا انتظار کریں گے۔

(۱۶) اگر تمہیں شبہ ہے۔ تو دیکھو تم ماں کے پیٹ میں نو ماہ تک بند رہے۔ جب نکلے تو ایسا بچہ تھے۔ کہ بدن پر لباس نہیں، بولنے کی طاقت نہیں

---

[1] الزمر-۶۸ [2] النمل-۸۹ [3] مرسلٰت-۳۸ [4] مریم-۹۵

بالکل دوسروں کے رحم وکرم پر۔ پھر آہستہ آہستہ بڑا کیا۔ کوئی دنیا میں مرگیا۔ کوئی سخت بڑھاپے تک پہنچا۔

(۱۷) تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ تو تمہیں پیدا کیا۔ اب دوبارہ پیدا کرنا تو بالکل آسان بات ہے۔ تم لوہے سے سخت دھات بن کر زمین میں گھس جاؤ مگر قیامت کو اللہ تعالےٰ تمہیں زندہ کر کے باہر نکالے گا۔ اور زندگی بھر کے کفر اور ظلم پر محاسبہ کرے گا۔

(۱۳) كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ ۱

(جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے بے شک ہم پورا کرنے والے ہیں)

---

(۱۴) يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝ ۲

(جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا وہ کسی نشانی پر دوڑے جا رہے ہوں)

(۱۵) وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا ۝ ۳

(اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر)

(۱۶) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن

(اے لوگو! اگر تم کو زندہ ہونے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر قطرہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر

---

۱ الانبیاء۔ ۱۰۴ ۲ المعارج۔ ۴۳ ۳ کہف۔ ۴۸ -

طْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
نْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ
مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَ
نُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ
لَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا
أَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ
يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ
إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ
وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۞ ذَٰلِكَ
بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ
يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ۞ وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا ۙ
وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ

گوشت کی نقشہ بنی ہوئی اور بدون نقشہ بنی ہوئی گوشت کی بوٹی سے تاکہ تمہیں کھول کر بتادیں اور ایک مقررہ مدت تک ہم جو چاہیں پیٹ میں ٹھہرا رکھتے ہیں۔ پھر تم کو نکالتے ہیں بچہ، پھر جب تک کہ پہنچو اپنی جوانی کے زور کو۔ اور تم میں سے کچھ مر جاتے ہیں اور تم میں سے کچھ نکمی عمر تک پہنچائے جاتے ہیں۔ کہ سمجھ بوجھ کا درجہ پاکر پھر ناسمجھی کی حالت میں جا پڑتا ہے۔ اور تم سوکھی زمین کو دیکھتے ہو۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو ترو تازہ ہو جاتی ہے اور ہر قسم کے خوشنما نباتات اگ آتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں

فِی الْقُبُوْرِ ۝ اور بے شک اللہ قبروں و
کو دوبارہ اٹھائے گا)

۱۷- وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝

(اور آدمی کہتا ہے کہ کیا مر جاؤں۔ تو پھر زندہ ہو کر نکلوں گا۔ کیا آدمی یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اس کو پہلے سے پیدا کیا اور وہ کچھ چیز نہ تھا)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ

(اور کہتے ہیں۔ کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں پھر نئے بن کر اٹھیں گے۔ تو کہہ۔ تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا کوئی مخلوق جس کو اپنے جی میں مشکل سمجھو۔ پھر اب کہیں گے کون لوٹا کر لائے گا ہم کو۔ کہہ کہ جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا)

سیاہ اور روشن چہرے

(۸۱) قیامت کے دن کافروں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ جن پر لعنت برستی ہوگی

۱؎ الحج - ۵ - ۷ ۲؎ مریم - ۶۷ ۳؎ بنی اسرائیل - ۴۹ تا ۵۱

اور مسلمانوں کے چہرے ترو تازہ اور روشن ہوں گے۔ اس لئے کہ دنیا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور بندوں کے ساتھ نیک سلوک کیا۔

(۱) یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ [1]

جس دن بعضے منہ سفید اور بعضے منہ سیاہ ہوں گے سو وہ جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا۔ کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے اب اس کفر کے بدلے میں عذاب چکھو۔ اور وہ لوگ جن کے منہ سفید ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے ہر ایک پر دہشت ناک خاموشی ہوگی

(۱۹) قیامت کے دن اس قدر خوف و ہراس طاری ہوگا۔ کہ ماں بچے کو بھلا دے گی۔ لوگوں پر دہشت ناک خاموشی طاری ہوگی

(۲۰) انسان اپنے والدین بیوی بچوں اور بہن بھائیوں سے دور بھاگے گا۔ اور ہر ایک کو اپنا ہی فکر ہوگا۔

(۲۱) بچوں پر خوف کے مارے بڑھاپا چھا جائے گا۔

---

[1] آل عمران۔ ۱۰۶، ۱۰۷

(۲۲) انسان کہے گا۔ کہ آج بھاگ کر کہاں جاؤں؟ جواب ہو گا۔ اللہ کے سا[منے]
پیش ہو جاؤ۔

(۲۳) دنیا کے گہرے دوست آپس میں دشمن بن جائیں گے۔ البتہ نیک لوگ
دوست ہوں گے۔

(۲۴) دنیا کی زندگی چند گھنٹے سے زیادہ طویل محسوس نہ ہوگی۔

۱۹۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ	(جس دن اسے دیکھو گے، ہر دودھ
مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ	والی اپنے دودھ پیتے کو بھول
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ	گی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈا[ل]
حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ	دے گی۔ اور تجھے لوگ مدہو[ش]
سُكٰرٰى وَمَا هُمْ	نظر آئیں گے۔ اور وہ مدہوش
بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ	ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذا[ب]
اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ ؎۱	سخت ہو گا)
يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ	(اس دن پکارنے والے کا اتباع کر[یں]
لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ	گے اس میں کوئی کجی نہیں ہوگی ا[ور]
الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا	رحمٰن کے ڈر سے آوازیں د[ب]
تَسْمَعُ اِلَّا	جائیں گی۔ پھر تو پاؤں کی آہٹ کے
(۲۰) هَمْسًا ۝ ؎۲	سوا کچھ نہیں سنے گا)
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝	(پھر جس دن کانوں کا بہرا کرنے والا ش[ور]

؎۱ الحج۔۲ ؎۲ طٰہٰ۔۱۰۸۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۙ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۙ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۙ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۙ ۱	برپا ہوگا، جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے، ہر شخص کی ایسی حالت ہوگی جو اس کی اوروں کی طرف سے بے پرواہ کردے گی)
(۲) فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۲	(پھر تم کس طرح بچو گے اگر تم نے انکار کیا۔ اس دن جو لڑکوں کو بوڑھا کر دے گا)
(۲۲) يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ كَلَّا لَا وَزَرَ ۚ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۳	(اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ ہرگز نہیں، کہیں پناہ نہیں، اس دن آپ کے رب ہی کی طرف ٹھکانہ ہے)
(۲۱) الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۴	(اس دن دوست بھی آپس میں دشمن ہوجائیں گے۔ مگر پرہیزگار لوگ)
(۲۱) قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۚ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ	(فرمائے گا تم زمین پر گنتی کے کتنے برس رہے۔ کہیں گے، ایک دن یا اس سے بھی کم رہے ہیں، پس آپ گنتی

۱ عبس ۳۲، ۳۷۔ ۲ المزمل ۱۷۔ ۳ قیامۃ ۱۰، ۱۱، ۱۲۔ ۴ زخرف ۶۷۔

یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَادِّیْنَ ۝ ۵؎ کرنے والوں سے پوچھ لیں)

جیسا کرے گا ویسا بھرے گا

اعمال نامہ

(۲۵) قیامت کا دن دنیا میں گذرنے والے پچاس ہزار سال کے برابر طویل
دن ہوگا۔

(۲۶) کوئی کسی دوسرے کی طرف سے خود نہیں پھنسے گا۔ سفارش کرکے یا جرمانہ
ادا کرکے رہائی کی صورت نہ ہوگی۔ اور کہیں سے مدد نہیں پہنچے گی۔

(۲۷) کسی پر ظلم نہ ہوگا جو شخص جیسا کرے گا ویسا اجر پائے گا۔ اور کوئی دوسرا
اس سے تعاون نہیں کرے گا۔

(۲۸) نیک لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا اور وہ خوش ہوگا۔ برے آدمی
اور کافر کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا۔ اور وہ جہنم میں جائے گا
اور اعمال نامہ میں دنیا میں کئے ہوئے تمام اعمال درج ہوں گے۔

(۲۵) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ ۶؎ (فرشتے اور اہل ایمان کی روحیں اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہیں (اور وہ عذاب) اس دن ہوگا۔ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے)

(۲۶) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ (اور اس دن سے ڈرو، جس دن کوئی

۵؎ المومنون ۔ ۱۱۲، ۱۱۳ ۶؎ المعارج ۔ ۴

نفسٌ عن نفسٍ شیئاً وّلا	شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔
یُقبلُ منھا شفاعۃٌ	اور نہ ان کے لئے کوئی سفارش
وّلا یُؤخذُ منھا عدلٌ	قبول ہوگی اور نہ اس کی طرف سے
وّلا ھُمْ	بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد
یُنصرُونَ o ¹	کی جائے گی)
فالیومَ لا تُظلَمُ نفسٌ	(پھر اس دن کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے
شیئاً وّلا تُجزونَ اِلّا	گا۔ اور تم اس کا بدلہ پاؤ گے۔ جو کیا
ما کُنتُم تعمَلُونَ o ²	کرتے تھے)
لا یُکلِّفُ اللہُ نفساً	(اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف
اِلّا وُسعَھا لھا ما کسبت	نہیں دیتا۔ نیکی کا فائدہ بھی اسی کو
وعلیھا ما	ہوگا اور برائی کی زد بھی اسی پر
اکتسبت ³	پڑے گی)
ولا تزرُ وازرۃٌ وِّزرَ اُخرٰی ⁴	(اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں
	اٹھائے گا)
(۲۸) فاَمّا مَن اُوتِیَ کتٰبہٗ	(پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں
بیمینہٖ لا فسوفَ یُحاسَبُ	ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے
حِساباً یّسیراً لا وّینقلِبُ	ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ
اِلٰی اَھلِہٖ مسرُوراً o	اپنے اہل وعیال میں خوش واپس

¹ البقرۃ ۴۸ ² یٰسین ۵۴ ³ البقرۃ ۲۸۶ ⁴ الانعام ۱۶۴

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۔ ؂	آئے گا اور لیکن جس کو نامہ اعمال پیچھے سے دیا گیا تو وہ موت کو پکارے گا، اور وہ دوزخ میں داخل ہوگا)
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ؂	اور اعمال نامہ رکھ دیا جائے گا پھر مجرموں کو دیکھے گا۔ اس چیز سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہے اور کہیں گے افسوس ہم پر یہ کیسا اعمال نامہ ہے۔ کہ اس نے کوئی چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑی مگر سب کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا)

گمراہ لیڈر اور ان کے ماننے والے

(۲۹) قیامت کے دن ہر گروہ کو اس کے سردار کے ہمراہ بلایا جائے گا۔

(۳۰) اولاد اپنے گمراہ والدین اور عوام اپنے گمراہ اور بدمعاش لیڈروں کے خلاف بددعا کریں گے۔ کہ اے اللہ یہ لوگ خود گمراہ تھے انہوں نے ہمیں بھی گمراہ

؂ الانشقاق۔ ۷ تا ۱۲ ؂ الکہف۔ ۴۹

کیا ہ انہیں دوگنا مار دو۔ جواب ملے گا۔ دونوں کی دوگنا سزا ہے۔ تم بھی بدمعاش تھے۔ اسی لئے تم نے نیک لوگوں اور اسلام پر چلنے والوں کا ساتھ دینے کی بجائے دنیاوی اغراض کے باعث شرابیوں زانیوں اور بدمعاشوں کا ساتھ دیا۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ج [1]

(جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ)

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ [2]

(جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے جائیں گے۔ وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کی تابعداری کی ہوتی۔) اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی تابعداری کی سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ

اے ہمارے رب ہمیں ان ہی نے گمراہ کیا سو تو ان کو آگ کا دوگنا عذاب دے۔ فرمائے گا دونوں کو دوگنا

---

[1] بنی اسرائیل ۷۱ – [2] الاحزاب ۶۶ تا ۶۸

لٰکِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ٥ ہے اور لیکن تم نہیں جانتے)

اچھے اور بُرے اعمال کا وزن ہو گا

(۳۱) وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۱ه

(اور واقعی اس دن وزن بھی ہو گا، پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہو گا۔ سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے۔ اور جس کا پلہ ہلکا ہو گا سو یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے)

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ٥ ۲ه

(اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہو گا۔ تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں)

اہل جنت پر انعامات ہوں گے

مقربین اور اصحاب الیمین

۱ه الاعراف۔ ۹،۸ ۲ه الانبیاء۔ ۴۷

(۴۱) جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کو سلام کریں گے۔ یہ کس قدر عزت افزائی ہے اور وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جہاں بیماری غم اور بڑھاپا نہیں ہوگا۔

(۴۱) بلند درجہ کے جنتی نہایت ہی اعلیٰ قسم کی نعمتوں میں ہوں گے۔ جو مقربین کہلائیں گے البتہ یہ بلند درجہ صحابہ کرام اور اس کے قریب کے بہت لوگوں کو حاصل ہوگا۔ بعد کے زمانہ میں کم لوگ یہ مقام حاصل کر سکیں گے۔

(۴) دوسرے درجہ کے جنتی اصحاب یمین کہلائیں گے۔ پہلے اور بعد کے زمانہ کے بہت لوگوں کو یہ مقام حاصل ہوگا۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا	۱اور وہ لوگ جو اپنے رب ڈرتے رہے
رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا	جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جائے
حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ	جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ	کے پاس پہنچیں گے اور اس کے
خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ	دروازے کھلے ہوئے ہوں گے
طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝	اور ان سے ان کے داروغہ کہیں گے
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ	تم پر سلام ہو، تم اچھے لوگ ہو، پس
الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ	اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ
وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ	اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے،
نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ	جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔
حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ	اور ہمیں اس زمین کا وارث کر دیا کہ ہم

أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝[١]

---

(٣٢) وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ لا
أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ ج
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۝ لا وَقَلِيْلٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ
مَّوْضُوْنَةٍ ۝ لا مُّتَّكِـِٔيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ لا
بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۝ لا
وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لا لَا
يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا
يُنْزِفُوْنَ ۝ لا وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ لا
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا
يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ
عِيْنٌ ۝ لا كَأَمْثَالِ

جنت میں جہاں چاہیں رہیں - پس کیا
خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔
لا اور سب سے اول ایمان لانے وا
سب سے اول داخل ہونے وا
ہیں - وہ اللہ کے ساتھ خاص قرب
رکھنے والے ہیں نعمت کے باغا
میں ہوں گے - پہلوں میں سے بہت
سے، اور پچھلوں میں سے تھوڑے
سے - تختوں پر جو جڑاؤ ہوں گے
آمنے سامنے تکیہ لگائے ہو
بیٹھے ہوں گے - ان کے پاس
ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں
گے آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے
اور آفتابے اور ایسا جام شراب
لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھر
جائے گا، نہ اس سے ان کو درد سر
ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور
آئے گا - اور میوے جنہیں وہ پسند

---

[١] الزمر ٧٤/٣٩ ع ٧

لُؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝
ۚ جَزَآءًۢ بِمَا
انُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ
هَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ
اِلَّا قِيْلًا
سَلٰمًا
سَلٰمًا ۝
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ
حٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ
ضُوْدٍ ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ
ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ وَّمَآءٍ
سْكُوْبٍ ۙ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝
مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ
فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ
نْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ
جَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا
تْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ
لْيَمِيْنِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ

کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو
ان کو مرغوب ہوگا۔ اور بڑی بڑی آنکھوں
والی حوریں، جیسے موتی کئی تہوں
میں رکھے ہوئے ہوں۔ بدلے
اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ
وہاں کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں
کریں گے مگر سلام سلام کہنا۔)
(اور داہنے والے، کیسے اچھے ہوں گے
داہنے والے وہ بے کانٹے کی بیریوں
میں ہوں گے۔ اور گتھے ہوئے کیلوں
میں اور لمبے سایوں میں، اور پانی
آبشاروں میں۔ اور بافراط میووں
میں، جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور
نہ ان میں روک ٹوک ہوگی۔ اور
اونچے فرشوں میں، ہم نے انہیں
(حوروں کو) ایک عجیب انداز سے پیدا
کیا ہے پس ہم نے انہیں کنواریاں
بنا دیا ہے دل لبھانے والی ہم عمر

له الواقعہ ۱۰ تا ۲۶ ۲۷/۱۴

الْاَوَّلِیْنَ ۝ بنایا ہے داہنے والوں کے

ثُلَّۃٌ مِّنَ بہت سے پہلوں میں سے ہو

الْاٰخِرِیْنَ ۝ ۵ اور بہت سے پچھلوں میں سے

دوزخیوں کو خوفناک سزائیں ملیں گی ہو

گندھک کا لباس آگ اور پیپ

(۳۵) کافروں کو الگ کر دیا جائے گا۔ اور ان کی زبانیں بند کر دی جائیں گی ا
جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۶) کافر افسوس کے ساتھ اپنے ہاتھوں پر کاٹے گا۔ کہ کاش میں اسلام کا
دیتا اور کفر اور ظلم سے دور رہتا اور ظالموں کا ساتھی نہ بنتا۔

(۳۷) کافروں کو ڈنگروں کی طرح ہانکتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا
ہمیشہ دوزخ میں سزا پاتے رہیں گے۔

(۳۸) کافروں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ اور انہیں زخموں کا پیپ پینے
لئے ملے گا۔

(۳۹) انہیں گندھک کا لباس پہنا دیا جائے گا اور چاروں طرف آگ جل رہی
جس سے ان کے بدن جھلس جائیں گے۔ اور طرح طرح کے عذاب میں
رہے گا ہر دن نیا عذاب ہو گا۔

(۴۰) جہنم کے سات حصے ہوں گے۔ اور ہر حصہ میں درجہ بدرجہ کافر اور بد

لہ الواقعہ۔ ۲۷ تا ۴۰

اپنے کئے کی سزا بھگتتے ہوں گے۔

دوزخیوں پر سخت عذاب ہوگا ۱۲

(۳) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ؎۲

(اے مجرموں! آج الگ ہو جاؤ۔ (یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا۔ آج کے دن اس میں جا پڑو، اس کے بدلہ میں کہ تم کفر کرتے تھے۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ جو وہ کماتے تھے۔)

(۴) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؎۳

(اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا۔ کہے گا، اے کاش، میں بھی رسول کے ساتھ راہ چلتا۔ اے میری خرابی، کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے گمراہ کر دیا نصیحت سے، بعد اس کے کہ میرے پاس نصیحت آئی تھی۔)

؎۱ یٰسین۔ ۵۹ ؎۲ یٰسین۔ ۶۳، ۶۴، ۶۵۔ ؎۳ الفرقان۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹۔

(٣٧) وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى
إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ
رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ
عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ
وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ
يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا
بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝
قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ [1]

اور جو کافر ہیں دوزخ کی طرف گر
گروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک
جب اس کے پاس آئیں گے تو ا
کے دروازے کھول دیئے جا
گے اور ان سے اس کے داروغ
گے، کیا تمہارے پاس تم ہی میں
رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہ
رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے
آج کے دن کے پیش آنے سے تم
ڈراتے تھے۔ کہیں گے ہاں! لیک
عذاب کا حکم (علم ازلی میں منکروں
ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا۔ دو
کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ
میں ہمیشہ رہو گے، پس تکبر کر
والوں کے لئے کیسا برا ٹھکانہ ہے

---

(٣٨) وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ قف
أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ
الْعَذَابِ ۝ [2] يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ

(اور جس دن قیامت قائم ہو گی (حکم
فرعونیوں کو سخت عذاب میں لے جا
مجرم اپنے چہرے کے نشان سے پہ

---

[1] الزمر - ٧١   [2] مومن - ٤٦

جائیں گے پس پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے)	...يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝
(اسے پکڑو، پس اسے طوق پہنا دو۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اسے جکڑ دو۔ بے شک وہ اللہ پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ جو عظمت والا ہے اور نہ وہ مسکین کے کھانا کھلانے کی رغبت دیتا تھا سو آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں۔ اور نہ کھانا ہے مگر زخموں کا دھوون۔ اسے سوائے گناہ گاروں کے کوئی نہیں کھائے گا۔)	خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝
(اور تو اس دن گناہ گاروں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔ کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے۔ اور ان کے چہروں پر آگ لپٹی ہوگی۔ تاکہ اللہ ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دے تا بے شک اللہ بڑی جلدی حساب لینے	وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۝ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

الرحمٰن۔ ۴۱ ؛ الحاقۃ۔ ۳۰ تا ۳۷ ؛ الابراہیم۔ ۴۹ تا ۵۱ ۔

والا ہے۔)

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ	(پھر جو کافر ہوئے، ان کے لئے
لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ	کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں
يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ	کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا
الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ	گا۔ جس سے جو کچھ ان کے پیٹو
مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ	ہے اور کھالیں جھلس دی جائیں
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝	اور ان پر لوہے کے گرز پڑیں گے
كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا	جب گھبرا کر وہاں سے نکلنا چاہیں
مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ق	اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ ا
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ [1]	دوزخ کا عذاب چکھتے رہو۔)
وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ	(اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا
عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ	اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے
وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ لا	پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔
يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ	گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے
وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ	سے نہ اتار سکے گا۔ اور اس پر
مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ	طرف سے موت آئے گی۔ اور
وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ	نہیں مرے گا۔ اور اس کے پیچھے
غَلِيْظٌ ۝ [2]	عذاب ہوگا۔)

[1] الحج۔ ۱۹ تا ۲۲ [2] الابراہیم۔ ۱۵ تا ۱۷۔

اعتراض کافر لوگ اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ ایک غیر مسلم دنیا میں کا ز خانے لگاتا ہے۔ انسانی بھلائی اور ملک کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جواب یہ ہے کہ آپ اسلام کے عقائد اور اعمال کا دوسرے ادیان کے ساتھ مقابلہ کریں اور میں کچھ بھی انصاف پایا جاتا ہو تو یقیناً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ

اسلام کے عقائد حقیقی ہیں۔

اسلام کے اعمال انسانی فطرت کے مطابق اور دنیا میں اطمینان وامن اور میں خدا کی رضامندی کی ضمانت ہیں۔ اور اسلام ہی سچا اور اللہ کا دین ہے۔ جنت و دوزخ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے آپ اپنی کوٹھی میں اپنے ناپسندیدہ اور گھسنے کی اجازت نہیں دیتے۔

جس نوکر کو آپ ماہانہ مختصر تنخواہ دیتے ہیں اور رہائشی سہولتیں عطا کرتے ہیں اگر آپ کے مخالف ہو جائے تو آپ اسے فوراً برطرف کر دیتے ہیں اور اسے اپنے جانے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ آپ نے نوکر کو پیدا نہیں کیا آپ اپنی سی امداد کے بعد اس کی مخالفت گوارہ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ جس نے انسان پیدا کیا۔ روزی دی۔ عزت دی سب سے بڑھ کر احسانات کئے۔ وہ اسکی مخالفت کو سزا دے اور جنت سے محروم کر کے جہنم میں ڈال دے۔ تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ جہنم تو دراصل کافر کے اپنے کرتوتوں کا انجام ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ خود کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۔ اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝ [۱] | دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں)

جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی

شیطان انسان کا دشمن ہے

① اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

② ابلیس جن تھا۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چنانچہ ملعون ہوا۔

③ ابلیس اور شیطان ایک کا نام ہے۔ اور شیطان انسان کا دشمن ہے کو چاہیئے کہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھے۔

(۱) وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ [۲] | (اور ہم نے اس سے پہلے جنوں کو کے شعلے سے پیدا کیا۔)

شیطان پر لعنت

(۲) قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ

(فرمایا) اے ابلیس! تمہیں اس سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو بڑوں تھا۔ اس نے عرض کیا، میں اس

---

[۱] الحجر۔۴۴ [۲] الحجر۔۲۷

نارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝	بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا	اسے مٹی سے بنایا، فرمایا پھر تو یہاں
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّ اِنَّ	سے نکل جا۔ کیونکہ راندہ گیا ہے۔
عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ	اور تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے)
الدِّيْنِ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ	(میں تجھ سے اور ان میں سے جو تیرے
مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ	تابع ہوں گے سب سے جہنم بھر
اَجْمَعِيْنَ ۝	دوں گا۔)
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ	(بے شک شیطان (اللہ) رحمٰن کا
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝	نافرمان ہے)
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝	(اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنیوالا ہے)
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ	(بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے)
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝	پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی
اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ	اولاد کو کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ	تمہارے دشمن ہیں، بے انصافوں
عَدُوٌّ ۝ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝	کو برا بدل ملا)
قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ	(فرمایا یہاں سے اترو، تم ایک دوسرے
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝ وَلَكُمْ فِي	کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ	میں ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک

۱؎ ص-۵،۵، ۲؎ ص-۵۵، ۳؎ مریم-۴۴، ۴؎ الفرقان-۲۹، ۵؎ بنی اسرائیل-۵۳، ۶؎ کہف-۵۰

اِلٰی حِیْنٍ ۝ ۱۵ — نفع اٹھانا ہے

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ ۱۶ — دبے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں ،،

شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے

(۴) شیطان کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت حاصل ہے۔

(۵) شیطان انسانوں کو طرح طرح سے گمراہ کرتا ہے۔ بُرے کاموں کی خوبیاں بنا بنا کر سمجھاتا ہے۔ اور خصوصاً شراب نوشی اور جوئے بازی کی راہ پر چلاتا ہے۔ یہ دونوں کام اکثر جرائم کی جڑ ہیں۔

(۶) ذکر اللہ اور نماز سے غافل کرتا ہے تاکہ انسان شیطان کے قابو میں رہے۔

(۷) بدکاری اور بے حیائی کے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۴) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ ۱۷ — (عرض کی) اے میرے رب! پھر مجھے (مردوں) کے زندہ ہونے تک مہلت دے، فرمایا پس تمہیں مہلت ہے وقت معین کے دن تک ،،

(۵) وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ — (اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں

---

۱۵ فاطر-۶ ۱۶ الحجر ۷۹، ۸۰، ۸۱ -

عْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝ ۱
آراستہ کر دکھائے اور انہیں راہ سے روک دیا اور وہ سمجھ دار تھے۔)

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا ۝ ۲
(اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے)

(۶) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۳
(شیطان تو یہی چاہتا ہے۔ کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے۔ اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے)

(۷) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۴
(اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلے گا۔ سو وہ تو اسے بے حیائی اور بری باتیں ہی بتائے گا۔)

شیطان اور اس کے چیلے

(۸) انسانوں کو شکلیں بدلنے اور کان ناک کاٹنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۹) دل میں برے کام کے لئے وساوس ڈالتا ہے۔ اور جو لوگ مسلسل گناہ کرتے رہتے ہیں آخر کار شیطان صفت بن کر شیطان ہی بن جاتے ہیں ان سے بچنے شدید ضرورت ہے۔

---

۱ العنکبوت۔ ۳۸۔ ۲ النساء، ۱۲۰۔ ۳ المائدہ، ۹۱۔ ۴ النور۔ ۲۱۔

(۱۰۱) حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکہ کے ساتھ جنت سے اس نے نکلوایا۔

(۸) وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ[1]

(اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں اور البتہ انہیں ضرور حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ انہیں ضرور حکم کروں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں۔)

---

(۹) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ؕ[2]

(کہہ دو، میں لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے پھسلانے والے (شیطان) کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے، جنوں اور انسانوں میں سے۔)

---

(۱۰) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ

(پھر انہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی

[1] النساء ۱۱۸ [2] الناس۔

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ؕ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ز لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ○ [۲]

گئی تھی ان کے سامنے کھول دے اور کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے نہیں روکا۔ مگر اس لئے کر کہیں تم فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور ان کے رو برو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر انہیں دھوکہ سے مائل کر لیا۔) (کہا بھلا دیکھ تو، یہ شخص جسے تو نے مجھ سے بڑھایا اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو میں بھی سوائے چند لوگوں کے اس کی نسل کو قابو میں کر کے رہوں گا۔)

شیطان فضاؤں کی سیر کرتا ہے

جنات میں مسلمان اور کافر بھی ہیں ٹ

(۱۱) ہمیں چاہیئے کہ ہم شیطان کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگا کریں۔

(۱۲) پہلے جنات آسمانِ دنیا تک جایا کرتے تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شہاب ثاقب مقرر کر دیئے گئے۔ اب وہ فضا میں بلندی پر جاتے ہیں بلکہ

---

[۱] الاعراف ۲۰، ۲۱، ۲۲ [۲] بنی اسرائیل ۔ ۶۲ ۔

چاند سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ مگر آسمان کے قریب نہیں ہو سکتے۔ آج شیطان سیرت انسان اگر چاند پر چلے جائیں اور اہل زمین پر ظلم کرتے رہیں تو یہ کوئی اعزاز نہیں بلکہ یہ شیطان کے چیلے ہیں۔ اور بس!

(۱۳) بعض بد معاش لوگ شیطانوں کے دوست ہوتے ہیں بعض جنات مسلمان اور بعض کافر ہیں (۱۴) جنات میں سے صحابہ کرام بھی گزرے ہیں۔

۱۱ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۱	اور اگر آپ کو شیطان سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگئے بے شک وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے)
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۲	(پس اللہ کی پناہ مانگئے مردود شیطان سے)
وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ۙ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا ۙ وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ	(اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے سخت پہروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور ہم اس کے ٹھکانوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے پس جو کوئی اب کان دھرتا ہے تو وہ اپنے لئے ایک انگارہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ نقصان کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان

وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ

لہ حم السجدہ۔ ۳۶

فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ لہ

(کی نسبت ان کے رب نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے)

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ
الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۝
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ
اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ
يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ ق
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ لا
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ ٢ہ

(ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے اور اسے ہر ایک سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہے وہ عالم بالا کی باتیں نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں بھگانے کے لئے اور ان پر ہمیشہ کا عذاب ہے۔ مگر جو کوئی اُچک لے جائے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارہ پڑتا ہے)

(۱۳) وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۝ كُنَّا
طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ ٣ہ وَاَنَّا
مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ ۝ فَمَنْ اَسْلَمَ
فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ ٤ہ

(اور کچھ تو ہم میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے، ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے)

(اور کچھ تو ہم میں سے فرمانبردار ہیں۔ اور کچھ نافرمان۔ پس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا سو ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش کر لیا۔ اور لیکن جو ظالم ہیں سو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔)

لہ الجن ۸، ۹ ٢ہ الصفت ۶ تا ۱۰ ٣ہ الجن ۱۱ ٤ہ الجن ۱۴، ۱۵

(۱۴) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ[1]

(کہہ دو، کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن (مجھ سے قرآن پڑھتے) سن گئے ہیں۔ پھر انہوں نے (اپنی قوم سے) جا کر کہہ دیا۔ کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ جو نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہم اپنے رب کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔)

[1] الجن ۱:۷۲-۲

خوشی اور آفت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

(۱) اللہ تعالےٰ نے ہر چیز ایک مناسب اندازے سے بنائی ہے۔

(۲) ہمارے ارادے بھی اللہ کے ارادوں کے اذن سے ہیں،

(۳) اہلِ دنیا پر جو آفت آتی ہے، وہ پہلے سے طے شدہ ہے اور اس میں کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔

(۴) فراخی اور تنگی، زندگی اور موت سب اللہ کی طرف سے ہے اور یہ آزمائش ہے ایسے حالات میں صبر سے کام لو۔ تو اجر ملے گا۔ ورنہ دنیا کی تکلیف اور بے صبری کی سزا دوہری مار پڑے گی۔

(۱) خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيرًا ۝ ؎۱	(اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا)
وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ ؎۲	(اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے)

؎۱ الفرقان - ۲ ؎۲ الجن - ۲۸

⑵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ[1]	(اور تم جب ہی چاہو گے جب اللہ چاہے گا۔)
⑶ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۙ[2]	(جو کوئی مصیبت زمین یا خود تم پر پڑے وہ اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے بے شک یہ اللہ کے نزدیک آسان بات ہے۔ تاکہ جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں۔ اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا)
وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝[3]	(اور ایسی کوئی بستی نہیں۔ جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں۔ یا اسے سخت عذاب نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے)
قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝[4]	(کہہ دو، ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا وہی ہمارا کارساز ہے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ مسلمان بھروسہ کریں)

---

[1] الدھر۔ ۳۰ [2] الحدید۔ ۲۳،۲۲ [3] بنی اسرائیل۔ ۵۸ [4] التوبہ۔ ۵۱ ۔

كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ
فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ
مَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ
وْرًا ۝

(اور ہم نے ہر آدمی کا نامہ اعمال اس کی گردن کے ساتھ لگا دیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے)

نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ
نَةً ؕ وَ اِلَيْنَا
عُوْنَ ۝

(اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کے لیے جانچتے ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے)

لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
فِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ
مْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا
بَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ
رٰجِعُوْنَ ۝

(اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے،
(اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

---

۵ بنی اسرائیل ۔ ۱۳ ۵ الانبیاء ۔ ۳۵ ۵ البقرۃ ۱۵۵،

گناہ سے آفات آتی ہیں

استغفار اس کا علاج ہے

⑤ عام طور پر گناہوں کی وجہ سے آفات آتی ہیں ،

⑥ گناہ ہو جائے تو توبہ کرو ۔ اللہ تعالےٰ معاف کر دے گا ۔

⑦ خدا کی رحمت سے نا امیدی کفر اور گمراہی ہے ،

⑤ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ
فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ
سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ [1]

(تجھے جو بھلائی بھی پہنچے وہ اللہ کی
سے ہے اور جو تجھے برائی پہنچے ۔
تیرے نفس کی طرف سے ہے)

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ
يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا
هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ط قُلْ كُلٌّ
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ [2]

(اور اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے
کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے
اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے ۔
کہتے ہیں ۔ کہ یہ تیری طرف سے
کہہ دے ، کہ یہ سب اللہ کی طرف
سے ہے ۔)

---

[1] النساء - ۷۹ [2] النساء - ۷۸

مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ	(اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ
فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ	تمہارے ہاتھوں ہی کے کیے ہوئے
يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝[1]	کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے
	گناہ معاف کر دیتا ہے)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا	(کہدو! اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا	جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ	سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ	سب گناہ بخش دے گا۔ بے شک
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝[2]	وہ بخشنے والا رحم والا ہے)
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ	(کہا، اپنے رب کی رحمت سے
رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝[3]	ناامید تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں)
اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا	(بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں
الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝[4]	ہوتے۔ مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔)

---

[1] شوریٰ۔ ۳۰ [2] زمر۔ ۵۳ تا ۵۵ [3] الحجر۔ ۵۶

[4] یوسف۔ ۸۷

باب دوم

اوامر اسلام

نیت درست رکھو

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بتایا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور آدمی کے لیئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے کہ اسے حاصل ہو یا عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے۔ جس طرف اس نے ہجرت کی۔ (متفق علیہ) مشکوۃ صلا

اللہ کا دین اسلام ہے
اور ہمارا نام مسلمان ہے

(۱) اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی قبول کیا جائے گا۔ اسلام کے علاوہ تمام مروج ادیان جھوٹ اور کفر و فساد کا پلندہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام ایک دینِ کامل بنا کر عطا فرمایا ہے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان جزوی رہنمائی کرتے ہیں اور وہ بھی ناقص اور ناقابلِ قبول۔ اسی لئے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ہمیں زندگی بھر مسلمان رہنا چاہیئے اور موت تک اسلام سے ہی وابستہ رہنا چاہیئے۔

اگر کسی نے اسلام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا دین اختیار کیا تو وہ قبول نہ ہوگا۔ چنانچہ اسے غداروں کی جگہ جہنم میں جانا ہوگا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہی احسان ہے کہ وہ بندوں کے سینے اسلام کے لیئے کھول دیتا ہے ورنہ خود انسان تو مادیت اور شیطانیت کی پرستش میں مست رہتا ہے۔ البتہ ہدایت کی دعا مانگنے والے انشاءاللہ محروم نہ ہوں گے۔

مکمل طور پر اسلام کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جو شخص کچھ اسلام اور کچھ دوسرے کسی بھی کافرانہ دین کی پیروی کرے وہ شیطان ہے۔

پہلے زمانہ میں بھی اور آج کے دور میں بھی خدا کے سچے تابعداروں کا نام "مسلمان" ہے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران-۱۹)	بے شک دین، اللہ کے ہاں فرمانبرداری (یعنی اسلام ہی ہے)
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ-۳)	آج میں تمہارے لئے دین مکمل کر چکا اور میں نے تم پر احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۳۲)

واسطے اسلام ہی کو دین پ
(بے شک اللہ نے تمہار
یہ دین چن لیا سو تم ہرگز نہ م
مرنا لیکن تم مسلمان ہو) (ا

۲ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (آلِ عمران ۸۵)

(اور جو کوئی اسلام کے س
کوئی دین چاہے تو وہ ا
ہرگز قبول نہیں کیا جا
وہ آخرت میں نقصان ا
والوں میں سے ہوگا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (آل عمران ۸۵)

(اور جو کوئی اسلام کے
کوئی دین چاہے تو وہ ا
ہرگز قبول نہیں کیا جائے
وہ آخرت میں نقصان ا
والوں میں سے ہوگا۔
(آلِ عمران ۸۵)

۳ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۚ (الانعام ۱۲۵)

(سو جسے اللہ چاہتا ہے ہدا
دے تو اس کے سینہ کو ا
کے قبول کرنے کے لئے

(الانعام
يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۖ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (الحجرات۔ ۱۷)

دیتا ہے) الانعام ص۱۲۵)
(آپ پر اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں۔ کہہ دو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی اگر تم سچے ہو)

④ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ (البقرہ ۲۰۸)

(اے ایمان والو، اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ)

⑤ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (الحج۔ ۷۸)

(اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی)

رسول اللہ کا احترام
کتاب وسنت کی اطاعت

①۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے۔ لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔ یہاں تک کہ اگر کسی قوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہو تو وہاں عذاب نہیں آتا۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے کلام کرنا جس
بے تکلفی ہو۔ یا باتوں میں آپ سے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا شدید
ہے۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے جائے۔ تو صدقہ د
تاکہ آپ سے خوب فیض حاصل ہو۔ اسی طرح اگر کسی عالم دین
ملاقات کرنے جائے۔ تو بھی ان آداب کی پابندی کرے او
صدقہ کرکے اور استفادہ کرتا جائے کیونکہ علماء کرام، انبیاء علیہم
کے وارث ہیں۔ اور جس قدر ادب زیادہ ہوگا۔ اسی قدر وہ علم د
حاصل ہوگا جو اللہ تعالےٰ کو محبوب ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ زندگی پر چلنے سے ہی دنیا
آخرت میں کامیابی ہوگی۔ آپ کے بعد آپ کے شاگردان او
یعنی صحابہ کرام کے طریقۂ زندگی پر چلنے کا نام اطاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ ہے۔

(۴) اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چند احادیث درج کی جاتی ہیں

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (اور ہم نے تو تمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے) الانبیاء - ۱۰۷ - سپ ۱۷

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط (انفال - ۳۳) (اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ان میں ہوتے ہوئے عذاب دے)

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ ؕ (الاحزاب-۶)

(نبی مسلمانوں کے معاملہ میں ان سے بھی زیادہ دخل دینے کا حقدار ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)

(۲) یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَہْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ۔ الحجرات

(اے ایمان والو، اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے رسول سے بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے کیا کرتے ہو) الحجرات۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ (الحجرات-۱۰)

اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقَةً

(اے ایمان والو، جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ

ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المجادلۃ ۱۲)

پاکیزہ بات ہے۔ پس اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے) المجادلۃ ۔ ۱۲

(۳) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (احزاب ۔ ۲۱)

(البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے)

(۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی تب تک ایماندار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی خواہش اس (اسلام) کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔ (مشکوٰۃ صـ۳۰)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مرسل روایت کیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑیں ہیں جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (وہ دو یہ ہیں) (۱) اللہ کی کتاب (۲) اس کے رسول کی سنت ۔ (موطا امام مالک) مشکوٰۃ صـ۳۱

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ روایت کیا۔ آپ نے فرمایا۔

پس تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر حضرت عمر فاروق حضرت عثمان حضرت علی وغیرہ) کی سنت کی پابندی لازم ہے۔ اس سے وابستہ رہو اور ڈاڑھوں سے مضبوطی سے پکڑو اور محدثات (بدعات) سے خاص طور پر بچو کیونکہ ہر محدث، بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)۔

علم اسلام حاصل کرو

علمائے اسلام کا احترام کرو!

(۱)۔ اللہ کا سچا ڈر رکھنے والے صرف علماء ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کی معرفت رکھتے ہیں

(۲)۔ ہر علاقے کے کچھ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم اسلام حاصل کرنے کے لئے جائیں اور عالم بننے کے بعد واپس آکر اپنی قوم کو اسلام کی تعلیم دیں۔

(۳)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے پہلے معلم تھے۔ آپ نے اسلام کی تعلیم دی لوگوں کو کتاب و حکمت سکھائی اور گناہوں سے پاک کیا۔ آپ کے طریقہ پر چلنے والے علماء ہی ہیں اور وہی وارثین انبیاء علیہم اسلام ہیں۔

(۴)۔ جو لوگ اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور سچا دین حاصل کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا۔

⑤۔ احادیث میں بھی علم دین اور علمائے اسلام کی اہمیت اور درجات مذکور ہیں جو مختصر طور پر درج کی گئی ہیں۔

⑥۔ احادیث مبارکہ میں علم دین کی اہمیت بیان کی گئی اور علمائے اسلام کے درجات بیان ہوئے۔

①۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر۔ ۲۸)

(بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں)

②۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ (التوبہ۔ ۱۲۲)

(سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو انکو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔)

③ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ

(وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک

مُّبِيْنٍ ۞ (الجمعۃ-۲) وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے)

④ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ (العنکبوت - ۶۹)

(اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سجھادیں گے اور بے شک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے)

⑤ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔

جو راہ پر چلا کہ اس میں علم (اسلام) حاصل کرے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت کی ایک راہ پر چلنے والا کردیا۔ اور فرشتے خوش ہو کر (اسلام) کے طالب علم کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ اور زمین میں جو مخلوق ہے اور آسمانوں میں جو ہے اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی عالم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عبادت کرنے والے پر عالم کا درجہ اس قدر بلند ہے جیسے کہ تمام ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کا درجہ بلند ہے اور علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی وراثت علم (اسلام) ہوتا ہے جس نے یہ (علم اسلام) حاصل کیا۔ اس نے مکمل حصہ لیا (مشکوٰۃ صلہ ۳۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا! ایک فقیہ (عالم دین) شیطان پر ایک ہزار عبادت گذار سے زیادہ بھاری ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا! اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز کردے جو ہم سے کچھ سنے پھر جیسے سنے ویسے ہی (دوسرے تک) پہنچادے کئی وہ جن کو پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۵)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں (۱) آیتِ محکم (جو منسوخ نہ ہو۔ اور اس میں کسی دوسری تاویل کا احتمال نہ ہو)

۲۔ سنتِ قائمہ طریقہ نبوت جس پر صحابہ کرام گامزن رہے)

۳۔ فریضہ عادلہ (کتاب وسنت سے مستنبط ثابت شدہ حکم)

اور اس کے علاوہ جو ہے وہ فالتو ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۵)

حضرت حسن (بصری) سے مرسل روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو اس حالت میں موت آئی۔ کہ وہ علم حاصل کررہا تھا تاکہ اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور اسے

سکھائے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۳)

مسجد اور نماز کی اہمیت

اس کا طریقہ اور فضائل و مسائل

(۱)۔ مسجد میں جاتے وقت اچھا لباس پہنو اور مسجدوں میں عبادت کر کے انہیں آباد کرو۔

(۲) مرد اور عورت دونوں پر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا فرض ہے خود نماز پڑھو اور گھر والوں کو بھی نماز کا پابند بناؤ۔

(۳)۔ پہلے انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق حضرت یعقوب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

(۴) مسلمان حکمران کا فرض ہے کہ سرکاری حکم کے ذریعہ مسلمانوں کو نماز کا پابند بنائے۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دے۔

(۵)۔ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے والے مسلمان ہی آپس میں بھائی ہیں۔

(۶)۔ نماز میں عاجزی اختیار کرو۔ اور نماز کے آداب کا خیال رکھو۔

(۷)۔ نماز پڑھتے رہنے سے آخر کار برائیوں سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے بشرطیکہ اللہ کی رضا کی خاطر نماز پڑھے اور زندگی کے تمام مسائل بھی نماز کی برکت سے حل ہوتے ہیں۔ اور سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(۸)۔ بے نمازی جہنم میں جائے گا۔ اور شرک کی طرح سخت مجرم ہے۔

(۹)۔ باجماعت نماز ادا کیا کرو۔

(۱۰)۔ ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔ البتہ غلام، عورت، نابالغ بچہ اور بیمار مستثنیٰ ہے۔

(۱۱)۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کی بھی عادت ڈالو البتہ نفل نمازوں میں نماز تہجد سب سے افضل نماز ہے۔

(۱۲)۔ سب سے آخر میں ہم نے نماز کا طریقہ درج کر دیا ہے۔

(۱۳)۔ ان باتوں کو توجہ سے پڑھئے۔

مسجد کو آباد کرو!

(۱) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ

(اے آدم کی اولاد، تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا زینت لباس) پہن لیا کرو) (الاعراف - ۳۱)

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ٥

(اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا سو وہ لوگ امیدوار ہیں کہ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں) (التوبہ-۱۸)

نماز پڑھنا فرض ہے

۲ (مردوں کو حکم دیا۔)

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ | (اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو)

(عورتوں کو بھی حکم دیا۔)

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ | (اور (اے عورتو) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو)

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا | (بے شک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے)

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی | (سب نمازوں کی حفاظت کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی)

اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دو۔ چنانچہ فرمایا۔

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا | (اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ)

حالتِ جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ مقرر کر دیا کہ

۳ وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ | (اور جب تو ان میں ہو پس انہیں

لہ البقرۃ۔ ۱۱۰ پ۱/۱۳ سلہ احزاب۔ ۳۳ پ۲۲/۲ سلہ نساء۔ ۱۰۳ پ۵/۱۲ سلہ البقرۃ۔ ۲۳۸ پ۲/۱۵

لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَائِفَۃٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَائِفَۃٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج [1]

(النساء - ۱۰۲)

نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہو تو ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہونی چاہئے اور وہ اپنے ہتھیار ساتھ لے لیں پھر جب سجدہ کریں تو تیرے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ ساتھ پڑھے اور وہ بھی اپنا بچاؤ اور ہتھیار ساتھ رکھیں

مسلمانوں کے حاکم کے لئے طریقہ مقرر کر دیا کہ جب حاکم بنے تو ملک میں نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرے

(۴) اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط [2]

(وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا پر حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور اچھے کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں)

(۵) اور واضح کر دیا کہ نمازی اور زکوٰۃ دینے والے ہی اسلامی ہند ...

---

[1] النساء ۱۰۲ [2] الحج - الم $\frac{17}{13}$

افراد ہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ[1]

(اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو جبکہ وہ سات برس کے ہو جائیں۔ اور دس برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو اس پر انہیں مارو ان کے بستر سے الگ الگ کر دو۔ ابوداؤد ص۵۸ مشکوٰۃ

چنانچہ صحابہ کرامؓ کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے۔ ترمذی ص۵۹ جس نے نماز ترک کر دی اسے سمجھتے تھے۔ کہ شاید یہ کافر ہو چکا۔ کیونکہ بے نمازی مسلمان کی قسم برطانیہ اور اس کے ایجنٹوں کے دور حکومت میں پیدا ہوئی ہے پہلے نہ تھی)

نماز میں خشوع اور توجہ

(۹) حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ○[2]

(سب نمازوں کی حفاظت کرو۔ اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اس کے لئے ادب سے ساتھ کھڑے رہا کرو)

---

[1] التوبہ۔۱۱ [2]

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ[1] (بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازیں عاجزی کرنے والے ہیں)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ[2] (پس ان نمازیوں کے لئے ہے جو اپنی نماز سے غافل جو دکھلاوا کرتے ہیں)

نماز کے فائدے

(۷) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ[3] (اور نماز قائم کر، بے شک بے حیائی اور بری بات روکتی ہے)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ[4] (اور صبر کرنے اور نماز پڑھنے سے مدد لیا کرو)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے

---

[1] المومنون ۔ ۱، ۲
[2] الماعون ۴ تا ۶
[3] عنکبوت ۴۵
[4] البقرۃ ۴۵۔

بڑے گناہوں سے بچے (صحیح مسلم) صے ۵ مشکوٰۃ
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ
سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟
نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر (متفق علیہ صے ۵۸ مشکوٰۃ)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ
نے فرمایا۔ تم نے دیکھا کہ تم میں سے جس کے دروازے پر ایک
وہ پانچ بار روزانہ اس میں نہائے۔ تو کیا اس کے بدن پر کچھ
ی رہے گا۔ (صحابہ کرام) نے جواب دیا۔ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے
نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے۔ کہ ان کی برکت
اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے۔ (متفق علیہ) صے ۵ مشکوٰۃ

بے نمازی جہنمی ہے

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ لَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ[1] (اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ)

یَتَسَاءَلُوْنَ o عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ o مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ o قَالُوْا لَمْ نَکُ (ایک دوسرے سے گناہگاروں کی نسبت پوچھیں گے۔ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈال دیا)

---

[1] روم - ۳۱

مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ[1]
وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان نماز کا عہد ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔ (یعنی اپنا کفر ظاہر کر دیا۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ ص۵۸ مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم ص۵۸ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ کہ ایک روز آپ نے نماز کا ذکر کر کے فرمایا جس نے اس کی حفاظت کی (یعنی نماز پڑھتا رہا) قیامت کے دن اس کے لئے نور اور برہان اور نجات ہوگی۔ اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی۔ (یعنی نماز پڑھنا چھوڑ دی) اس کے لئے کوئی نور نہ ہوگا اور نہ برہان اور نہ نجات ہوگی۔ اور قیامت کے دن (بے نماز آدمی) قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان ص۵۹ مشکوٰۃ)

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فرعون بادشاہ تھا حکومت

---

[1] المدثر ۴۳ تا ۴۷

نمازی بادشاہ اور صدر فرعون کے ساتھ جہنم میں جائیں قارون
دار تھا ممکن ہے کہ بے نمازی سرمایہ دار قارون کے ہمراہ جہنم میں
ہامان وزیر تھا۔ ممکن ہے کہ بے نمازی وزیر ہامان کے ہمراہ جہنم میں
اور ابی بن خلف لیڈر تھا۔ ممکن ہے کہ بے نمازی لیڈر
بن خلف کے ہمراہ جہنم میں جائیں اور بے نمازی عوام بد معاشوں کے
جہنم میں جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب)

باجماعت نماز ادا کرو

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ [۱]

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز تنہا کی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے (متفق علیہ ص۹۵ مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں لکڑیاں لائی جائیں

---

[۱] البقرۃ - ۴۳ -

پھر میں نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں اس کے لئے اذان ہو جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم کروں وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں لوگوں کی طرف جاؤں ایک روایت میں ہے (یعنی ان لوگوں کی طرف جاؤں) جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔ تو ان کے گھروں کو (آگ لگا) کر جلا دوں۔ بخاری ص ۹۵ مشکوٰۃ

نماز جمعہ

⑩ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ
یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا
الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ [1]

(اے ایمان والو، جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو اور خرید فروخت چھوڑ دو تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو)

۱۰۴

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے چار کے یعنی غلام یا عورت یا بچہ (نابالغ) یا بیمار ہو۔ ابوداؤد، ۱۲۱ مشکوٰۃ۔

---

[1] الجمعۃ۔ ۹۔ ۲۸/۱۲۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا ضروری ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا عورت کے یا بچہ کے یا غلام کے جو کسی کھیل مشغلہ یا تجارت میں لگ کر (جمعہ سے) بے پروائی کرے اللہ تعالےٰ اس سے بے پروائی کرے گا اور اللہ تعالےٰ بے پرواہ حمد والا ہے۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ہو سکے طہارت حاصل کرے اور تیل لگائے یا گھر میں خوشبو ہو تو وہ بھی لگا لے پھر نکلے کہ دو کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی دو مسلمانوں کو لڑانے کی بات نہ کرے یا مسجد میں داخل ہو کر صفوں کو چیرتا ہوا نہ بڑھے) پھر جو اس کا مقدر ہے نماز پڑھے۔ پھر جب امام کلام شروع کرے تو یہ خاموش ہو جائے۔ تو اس کے اور دوسرے جمعہ تک اس کی مغفرت ہو گی (صحیح بخاری) بحوالہ صد ۱۲۲ مشکوٰۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو پہلے پہلے آئے اس (کا نام) لکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ دوپہر کو آنے والا اس کی طرح ہے جو اونٹنی خیرات کرتا ہے۔ پھر (بعد میں آنے والا) اس کی طرح ہو گا جو گائے خیرات کرتا ہے پھر پھر

پھر مرغی پھر انڈا (خیرات کرنے کا ثواب دیتے ہے) جب امام باہر نکل آیا۔ تو وہ صحیفے لپیٹ کر ذکر اللہ سنتے ہیں۔ متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۲۲۔

نمازِ تہجد

(۱۱) وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؁

(اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لئے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں پہنچا دے)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؁

(اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں)

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

(وہ رات کے وقت تھوڑا عرصہ سویا کرتے تھے اور آخر رات میں مغفرت مانگا کرتے تھے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز تہجد تیرہ رکعت پڑھتے تھے ان میں ایک وتر اور دو سنت نماز فجر کی ہیں۔ مشکوٰۃ ۱۰۶

سلہ بنی اسرائیل ۹ ، ۷ سلہ الم السجدہ ۱۶ سلہ الذریت ۱۷ ، ۱۸

ی ۱۔ صحیح مسلم بحوالہ صـ۱۰۶ مشکوٰۃ)

روایات میں کم و زیادہ رکعات بھی ہیں مطلب یہ کہ کبھی کم کبھی زیادہ رکعتیں پڑھیں۔ ۴ سے ۱۲ رکعت تک جتنی چاہے پڑھ لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بلند تر درجہ والے حاملین قرآن اور رات (کو تہجد پڑھنے) والے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ صـ۱۱۰

نوافل

عصر سے پہلے چار سنت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت غیر مؤکدہ) پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے (اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ملے گی) اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے) احمد، ترمذی، ابو داؤد، مشکوٰۃ صـ۱۰۴

مغرب کے نفل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس نفل پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صـ۱۰۴ ۔ (بیس نہ پڑھ سکے تو چھ رکعت ہی پڑھ لے اس کا بھی کافی ثواب ہے۔)

نمازِ اشراق حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو صبح کی نماز باجماعت پڑھے۔ پھر بیٹھا ذکر اللہ کرتا رہے حتیٰ کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعت پڑھے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکمل مکمل مکمل ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ۸۹ (اور اگر چار رکعت پڑھے۔ تو بنی اسمٰعیل سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے)

نمازِ ضحیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نماز ضحیٰ (چاشت کے وقت میں) بارہ رکعت پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا گھر بنائے گا۔ ترمذی، و ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۱۶۔ (اس نماز کی برکت سے روزی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے)

نمازِ عید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید الضحیٰ کے دن عید گاہ کی تشریف لے جاتے۔ اور سب سے پہلے نماز ادا فرماتے پھر فارغ ہو کر لوگوں کی طرف رخ کرتے اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ انہیں نصیحت اور وعظ فرماتے اور حکم دیتے اور اگر کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا حکم کرتے یا کسی دوسری بات کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے (مشکوٰۃ ص۱۲۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دو سے زیادہ بار عیدین کی نمازیں پڑھیں

نہ اذان ہوتی اور نہ اقامت ہوتی (مشکوٰۃ ص ۱۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب عید کا دن ہوتا (اور آپؐ نمازِ عید کے لئے تشریف لے جاتے تو آتے جاتے وقت) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل دیتے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے وہ ان کے داداجان سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نمازوں میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں (زائد) کہیں۔ مشکوٰۃ ص ۱۲۶) احناف کے نزدیک ہر عید الفطر پڑھنے سے قبل صدقۂ فطر ادا کرے اور عید الضحیٰ پڑھنے کے بعد قربانی کرے۔ مسلمانوں پر یہ دونوں دن از حد مسرت اور خوشی کے ہیں

طریقۂ نماز

(۱۲)۔ (نماز کی رکعتیں)

نماز فجر	۲ سنت مؤکدہ	۲ فرض	
نماز ظہر	۴ سنت مؤکدہ	۴ فرض	۲ سنت مؤکدہ
نماز عصر	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض	
نماز مغرب	۳ فرض	۲ سنت مؤکدہ	۶ یا ۲۰ نوافل
نماز عشاء	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض	۲ سنت مؤکدہ

اگر رات کو اٹھنے میں کوئی شبہ ہو۔ تو سونے سے پہلے ہی ۳ وتر پڑھ لے۔

ورنہ نمازِ تہجد کے بعد وتر پڑھنا بہتر ہے۔

طریقہ نماز پڑھنے کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کر کے بالکل سیدھا کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ ناف کے قریب باندھ لے۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے۔ یا دونوں کاندھوں کے برابر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دنیا کا کلام کرنا، سلام دینا یا سلام کا جواب دینا، چلنا پھرنا، ادھر ادھر دیکھنا اور کھانا پینا وغیرہ حرام ہے اس کے بعد یہ دعائیں پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

(اے اللہ تو پاک ہے اور تیری حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے بغیر کوئی معبود نہیں)

جو احادیث میں مذکور ہے یاد ہو تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے پھر یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورت ملائے پھر رکوع

کرے اور پشت سیدھی رکھے۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں کے ساتھ دونوں گھٹنے پکڑے۔ اور یہ دعا ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھے۔

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم
(پاک ہے میرا عظیم پروردگار)

اور اگر یہ بھی پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
(پاک ہے تو اے اللہ ہمارا پروردگار اور تیری حمد ہے اے اللہ مجھے معاف فرما دے)

پھر سیدھا کھڑا ہو۔ اور یہ دعا پڑھے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ
(اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد کی اے ہمارے رب تیری حمد ہے بہت بہت حمد پاک برکت والی)

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے۔ پیشانی اور ناک زمین پر لگائے اور دونوں ہتھیلیاں دونوں کانوں کے برابر میں رکھے اور یہ دعا ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
(پاک ہے میرا پروردگار بزرگ)

اور رکوع والی دوسری دعا بھی ایک بار پڑھ لے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے۔ بائیں پاؤں کو بچھائے اور اس پر بیٹھ جائے۔ دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں اس کے

بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

(اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور حسب سابق دعائیں پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو اور حسب سابق دوسری رکعت مکمل کرے۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھے۔ تو دوسری رکعت کے بعد یہ دعا پڑھے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(تمام بدنی اور زبانی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک

حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں ۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو اور باقی رکعتیں مکمل کر کے آخری قعدہ میں بیٹھے اور اگر دو رکعت والی نماز پڑھے تو یہی آخری قعدہ ہے چنانچہ آخری قعدہ میں مندرجہ بالا دعا کے بعد درود شریف پڑھے اور قرآن مجید اور حدیث مبارک میں مذکور دعائیں پڑھے چنانچہ آخری قعدہ میں ورسولہ کے بعد یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

(اے اللہ محمد اور آپ کی آل محمد (امت محمدؐ) پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحم فرمایا بے شک تو حمد والا بزرگ ہے اے اللہ محمد اور آل محمد (امت محمد) پر برکت فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت فرمائی بے شک تو حمد والا بزرگ ہے اے رب مجھے کر دے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد سے، اے ہمارے رب اور دعا قبول فرما، اے

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور تمام ایمان داروں کو بخش دے جس دن کہ حساب قائم ہو)

اس کے بعد دائیں طرف چہرہ گما کر یہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ⑫ اس کے بعد اس طرح بائیں طرف سلام کرے اب نماز ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایک بار اللہ اکبر اور تین بار استغفر اللہ کہے۔ اس کے بعد کی دعائیں اور اوراد احادیث میں دیکھ لئے جائیں اور اس کتاب کے حصۂ اذکار کا مطالعہ بھی فرمالیں۔

⑬ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا بھی سنت ہے

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ بھی جائز ہے اور اس میں کچھ ہرج نہیں باجماعت جہری نمازوں میں آمین قدرتے آواز سے کہنا بھی درست ہے یہ باتیں صحابہ کرام سے ثابت ہیں اس لئے کہ اگر کوئی شخص فقہ حنفی کا پابند نہیں بلکہ فقہ شافعی، حنبلی یا مالکی کا پابند ہے تو اس میں کچھ کراہت نہیں اور اگر کوئی شخص متعین فقہ کا پابند نہیں بلکہ صرف کتاب و سنت کے اتباع پر بس کرتا ہے تو بھی کوئی ہرج نہیں ایسے امور میں دوسروں سے لڑنے اور مجادلات کھڑے کرنے سے زیادہ بہتر اطاعت کتاب و سنت و آثارِ صحابہ کرام ہے۔

زکوٰۃ، قربانی اور صدقات کی اہمیت اور فضائل

(۱)۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سب پر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا فرض قرار دیا۔

(۲)۔ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہی آپس میں مسلمان بھائی ہیں۔

(۳)۔ پہلے زمانہ کے انبیاء علیہم السلام جیسے کہ حضرت اسمٰعیل اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا

(۴)۔ ملک کے مسلمان حکمران کا فرض ہے کہ لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دے۔

(۵)۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے دوزخی ہیں۔ جہاں انہیں ہولناک سزائیں ملیں گی۔

(۶)۔ مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں کہ جن پر زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔

(۷)۔ قرض ادا کرنے کے بعد کسی شخص کے پاس اس قدر نقد مال یا مال تجارت یا سونا یا چاندی بچ جائے۔ کہ اس کی قیمت نصاب زکوٰۃ تک پہنچ جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اس حصہ میں زکوٰۃ کے مسائل احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو

① وَ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ مَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ۝ [1]

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جو کچھ تم نیکی سے اپنے واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے)

وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ [2]

(اور تم عورتیں نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو)

② فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ [3]

(اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں)

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی زکوٰۃ کا حکم کرتے

③ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ [4]

(اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم کرتا تھا)

---

[1] البقرہ - ۱۱۰ [2] الاحزاب - ۳۳ [3] التوبہ - ۱۱ [4] مریم - ۵۵ -

(۴) مسلمانوں کے حاکم کا فرض ہے کہ لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ [1]

(وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے)

زکوٰۃ نہ دینے والے جہنمی ہیں

(۵) وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ [2]

(اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا)

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

(اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں

---

[1] الحج - ۴۱ [2] آل عمران - ۱۸۰

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍۙ يَّوْمَ
يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ
وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا
كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ ؎۱
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۨ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ
يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ؎۲

خرچ نہیں کرتے انہیں درد
عذاب کی خوشخبری سُنا دیں
جس دن وہ دوزخ کی آگ
گرم کیا جائے گا پھر اس سے
کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹ
داغی جائیں گی یہ وہی ہے جو
نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو
کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے
(بے شک اللہ تعالیٰ اترانے وال
بڑائی کرنے والے کو پسند نہ
کرتا جو لوگ بخل کرتے ہیں اور
لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں اور
نے انہیں اپنے فضل سے جو دیا
ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے
کافروں کے لئے ذلت کا عذاب
تیار کر رکھا ہے)

؎۱ التوبہ ۳۵ ؎۲ النساء ۳۷

زکوٰۃ کے مصارف

(۶) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؁[1]

(زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دل جوئی کرنی ہے اور غلام کی گردن چھوڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

زکوٰۃ کی اہمیّت
احادیث کی روشنی میں

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بھی سونے یا چاندی کا مالک ہو (یا نقد مال یا مالِ تجارت کا مالک ہو) اور وہ اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دے تو قیامت کے دن اس کے چوڑے ٹکڑے بنائے جائیں گے پھر انہیں دوزخ کی آگ میں گرم

---

[1] التوبہ ـ ۶۰

(مشکوٰۃ شریف)

کرکے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغا جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو مال ملا تو اس پر تب ہی زکوٰۃ لازم ہے کہ جب اس پر ایک سال گذر جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۵۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کو ساتھ لے کر زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جنگ کی۔ اور فرمایا۔ اللہ کی قسم جو زکوٰۃ اور نماز کے درمیان فرق کرے گا۔ تو میں اس کے ساتھ جنگ کرونگا (مشکوٰۃ)

(اگر کسی کے پاس $7\frac{1}{2}$ تولہ سونا یا $52\frac{1}{2}$ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر مالِ تجارت یا نقد روپیہ ہو تو سال گذرنے کے بعد اس پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔ (گھر کے سامان مکان اور آلات پیشہ پر زکوٰۃ نہیں۔)

زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے کہ زکوٰۃ لینے والا ایک انسان ہو۔ اور مسلمان بھی ہو۔

اس قدر غریب ہو۔ کہ خود اس پر زکوٰۃ فرض نہ ہو۔ اور سید یعنی بنی ہاشم میں سے نہ ہو۔

غیر مسلم، غیر انسان، مسجد، سرائے، ہسپتال، غنی آدمی، سیاسی پارٹی، پروپیگنڈہ اور جلسوں پر زکوٰۃ خرچ کرے۔ اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ ادا کرنا درست نہیں۔

زکوٰۃ کے مال سے مقروض کا قرض ادا کرنا، غلام آزاد کرنا مسلمان

قیدی کو چھڑانا اور زکوٰۃ جس پر واجب نہ ہو اس کی مدد کرنا درست ہے علم دین میں مصروف لوگوں اور جہاد کرنے والوں پر خرچ کرنا درست ہے بشرطیکہ یہ نصاب کے مالک نہ ہوں۔

قربانی کرو

فَصَلِّ لِرَبِّكَ (پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور وَانْحَرْ (الکوثر۔ ۲) قربانی کر)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے پوچھا!

اے اللہ کے رسولؐ، یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ان میں ہمارے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ پھر اون؟ آپ نے فرمایا۔ اون کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور (ہر سال) قربانی کرتے رہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

صدقۂ فطر اور نذر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک کے آخر فرمایا، اپنے روزوں کا صدقہ (فطر) نکالو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ فرض کیا ہے۔ کہ کھجور یا جو سے ایک صاع (ساڑھے تین سیر) اور گندم سے نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر) ہر آزاد یا غلام پر ضروری ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہو یا چھوٹا یا بڑا ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر (روزے میں فحش گوئی اور بے ہودگی) کی طرف سے زکوٰۃ ہے اور مسکینوں کے لئے کھانا ہے (مشکوٰۃ ص)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ نذریں دو ہوتی ہیں جس نے طاعت (نیکی) کی نذر مانی تو وہ اللہ کے لئے ہے اسے پوری کرے اور جس نے گناہ کی نذر مانی تو وہ شیطان کے لئے ہے اس کو پورا نہ کرے۔ اور اس کا کفارہ ادا کرے جو قسم (توڑنے) کا ہوتا (یعنی تین روزے رکھے)۔ مشکوٰۃ ص ۲۹۹۔

عام صدقات

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ رب تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو ہٹاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جو تو نے غلام آزاد کرانے میں خرچ کیا۔ ایک دینار وہ ہے جو تو نے ایک مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ سب سے زیادہ اجر اس کا ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ (مشکوٰۃ ص۱۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کی مقدار کے برابر خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ (حلال) ہی قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے۔ پھر اس کے خیرات کرنے والے کے لئے اس کو پالتا ہے جیسے کہ تم میں سے ایک آدمی بچھیرے کو پالتا ہے آخر کار وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۶۷)

روزہ

اس کی اہمیت اور فضائل

(۱)۔ مسلمانوں پر ہر سال میں ایک قمری ماہ روزے رکھنا فرض ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہو۔

(۲)۔ اگر کوئی مریض ہو یا مسافر ہو۔ تو صحت کے بعد یا سفر سے واپس آنے کے بعد روزے ادا کرے۔

(۳)۔ روزے کے دوسرے فضائل و مسائل احادیث کی روشنی میں واضح کردیئے گئے ہیں۔

(۴)۔ جو شخص شب قدر کو رات بھر عبادت کرے اس کو ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ کر ثواب ملے گا۔ اور یہ رات ہر سال رمضان کی ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ رات کو ہوتی ہے۔

(۵)۔ صدقہ فطر ادا کرنے سے روزے میں کی گئی کمی پوری ہو جاتی ہے۔

(۶)۔ عید کے دن نیا لباس پہنے خوشبو لگائے اور کھلے میدان میں نماز عید ادا کرے اس دن خوب زاری سے دعائیں کرے یہ دن دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص دن ہے

رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے

(۱)۔ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ [۱] (۲) فَمَنْ شَهِدَ

(اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ) سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے

---

[۱] البقرۃ۔ ۱۸۳

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط

پالے تو اس کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دن سے گنتی پوری کرے۔

روزے کے فائدے

ضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرمایا۔ جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے کے روزے رکھے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے قیام رمضان کیا۔ پڑھیں) اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے ایمان ئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے شب قدر کو قیام کیا۔ ی کی) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

ضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ ص ۱۸۰)

ضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

میرا سب سے محبوب بندہ وہ ہے۔ جو غروب آفتاب کے بعد سب سے پہلے افطار کرے۔ (یاد رہے کہ یہودی اور ان سے ملتے لوگ ستارے روشن ہونے کے بعد روزہ کھولتے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی روزے دار کو افطار کرائے یا مجاہد کو سامان جہاد دے تو اس کے لئے اس جیسا اجر ہے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ افطار کرے یہ برکت ہے اگر (کھجور) نہ پائے تو پانی سے افطار کرے یہ پاک کرنے والا ہے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلط گوئی اور غلط کاری نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے (مشکوٰۃ ص۱۷۶)

روزے کی حالت میں تمام گناہ کے کاموں سے بچنا چاہئے اس لئے روزہ کا مطلب ہی یہی ہے۔ کہ کھانے پینے کا روزہ رکھے

ور جھوٹ بولنے اور گناہ کرنے سے بھی روزہ رکھے اور ایک ماہ
تک نیک بننے کی شدید محنت کرے تاکہ سال کا باقی حصہ بھی برائیوں
سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

روزے کی حالت میں عطر لگانے سر و بدن پر تیل لگانے کنگھی
کرنے نہانے مسواک کرنے اور سرمہ لگانے کی اجازت ہے ناک اور
کان میں تر دوا ڈالنے منجن ملنے اور کھانے پینے کی اشیاء استعمال
کرنے کی ممانعت ہے۔

روزہ کے فضائل اور مسائل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین تب تک غالب رہے گا۔ جب تک کہ لوگ افطار
میں جلدی کریں گے (یعنی غروب آفتاب کے فوراً بعد افطار کریں گے کیونکہ
یہودی اور عیسائی دیر کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیری روزی کے ساتھ افطار کیا) ص ۱۷۵

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی

ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور یہ بہت ہی روزے دار آدمی تھے۔ آپ نے فرمایا۔ چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو افطار کر لو۔ (یعنی سفر میں افطار کی اجازت ہے البتہ گھر واپس آنے کے بعد انہیں ادا کرنا ہوگا ص۱۷۷ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے باقی ہوں۔ تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ (اسی طرح اگر کوئی بوڑھا ہو جائے اور صحت کی امید نہ رہے تو وہ بھی یہی فدیہ دے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے ص۱۷۸ مشکوٰۃ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے۔ یہ صیام دھر (ہمیشہ روزے) کی طرح ہے ص۱۷۹ مشکوٰۃ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن اور عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(ص۱۷۹ مشکوٰۃ)

شبِ قدر اور عید الفطر

(۴) إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

(بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر وہ صبح روشن ہونے تک سلامتی کی رات ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس طاق راتوں (۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ راتوں) میں تلاش کرو۔ (مشکوٰۃ صـ۱۸۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام آزاد، مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے مسلمان پر صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا جو مقرر فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ نماز (عید) کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرو۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ صـ۱۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رمضان کے آخر میں فرمایا اپنے روزے کا صدقہ نکالو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ

ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر) کھجور یا جَو سے یا نصف صاع (پونے دو سیر) گندم کا فرض کیا۔ چاہے آزاد ہو یا غلام ہو، عورت ہو یا مرد ہو اور چاہے بچہ ہو یا بڑا ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ ص۱۶۰)

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں اترتے ہیں۔ اور ہر بیٹھ کر یا کھڑے ذکر کرتے والے بندے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جب عید کا دن ہوتا ہے۔ یعنی عید الفطر کا دن آتا ہے تو ان کے باعث فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو۔ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے کام مکمل کیا؟ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے۔ کہ اس کو مکمل اجر عطا کیا جائے۔

اللہ فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے وہ فرض مکمل ادا کیا جو ان پر لازم تھا۔ پھر وہ دعا میں زاری کرتے ہوئے نکلے مجھے میری عزت، میرے جلال، میری بلندی مکان کی قسم میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے۔ اس حال میں واپس جاؤ، کہ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیاں بنا دیا۔

بتایا کہ وہ بخشے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص۱۸۲)

حج

اس کی اہمیت اور فضائل و مسائل

(۱) خانہ کعبہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور روئے زمین پر پہلا قبلہ ہے۔ اور ہدایت کا مرکز ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے حرم اور جائے امن قرار دیا اور حرم مکہ کے رہنے والوں کو روزی میں فراوانی بخشی اور اطراف عالم سے پھلوں کی روزی کثرت سے بھیجی۔

(۲) مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ نماز پڑھتے قبلہ کی طرف رخ کرلیں۔

(۳) مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا کہ جو شخص سفر حج کی استطاعت رکھتا ہو اس پر فرض ہے۔ کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار ضرور ہی حج کرے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کرکے دنیا والوں کو حج کرنے کے لیے آواز دی، اللہ تعالےٰ نے یہ آواز سب جگہ پہنچا دی۔ چنانچہ اب لوگ سوار اور پیدل حج کرنے چلے آرہے ہیں۔ نیز خانہ کعبہ کا طواف کرنے، حج اور عمرہ کرنے، مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا حکم دیا۔

(۴) آیات کے بعد حج کے مسائل اور طریقہ درج کیا جاتا ہے جو احا
کے ساتھ احادیث سے ماخوذ ہے۔

خانہ کعبہ اور مسجد حرام

(۱) إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا
وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ
بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ

(بے شک لوگوں کے واسطے جو
پہلا گھر مقرر ہوا وہی ہے جو مکہ
والا ہے۔ اور سب جہانوں کے
کے لیے راہ نما ہے۔ اس میں
نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم
اور جو اس میں داخل ہو جائے
والا ہو جاتا ہے)

(آل عمران۔ ۷)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا
حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ

(کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے
امن کی جگہ بنا دیا ہے اور
کے آس پاس سے اچک
ہیں)

(العنکبوت۔)

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى
اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ

(کیا ہم نے انہیں حرم میں جگہ
جو امن کا مقام ہے جہاں
میووں کا رزق ہماری طرف۔

شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا (القصص[1]) جاتا ہے)

وَإِذْ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ
هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَّ
ارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ
مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (بقرہ - ۱۲۶)

(اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے
رب اسے امن کا شہر بنادے اور
اسکے رہنے والوں کو پھلوں سے
رزق دے جو کوئی ان میں سے اللہ
اور قیامت کے دن پر ایمان لائے)

(۲) وَمِنْ حَيْثُ
خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ
مَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

(اور جہاں سے آپ نکلیں تو اپنا منہ
مسجد حرام کی طرف کیا کریں اور آپ
کے رب کی طرف سے یہی حق ہے
اور اللہ تمہارے کام سے غافل نہیں)
(البقرۃ - ۱۴۹)

---

[1] القصص - ۵۷

حج کرنا فرض ہے

(۳) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آل عمران۔ ۹۷)

(اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا، اللہ کا حق ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو اور جو انکار کرے تو بیشک اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے)

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ (الحج۔ ۲۷)

(اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے کہ تیرے پاس پا پیادہ اور پتلے دبلے اونٹوں پر دور دراز راستوں سے آئیں)

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ (الحج۔ ۲۹)

(اور قدیم گھر کا طواف کریں)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (البقرہ۔ ۱۹۶)

(اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو)

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ط (البقرہ۔ ۱۲۵)

(اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو)

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝
(البقرہ-۱۵۸)

(بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیکی کرے تو بیشک اللہ قدر دان جاننے والا ہے)

حج کے فائدے اور مسائل

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ہمیں خطاب کیا۔ فرمایا

"اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے اس لیے حج کرو ...."
(مشکوٰۃ صـ۲۲۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہ کرے تو ایسے واپس آیا جیسے کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہو کر واپس آیا)
(مشکوٰۃ صـ۲۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔
(مشکوٰۃ صـ۲۲۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو حج سے کوئی ظاہری حاجت (یعنی سفر خرچ ہو وغیرہ) نہ روکے اور نہ کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض نہ روکے اور وہ مر جائے مگر حج نہ کرے۔ تو چاہے وہ یہودی مرے یا عیسائی مرے
(مشکوٰۃ صـ۲۲۳)

(یعنی وہ کیا خاک مسلمان ہے کہ مال اور صحت ہوتے ہوئے بھی حج کے بیے نہ جائے)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول میرا والد بہت بوڑھا ہے۔ وہ حج اور عمرہ نہیں کر سکتا۔ اور سواری بھی نہیں کر سکتا۔

آپ نے فرمایا۔ اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو لبیک عن شبرمۃ (شبرمہ کی طرف حاضر ہوں) وہ آدمی شبرمہ کی طرف حج کر رہا تھا، تو آپ نے پوچھا؟

شبرمہ کون ہے۔؟

اس نے کہا۔ میرا بھائی ہے یا قریبی ہے (کہا)

آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے اپنا حج کر لیا ہے؟

اس نے کہا۔ نہیں

آپ نے فرمایا۔ پہلے اپنا حج کرو۔

پھر (اگلے سال) شبرمہ کی طرف سے حج کرو۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حج کا طریقہ

حج کی تین اقسام ہیں

(۱) حج مفرد۔ (۲) حج قران ۔ (۳) حج تمتع

حج مفرد۔ اس سے مراد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے۔

حج قران۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھے۔

حج تمتع۔ اس سے مراد یہ کہ ابھی صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھے پھر عمرہ ادا کرنے کے بعد حج کا احرام دوبارہ باندھے حرم شریف کے باہر کچھ ایسے مقامات مقرر ہیں کہ جن سے گزرنے کے پہلے احرام باندھنا چاہیئے۔

اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور دوسرے راہ سے آنے والوں کے لیے جحفہ، اہلِ عراق کے لیے ذات عرق، اہلِ نجد کے لیے قرن اور یمن اور ...... والوں کے لیے یلملم میقات ہے۔

احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالیں غسل کرلیں اور سلے ہوئے اتار کر دو بے سلی چادریں پہن لے۔ ایک نیچے باندھ لے اور دوسری چادر دائیں کاندھے کے نیچے سے گزار کر بائیں کاندھے پر ڈالے۔ سر کھلا رہے

اور پھر دو نفل پڑھ کر تلبیہ کہے ۔ یعنی یہ الفاظ کہے ؛

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ	حاضر ہوں اے میرے اللہ حاضر ہوں،
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ	حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں حاضر
لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ	ہوں بے شک تمام حمد و نعمت
لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ	تیرے لیے اور ملک بھی تیرے لیے
	ہے تیرا کوئی شریک نہیں)

احرام باندھنے کے بعد حج سے فارغ ہونے تک سلا ہوا لباس نہ پہنے ۔ سر نہ ڈھکے ۔ حجامت نہ بنوائے ۔ خوشبو نہ لگائے ۔ جماع نہ کرے ۔ شکار نہ کرے کسی جاندار کو نہ مارے اور نہ ہی کوئی لغو بات کرے ۔

عورتیں سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں ۔ البتہ چہرہ کھلا رہے ہاں اگر کوئی سامنے مرد گزرے تو کسی دوسری چیز سے پردہ کر سکتی ہیں ۔

حج کے فرائض

۱ نیت کرنا ۔ اور احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا
۲ عرفات کے میدان میں زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ٹھہرنا
۳ طواف زیارت کرنا جو ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کیا جا سکتا ہے

حج کے واجبات یہ ہیں ۔

۱ ۔ عرفات سے واپسی کے وقت رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اور وہاں مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

۲۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا
۳۔ جمرات پر کنکر مارنا
۴۔ حج قران اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے
۵۔ بال کٹوانا یا منڈوانا۔
۶۔ طوافِ وداع کرنا

عمرہ کے فرائض

۱۔ نیت کرنا۔ احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا
۲۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔
۳۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

عمرہ کا واجب یہ ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد سر منڈوائے یا بال کتروائے۔

والدین اور دوسرے اقربا کا حق

(۱) اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد مخلوق میں سب سے زیادہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے۔ اگر ان پر بڑھاپا آجائے۔ تو ان کے سامنے نیچے رہو۔ اور اشارہ کے طور پر بھی ترش روئی نہ کرو اور ان کے لیے دعائیں کرتے رہو۔

(۲) اگر والدین کسی گناہ یا شرک کرنے کا حکم دیں۔ تو ان کی اطاعت مت کرو۔ البتہ انہیں نرمی سے سمجھاؤ۔ اور دنیا کی زندگی میں ان کی خدمت ہی کرتے رہو۔

(۳) اس حصہ میں والدین، بیوی، اولاد، رشتہ داروں، مسلمانوں، پڑوسیوں اور عام مخلوق کے بارے میں ایک ایک حدیث تحریر کی جاتی ہے۔ تاکہ ان سب کے حقوق معلوم ہو سکیں۔

والدین کی خدمت کرو

(۱) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ

(اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۭ

اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔ اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اس طرح تو بھی ان پر رحم فرما)

(۲) وَاِنْ جٰهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ

(اور اگر تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آ۔)

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! والدین کا ان کے بچے پر کیا حق ہے؟۔

ؔلہ (بنی اسرائیل۔ ۲۳ / ۲۴ / ۱۷) ؔلہ (لقمٰن۔ ۱۵ / ۲۱/۱۱)

آپ نے فرمایا: وہ دونوں تیرے جنت ہیں اور تیرے دوزخ ہیں۔
(یعنی ان کی خدمت کا انجام جنت ہے اور ان کی نافرمانی کا انجام دوزخ ہے)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی اطاعت کرنے والا اولاد جب والدین پر ایک نظرِ رحمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے عوض ایک حج مقبول لکھ دیتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اگرچہ ہر روز سو بار نظر کرے۔
آپ نے فرمایا: ہاں اللہ سب سے بڑا اور بہت پاک ہے۔
(یعنی اللہ کی عطا محدود نہیں)

بیوی اور اولاد کا حق!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[1] (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ)

چنانچہ ماں باپ کا فرض ہے، کہ اپنی اولاد کی تربیت اسلام کے قواعد کے مطابق کرے۔ انہیں اسلام کی تعلیم دے۔ اور جب اولاد کی عمر سات برس ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دے اور بالغ ہونے کے بعد اسلام کے پابند کے ساتھ اس کا نکاح کرے۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا

---

[1] تحریم

حکم دو جبکہ وہ سات برس کی ہو جائے۔ اور نماز چھوڑنے پر مارو جبکہ وہ دس
برس کی ہو جائے اور ان کے بستر الگ کر دو[1]

"باپ کی طرف سے اولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں
کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کو پالا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں
قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ وہ اور میں اس طرح ہوں گے (اور
اپنی انگلیوں کو ملا لیا۔ یعنی میرے ساتھ ہوگا)[2]

"جس شخص کی بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت اچھا
سلوک کرے۔ اور ان کو اچھی تربیت کرے اور (کسی اسلام کے پابند
کے ساتھ) ان کی شادی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرمائے گا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تمام ایمانداروں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس
کا اخلاق سب سے بہتر ہو اور اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ
نرم دل ہو[3]

۱۔ مشکوٰۃ صہ ۵۸، ۲۔ مشکوٰۃ صہ ۴۲۱)
۳۔ مشکوٰۃ صہ ۲۸۲

رشتہ داروں کا حق

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رحم ، رحمٰن کے آثار رحمت سے ہے ۔ جس نے تجھ (قریبی برادری) سے تعلق جوڑا میں اس سے جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے تعلق توڑا تو میں اس سے توڑ دوں گا۔[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں اور یتیم کو پالنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور درمیان میں ذرا سا خلا رکھا چاہے (یتیم) اس کا ہو یا کسی غیر کا ہو ۔ (یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں ہوگا)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

بیوہ اور مسکین پر خرچ کرنے والا ۔ اللہ کی راہ میں محنت کرنے والے کی طرح ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس عبادت کرنے والے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۱۹)

کی طرح ہے۔ جو سستی نہیں پڑتا اور اسی روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا ہے[1]

عام مسلمانوں کا حق

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت (پوری کرنے) میں لگا ہو، اللہ تعالٰی اس کی ضرورت میں ہوتا ہے۔ اور جو مسلمان سے تنگی دور کرے اللہ تعالٰی اس سے قیامت کی تنگیوں میں سے ایک تنگی دور کر دے گا۔ اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔

حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے وارث بنا دیا جائے گا[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا،

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۲۲، [2] مشکوٰۃ ص ۲۲۲ [3] مشکوٰۃ ص ۲۲۲

وہ ایماندار نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کے قریب میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔[1]

حضرت انس اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مخلوق، اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ کو مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرے۔[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۲۲ [2] مشکوٰۃ ص۴۲۵

ذکر اللہ کی اہمیت

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا (اے ایمان والو اللہ کو بہت
اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا کیا کرو)

قرآن و حدیث نے واضح کر دیا۔ کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اور ا
مختلف صورتیں ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی تلاوت (۲) حدیث پڑھنا (۳) علم دین تما
اور سکھانا۔ (۴) کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا (۵) کثرت سے تسبیحات
(۶) نوافل پڑھنا۔ (۷) استغفار کرنا (۸) درود شریف پڑھنا الغرض ذکر اللہ
صورتیں ہیں۔

پریشان دلوں کو ذکر اللہ سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور دنیا
کی حاجات کثرت ذکر کی برکت سے اطمینان سے پوری ہو جاتی ہیں الغر
حاجت اور ہر غم کا علاج ذکر اللہ ہے حصہ تصوف میں اس کے بارے میں
دیکھیے۔

حلال و حرام

اے لوگو حلال کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو یعنی نیک کام کرو۔ رسولوں کو بھی حلال کھانے کا حکم دیا۔

جو لوگ اللہ کے حلال کردہ کو حلال اور اللہ کے حرام کردہ کو حرام نہیں سمجھتے ان سے جنگ کرو۔ اور خود ہی چیزوں کو حلال یا حرام نہ بتاتے پھیرو حتیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ حق حاصل نہیں۔ کہ کسی چیز کو خود حرام کرے۔ یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

جو جانور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا جائے اسے کھانا حلال ہے مگر جس جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا جائے وہ کھانا حرام ہے

اسلام کی خاطر ہم لڑنے والی جنگ میں حاصل ہونے والا مالِ غنیمت سب سے پاکیزہ مال ہے۔ افسوس مسلمانوں پر ہے آج اسلام کے لیے جنگیں کم کر دیں اور پاکیزہ ترین مال سے محروم ہو گئے۔

پاک اور پلید ایک جیسے نہیں ہوتے دونوں کا انجام مختلف ہے۔

(۶) بغیر ذبح کیے مرنے والا، خون، سور، جس چیز کو اللہ کے سوا کسی دو
بت یا پیر فقیر وغیرہ کے نام پر نذر نیاز وغیرہ دیا جائے۔ اور ایسی
چیزیں کھانا حرام ہیں اور حرام کھانے والوں کا انجام جہنم ہوگا۔
(۷) آخر میں حلال حرام کے بارے میں چند اصول بیان کر دیئے گئے
سے بچنے کی خاطر احادیث نقل نہیں کی گئیں۔

حلال کھاؤ

(۱) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا — (اے لوگو ان چیزوں سے کھاؤ
فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا[۱] — زمین میں حلال پاکیزہ ہیں)
فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ — (پس جو مال تمہیں غنیمت میں
حَلٰلًا طَیِّبًا[۲] — اور پاکیزہ ملا ہے اسے کھاؤ
فَکُلُوْا مِمَّا — (پھر تمہیں اللہ نے جو کچھ
رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا — روزی دی ہے کھاؤ،
وَّاشْکُرُوْا نِعْمَتَ — اور اللہ کے احسان کا شکر کرو
اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ[۳] — صرف اسی کی عبادت کرتے ہو)
یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا — (اے رسولو! پاکیزہ چیزیں
مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا — اچھے کام کرو)
(المومنون - ۵۱)

---

[۱] البقرۃ - ۱۶۸ [۲] الانفال - ۶۹/۱ [۳] النحل - ۱۱۴ [۴] المومنون -

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	(اور اللہ کے رزق سے جو چیز حلال
حَلٰلًا طَيِّبًا ص	پاکیزہ ہو، کھاؤ۔
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ	(اور اللہ سے ڈرو اس پر تم ایمان رکھتے
اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝	ہو۔)
(۱ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ	(ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا	آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ	اور نہ اسے حرام جانتے ہیں۔ جسے
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا
	ہے)
وَلَا تَقُوْلُوْا	(اور اپنی زبانوں سے جھوٹ بناکر
لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ	نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام
هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ	ہے۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ	(اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں
مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ	جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے)
(۴ فَكُلُوْا مِمَّا	سو تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ	اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے

۱ المائدہ ۸۸ ۲ التوبہ - ۲۹ ۳ النحل - ۱۱۶

۴ التحریم - ۱

كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ؀[1] | حکموں پر ایمان لانے والے ہو)
وَلَا تَاْكُلُوْا | (اور جس چیز پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ | اس میں سے نہ کھاؤ اور بے شک
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ[2] | یہ کھانا گناہ ہے)

(۴) فَكُلُوْا مِمَّا | پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور
غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ز صلے[3] | طیب ملا ہے اسے کھاؤ

(۵) قُلْ لَّا يَسْتَوِى | (کہہ دو، کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں۔
الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَ | اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت بھی معلوم
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ | ہو رہی ہو، اے عقل مندو، اللہ سے
يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؀[4] | ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو)

حرام نہ کھاؤ

حرام کیا کیا ہے؟

(۶) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ | (تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون
الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ | اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ
الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ | کے سوا کسی غیر کو پکارا جائے اور

---

[1] الانعام ۔ ۱۱۸ [2] الانعام ۔ ۱۲۱ [3] الانفال ۔ ۶۹
[4] المائدہ ۔ ۱۰۰

لہ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ	اور گلا گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ	سے مرنے والا اور بلندی سے گر کر
وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا	مرنے والا اور سینگ مارنے سے
ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ	مرنے والا اور جسے کسی درندے نے
وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ	پھاڑ ڈالا ہو مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا
ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ	ہو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے۔
يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	(یعنی مزار وغیرہ پر) اور یہ کہ جوئے
مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا	کے تیروں سے تقسیم کرو۔ یہ سب
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ	گناہ ہیں آج تمہارے دین سے کافر
	ناامید ہو گئے سو ان سے نہ ڈرو اور
	مجھ سے ڈرو)

(۷) شکار کرنے والے پرندے اور درندے یا وہ جانور جن کی غذا گندگی کھانا ہے یہ سب حرام ہیں جیسے شیر بھیڑیا گیدڑ بلی کتا بندر شکرا باز گدھ وغیرہ،

اور جو پرندے یا جانور شکاری نہ ہوں وہ کھانے جائز ہیں۔ جیسے طوطا مینا فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن بطخ خرگوش وغیرہ جائز ہیں۔

لہ المائدہ - ۳، ع ۶

گھریلو جانوروں میں گائے، بھینس، اونٹ، بکری، مرغی ایسے جانور کھانے جائز ہیں۔

دریا سے صرف مچھلی حلال ہے باقی سب دریائی جانور حرام ہیں جو ذبح نہ کیا جائے وہ حرام ہے۔ غیر مسلم جو اہل کتاب نہ ہو۔ اس کا ذبیحہ حرام ہے۔ اگر اہل کتاب بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اور (احتیاطاً) مسلمان دیکھ رہے ہوں تو جائز ہے۔

ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے۔ اس کا کھانا اور لگانا دونوں حرام ہیں جس دوا میں شراب پڑی ہو۔ اس کا استعمال بھی حرام ہے۔

شراب کے علاوہ دوسری منشیات مثلاً افیون وغیرہ اگر اس مقدار میں کھائے کہ نشہ ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں مگر اس کی عادت سخت مضر اور آخر میں تباہ کن ہے[1]۔

---

[1] سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا جائز نہیں مرد کے لیے ریشم اور سونا حرام ہے۔ عورت کے لیے جائز ہے۔

جہاد

اس کی اہمیت اور فضائل

(۱) جہاد کی ہر وقت تیاری رکھو۔ افواج اور اسلحہ تیار رکھو۔

(۲) سب سے پہلے قریب کے کفار سے جہاد کرو پھر آگے بڑھو۔ اور کفار کا خوب جم کر مقابلہ کرو۔ جب تک کفر قائم ہے جہاد قائم ہے، اور اطاعت کرنے اور جزیہ دینے تک جہاد کرو۔

(۳) اگر تم نے دنیا کے مالوں، اولاد اور مکانات سے جدا ہونے کے خوف سے جہاد چھوڑ دیا تو تم عذاب کے لیے تیار رہو۔

(۴) البتہ جہاد میں کسی پر ظلم نہ کرو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

(۵) مجاہدین اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنت میں بلند مقام پر پہنچیں گے۔

(۶) اگر کفار صلح کرنا چاہیں تو مناسب سمجھو تو معاہدہ کر لو۔ اور اگر کفار معاہدہ توڑیں تو انہیں خوب مار دو۔

(۷) اللہ کی راہ میں وطن چھوڑنے مال اور جان خرچ کرنے والوں کے لیے بلند ترین جنت اور انعامات ہیں،

(۸) اور اگر دین کی خرابی برداشت کر لی۔ اور ہجرت نہ کی تو سزا ملے گی

کافروں سے جہاد کرو

(۱) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ[1]

(اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو، سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے۔ ہیبت پڑے)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[2]

(تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے۔ اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو، اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے)

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ

(اے ایمان والو، اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہیے

[illegible]

---

[1] الانفال۔ ۶۰ [2] البقرۃ۔ ۲۱۶

مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً [1] (کہ تم میں سختی پائیں)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ	(اے نبی کافروں اور منافقوں سے
الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ [2]	جہاد کرو اور ان پر سختی کرو)
وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى	(اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ
لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ	شرک کا غلبہ نہ رہنے پائے اور
الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ [3]	سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔
قَاتِلُوا الَّذِيْنَ	(ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور آخرت
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ	کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ
الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ	اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا	اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔
يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ	(اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	لوگوں میں سے جو اہل کتاب ہیں یہاں
حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ	تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے
يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ [4]	جزیہ دیں)
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	(اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ [5]	ترغیب دو۔

---

[1] التوبہ ۔۱۲۳ [2] التحریم ۔۹ [3] الانفال ۔۳۹
[4] التوبہ ۔۲۹ [5] الانفال ۔۶۵

جہاد نہ کرنے کی سزا

(۳) قُلْ إِنْ كَانَ	کہہ دے اگر تمہارے باپ اور
آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَ	بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری
إِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَ	اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور
عَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا	تجارت جس کے بند ہونے سے تم
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم
وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ	پسند کرتے ہو،
إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور
وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا	اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ
حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ	پیارے ہیں،
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا
الْفَاسِقِينَ ۝	حکم بھیجے اور اللہ نافرمانی کرنے
	والوں کو راستہ نہیں دکھاتا،

التوبہ ۔ ۹ : ۲۴

جہاد کے آداب

④ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

(۱) اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) (۲) اے ایمان والو! جب کسی فوج سے ملو، تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا[۳]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نام (اللہ کی مدد) کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر چلو، کسی فانی (شدید) بوڑھے کو قتل نہ کرو۔ نہ ہی چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل کرو۔ اور خیانت نہ کرو اور اپنی غنیمت جمع رکھو اور اصلاح کرو اور احسان کرو۔ اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے[۴]

اس طرح اسلام نے دشمن کو قتل کرنے وقت مثلہ بنانے سے منع کیا۔

---

[۱] البقرۃ - ۱۹۰ [۲] الانفال - ۴۵ [۳] مشکوٰۃ ص ۳۴۳ [۴] مشکوٰۃ ص ۳۴۲

اسلام نے حکم دیا کہ جب جنگ کے لیے نکلو تو دشمن کو تین باتوں
ایک اختیار کرنے کا حکم کرو۔

۱ اسلام قبول کرلے۔ پھر اس کی سلطنت اس کے پاس رہے گی
۲ جزیہ ادا کرے۔ اور اسلام کی ماتحتی قبول کرے۔
۳ جنگ کے لیے اور سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جائے۔

کیونکہ یہ زمین اللہ کی ہے۔ اور اللہ کے دین اسلام کے غداروں
لیے دنیا و آخرت میں ذلت اور جہنم ہے

مجاہد اور شہید کے فضائل

⑤ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۵ ؎	بے شک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس

؎ الصف ۔ ۴

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ[1]

خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے بھی جاتے ہیں یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضروری ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ[2]

(اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں۔ انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہونے والے ہیں)

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس کے پاؤں بھی اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔"[3]

۱؎ التوبہ ۔ ۱۱۱ ۲؎ آل عمران ۱۶۹، ۱۷۰) ۳؎ مشکوٰۃ ص ۳۲۹)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس کی طرح ہے جو روزے دار، رات بھر عبادت کرنے والا، اللہ کی آیات والا (فرمانبردار) روزے (اور نماز) میں سستی نہ کرے، آخر کار اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آجائے[1]

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجاہد کو سامانِ جہاد دیا۔ اس نے جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی کفالت کی۔ اس نے جہاد کیا[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے قرض کے سوا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس حال میں مر جائے کہ اس نے جہاد نہیں کیا۔ اور اس کے دل میں جہاد کا خیال نہیں آیا تو وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرا[4]

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے سچے دل کے ساتھ اللہ سے شہادت مانگی۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجہ تک پہنچا دے گا۔ چاہے وہ اپنے بستر پر فوت

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۲۹ [2] مشکوٰۃ ص ۳۲۹ [3] مشکوٰۃ ص ۳۳۰ [4] مشکوٰۃ ص ۳۳۱ [5] مشکوٰۃ ص

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا:

ایک آدمی مال غنیمت کی خاطر لڑتا ہے۔ ایک آدمی شہرت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے، اور ایک آدمی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے ان میں اللہ کی راہ میں کون ہے؟

آپ نے فرمایا: جو اس لیے جنگ کرے تاکہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (یعنی وطن یا قوم کے نام پر اور جمہوریت و سوشلزم یا قومیت کے نام پر یا مال و دولت کے باعث لڑنا جہاد نہیں بلکہ یہ حیوانات یا گدھوں کا باہم لڑنا ہے۔ اور ایسا مرنے والا شہید نہیں بلکہ دوزخی ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔[1]

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعام ہیں۔

(۱) شہادت ہوتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے (۲) جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے (۳) قبر کے عذاب سے پناہ دی جاتی ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۳۲۔

(۴) سب سے بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو جاتا ہے (۵) اس کے سر
وقار کا تاج رکھا جاتا ہے۔ جو دنیا اور جو اس میں ہے اس سے زیادہ
یاقوت نما ہوتا ہے (۶) بہتر حورِ عین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے
اقربا میں ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا اور آپ منبر پر تشریف فرما تھے!
"اور ان (کافروں) کے لیے تیار رکھو قوت! خبردار قوت رمی
(تیر چلانا اور آج کل بندوق چلانا) ہے!
خبردار قوت رمی ہے۔ خبردار قوت رمی ہے[۲]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جس نے رمی (تیر چلانا یا بندوق چلانا) سیکھا
پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی[۳]

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۳۳۳ [۲] مشکوٰۃ ص ۳۳۶
[۳] مشکوٰۃ ص ۳۳۶۔

معاہدہ

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط[۱]	(اور وہ صلح کے لیے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔)
وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝[۲]	(اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آجائیں)

ہجرت کی اہمیت و فضائل

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ	(پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی

---

[۱] الانفال - ۶۱ [۲] التوبہ - ۱۲

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ — برائیاں دور کر دوں گا اور انہیں باغ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ — میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہر
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ — بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں سے
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ؕ[1] — ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — (اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ — چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا — جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان
وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ — مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؕ[2] — بخشش اور عزت کی روزی ہے
وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ — (اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے
سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ — اس کے عوض جگہ بہت اور کشائش
مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ — پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ
يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ — اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر
وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ — نکلے پھر اس کو موت پالے تو اللہ کے
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ — ہاں اس کا ثواب ہو چکا اور اللہ بخشنے
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؕ[3] — والا مہربان ہے)
اِنَّ الَّذِيْنَ — (بے شک جو لوگ اپنے نفسوں پر

---

[1] آلِ عمران - ۱۹۵، [2] انفال - ۷۴، [3] النساء - ۱۰۰

تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ
قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي
الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ
اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا
يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا
فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ [1]

ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب
فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا
کہ تم کس حال میں تھے؟ انہوں نے
جواب دیا۔ ہم اس ملک میں بے بس تھے
فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع
نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے سو
ایسوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ
بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ہاں جو
مرد اور عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں
جو نکلنے کا ذریعہ اور راستہ نہیں پاتے
پس امید ہے کہ ایسوں کو اللہ معاف
کر دے اور
اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے)

---

[1] النساء ۔ ۹۷ تا ۹۹

خلافت اسلامی

اس کی اہمیت اور فوائد

(۱) اگر مسلمان، اسلام کے پابند ہوں گے۔ تو وہ غلام نہیں ہوں گے۔ بلکہ آزاد اور غالب ہوں گے۔ بشرطیکہ اسلام کی پابندی کریں۔ اور جدوجہد کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی حکومت ہوگی۔ اور اسلام ہی تمام دوسرے مذاہب پر غالب ہوگا

(۲) مسلمانوں کا خلیفہ اسلام کے احکام نافذ کرنے والا ہوتا ہے۔ قانون سازی کا حق صرف اللہ کو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرے اور جس سے چاہے روک دے خلیفہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ عدل قائم کرے۔ برائی کے تمام کاموں کو قوت کے ساتھ مٹا دے۔

(۳) خلیفہ کا فرض ہے۔ کہ خود نماز پڑھے اور سارے ملک میں نماز پڑھنے کا حکم کرے۔ اسی طرح سب کو زکوٰۃ دینے، نیک کام کرنے اور برے کاموں سے رک جانے کا حکم کرے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دے۔ (۴) غیر اسلامی قانون ملک میں نافذ کرنا کفر فسق اور ظلم ہے۔

(۵) مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی بلا شرط اطاعت کریں۔ اور اگر خلیفہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کا پابند ہو تو اس کی بھی

طاعت کریں ۔ اور اگر عوام مسلمانوں اور خلیفہ کا اختلاف ہو تو دونوں فریق کتاب و سنت کے فیصلے کو تسلیم کریں ۔

(۶) خلیفہ کے فرائض مختصر طور پر آخر میں درج کئے جاتے ہیں ۔

مسلمان آزاد ہوتا ہے

(۱) وَلَا تَهِنُوْا وَ	(اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور
لَا تَحْزَنُوْا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ	تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱	ہو)
اِنَّ اللّٰهَ لَا	(بے شک اللہ کسی قوم کی حالت
يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا	نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۲	کو نہ بدلے) ۔
وَعَدَ اللّٰهُ	(اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ	جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ	عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت
فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ	عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلوں کو
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ	عطا کی تھی اور ان کے لیے جس دین کو
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى	پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دیگا

۱ آل عمران ۔ ۱۳۹) ۲ (الرعد ۔ ۱۱)

لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۚ[1]

اور البتہ ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا بشرطیکہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں)

خلیفہ کے فرائض

(۲) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۚ[2] (اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ[3]

(بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو)

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ

(اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو انصاف کرو یہ بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے ...

---

[1] النور ۵۵ [2] الانعام ۵۷، یوسف ۴۰ [3] النساء ۵۸

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ	اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ تم کرتے
لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	جو اللہ اس سے خبردار ہے،
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱؎ اِنَّ اللّٰهَ	(بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ	کرنے اور رشتہ داروں کو
وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى	دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ	بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے۔
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۲؎	تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو)
(۳) اَلَّذِيْنَ اِنْ	(اور وہ لوگ ہم انہیں دنیا میں حکومت
مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا	دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ	زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم دیں اور
اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا	برے کاموں سے روکیں اور ہر کام
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ۳؎	کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

غیر اسلامی قانون چلانے والا کافر ہے!

(۴) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ	(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ	کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ۴؎	کافر ہیں)

۱؎ مائدہ ۔ ۸ ۲؎ النحل ۔ ۹۰ ۳؎ الحج ۔ ۴۱ ۴؎ المائدہ ۔ ۴۴

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ﴿اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱﴾ جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں)
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ﴿اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۲﴾ جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ فاسق ہیں)
جو شخص قانونِ اسلام کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو عملاً اس سے الگ رہے وہ نافرمان ہے۔

مسلمان حاکم کی اطاعت کرو

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ﴿اے ایمان والو اللہ کی فرمانبرداری کرو
اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا ﴿اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ ﴿لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں پھر اگر
مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ ﴿آپس میں کسی چیز میں جھگڑا ہو جائے
شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ ﴿تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف
الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ ﴿پھیرو اگر تم اللہ پر اور قیامت پر
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ﴿۳﴾ ایمان رکھتے ہو)
اِنَّ اللّٰهَ لَا ﴿بے شک اللہ تعالےٰ ظالم قوم
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴﴾ کو ہدایت نہیں دیتا)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱؎ المائدہ ۔ ۵ ۲؎ المائدہ ۔ ۴۷ ۳؎ النساء ۔ ۵۹ ۴؎ القصص ۔ ۵۰

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر (سلطان المسلمین) کی اطاعت کی۔ اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔ اور امام (مسلمان بادشاہ) ڈھال ہے۔ جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے اور تحفظ کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ سے ڈرنے اور عدل کا حکم کرے تو اس کو اس کا اجر ملے گا۔ اور اگر اس کے خلاف کہا تو اس پر اس کا بوجھ ہوگا[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

گناہ میں اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو صرف نیکی میں ہوگی۔ (یعنی اگر حاکم کسی خلاف اسلام کام کا حکم کرے تو اس کی اطاعت جرم ہے)[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے (مسلمان) امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو قیامت کو وہ اللہ سے ملے گا اور اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ اور جس کی گردن میں (مسلمانوں کے بادشاہ) کی بیعت نہ ہوگی وہ جاہلیت کی موت مرے گا[3]

۶ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص (مسلمانوں) کی رعیت کا حاکم بنا

---

[1] مشکوٰۃ صہ ۳۱۹ [2] مشکوٰۃ صہ ۳۱۹ [3] مشکوٰۃ صہ ۳۲۰

اور اس موت اس طرح آئی کہ وہ دھوکہ کر رہا تھا۔ تو اللہ تعالے نے اس پر جنت حرام کر دی۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

جو جنگل میں رہا وہ سنگدل ہو گیا اور جو شکار کے پیچھے پڑا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں گرا

ایک روایت فرمایا:

جو بادشاہ کے پاس رہا وہ فتنہ میں پڑا اور بندہ جس قدر بادشاہ کے قریب ہوا اسی قدر اللہ سے دور ہوا۔[2]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور مجلس میں اس سے زیادہ قریب منصف حاکم ہے اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے شدید عذاب میں ظالم حاکم ہوگا۔[3] ......

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستر برس کے آخر میں پیش آنے والے حوادث) سے اللہ کی پناہ مانگو۔ (یعنی حضور کی وفات یا ہجرت کے ستر برس بعد کے واقعات سے پناہ مانگو اور لونڈوں کی حکومت سے (اللہ کی پناہ مانگو، جیسے کہ آج کل بھی کئی ملکوں میں جا

---

[1] مشکوٰۃ صد ۳۲۱ [2] مشکوٰۃ صد ۳۲۲ [3] مشکوٰۃ صد ۳۲۲

نڈے حکمران ہیں اور ظلم کرتے ہیں ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو خط لکھا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ۔ اس طرح آپ نے کسریٰ کو بھی خط لکھا اور اسے اسلام لانے کی دعوت دی اور بھی بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط لکھے۔[1]

حضرت خالد بن ولید نے بھی اہل فارس کو اسلام کی دعوت قبول کرنے کے لیے خط لکھا۔[2]

مسلمان خلیفہ کا فرض ہے کہ اپنے زمانہ کے معاصرین کافر بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے خطوط لکھے۔

(۶) مسلمان حاکم کی ذمہ داریاں

۱ اسلام کے پابند اور سمجھدار مسلمان اسے خلیفہ چنیں تو خلیفہ بنا قبول کرے۔ خود خلیفہ بننے کی کوشش نہ کرے۔

۲ ملک میں کتاب و سنت اور خلفائے راشدین حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طریقہ کا قانون نافذ کرے۔

۳ مسلمانوں پر زکوٰۃ اور زمینوں کی پیداوار پر عشر لگائے اور کفار پر جزیہ اور خراج عاید کرے ان کے علاوہ دوسرا کوئی ٹیکس عاید نہ کرے تا آنکہ شدید ضرورت نہ ہو۔

۱ے مشکوٰۃ ص۳۴۲[1] ۲ے مشکوٰۃ ص۳۴۲

۴۔ ملک کے رہنے والوں کو مفت الضافت مہیا کرے اور ان کی صحت
لباس، غذا، مکان اور اسلامی تعلیم کو کم از کم قیمت پر یا مفت مہیا ک
۵۔ جہاد قائم کرے۔ اور کافروں کے مقابلہ کے لیے ہر وقت مستعد رہے
۶۔ مسلمانوں کو نماز پڑھنے۔ اسلام کا علم حاصل کرنے اور کتاب و سنت پر
کرنے کا حکم کرے۔
۷۔ ملک سے ہر قسم کی بے حیائی شراب خانوں سینما گھروں جوئے کے اڈوں
سود۔ بت گری گانا بجانا اور ہر طرح کے خلاف اسلام کاموں کو ختم کر
کی پوری کوشش کرے۔ الغرض خلفائے راشدین کا ہر معاملہ میں اتبا

امر بالمعروف

(۱) مسلمانوں میں کچھ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم پڑھیں اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں ۔

(۲) لوگوں کو اچھے انداز سے دعوتِ اسلام دیں ۔ اپنے اقربا اور دوسرے لوگوں کو بھی دعوت دیں ۔ اگر ان نے دعوت نہ دی تو سب پر عذاب آئے گا ۔ البتہ اگر دعوت اسلام دینے کے بعد لوگ اسلام قبول نہ کریں ۔ تو انہیں سمجھانا ضرور ہے مگر ان کے ساتھ عام ہم نشینی خورد و نوش نہ رکھیں ۔

(۳) اگر لوگ بداخلاقی کریں ۔ تو صبر سے کام لے ۔ اور استقلال کے ساتھ دعوت دیتا رہے ۔

(۴) لوگوں سے تبلیغ کی خود اجرت نہ مانگے ۔ اس لیے کہ یہ عبادت ہے ۔ اور عبادت کا کاروبار نہیں ہوتا ۔ البتہ کوئی ہدیہ دے تو اس کی دل جوئی کی خاطر لے لے بشرطیکہ اس میں کوئی خرابی نہ دیکھے

(۵) جو لوگوں کو حکم کرے خود بھی اس پر عمل کرے ۔

(۶) اگر حاکم ہو ۔ تو قانون کے ذریعہ نماز اور زکوٰۃ قائم کرائے اور لوگوں کو نیک کام کرنے اور تمام برے کاموں سے رکنے کا حکم کرے اور برائی کرنے والوں کو سزا دے ۔

نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو

(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ — اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت

أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ — ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ — اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ — برے کاموں سے روکتی رہے اور

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ [۱] — لوگ نجات پانے والے ہیں)

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ — سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے

كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ — حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں

لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا [۲] — جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں

قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ — ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں

(۲) اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ — اپنے رب کے راستہ کی طرف دانشمندی

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ — اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان سے

الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [۳] — احسن طریقہ سے بحث کر)

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ — اور اپنے قریب کے رشتہ داروں

الْأَقْرَبِينَ ۝ [۴] — کو ڈرا)

---

[۱] آل عمران ۳-۱۰۴ [۲] التوبہ ۱۲۲ [۳] النحل ۱۲۵ [۴] الشعراء ۲۱۴

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
ام کو خواص کے (برے) عمل کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ
اپنے اندر (عام برائی نہ دیکھ لیں۔ اور وہ اس پر انکار کرنے (اور لوگوں کو
ی سے منع پر۔ قادر ہوتے ہیں مگر انکار نہیں کرتے۔ (اور خاموش گونگے
ن جاتے ہیں) جب یہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو
زا دیتا ہے ؎۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
لیہ وسلم نے فرمایا:

جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا مگر
وہ نہ رکے پھر ان کی مجلسوں میں ان (علماء) نے شرکت کی۔ اور ان کے ساتھ
ھایا پیا اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو بعض سے ملا دیا (یعنی سب کے
دل سیاہ کر دیے کہ حق کو قبول کرنے کی توفیق نہ رہی) ..... ؎۲

مبلغ کے فرائض

(۴) اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ ؎۳ — (ان کی ان باتوں پر صبر کرو)
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا — (پھر صبر کر جیسا کہ عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا ہے۔)

؎۱ مشکوٰۃ ص ۴۳۸ ؎۲ مشکوٰۃ ص ۴۳۸ ؎۳ (ص - ۱۷) ۱۱/۲۴

تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ط [۱]	اور ان کے لیے جلدی نہ کر)
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ	(پھر آپ اپنے رب کے حکم کا انتظ
رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا	کیا کریں اور ان میں سے کسی بدکار
اَوْ كَفُوْرًا ۚ [۲]	ناشکرے کا کہا نہ مانیں)
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ	(اور رسول کے ذمہ صرف صاف
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ [۳]	طور پر پہنچا دینا ہے)
(۴) قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ	(کہ دو) میں اس پر تم سے کوئی مزد
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ	نہیں مانگتا مگر جو شخص اپنے رب
اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ [۴]	کی طرف راستہ معلوم کرنا چاہے
(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	(اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا	تم نہیں کرتے اللہ کے نزدیک
تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	بڑی ناپسند بات ہے کہ جو کہو
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ [۵]	اس کو کرو نہیں)
(۶) اَلَّذِيْنَ اِنْ	(وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت
مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا	دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ	زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں

---

[۱] الاحقاف - ۳۵ [۲] الدھر - ۲۴ ، [۳] النور - ۵۴ ، [۴] الفرقان - ۵۷ [۵] الصف - ۲،۳ ،

وَأَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ہ لے

اور برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات کو میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں سے ان کے ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا! جبرائیل یہ کون ہیں؟

انہوں نے کہا: آپؐ کی امت کے وہ واعظین ہیں۔ کہ جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہیں ؎۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

تم میں جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس کی طاقت نہ رکھے۔ تو زبان سے (روکے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے۔ تو دل سے نفرت کرے) اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(یعنی جو شخص برائی کو طاقت سے مٹا دے سینما گھروں شراب خانوں اور بدمعاشی کے تمام مراکز کو تباہ کر دے۔

وہ اعلیٰ درجہ کا ایمان دار ہے۔ اگر اس کی ہمت نہ ہو۔ تو زبان سے منع

لے الحج ۔ ۴۱   ؎۲ مشکوٰۃ ص ۴۳۸

کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو دل سے ضرور اسے گناہ سمجھے۔ اگر اس کے برعکس شراب، جوا، سود، اور سینما گھر ملک میں پھیلا دے اور اجازت نامے دے۔ تو اس کے پاس ذرا بھر ایمان نہیں۔ وہ انتہا درجہ کا غنڈہ ہے)

خاندانی نظام

(۱) نکاح کرنا ضروری ہے ۔ اور یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اگر نکاح نہ کر سکے ۔ تو پاکدامن رہے اور روزے رکھ کر شہوت توڑے

(۲) ہر مسلمان چار تک بیویاں کر سکتا ہے ۔ اور پہلی بیوی یا حکمرانوں کی اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں ۔

(۳) عورتوں کو لازم ہے کہ وہ پردہ کریں ۔ اور بن سنور کر بازاروں میں بدمعاش عورتوں کی طرح نہ پھریں تاکہ معاشرہ بدکاری سے پاک رہے ۔

(۴) جن سے نکاح کرنا حرام ہے ان کی فہرست یہ ہے ۔

(۵) حیض کے دوران عورت سے مباشرت نہ کرو ۔ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے ۔ مرد عورت پر فوقیت رکھتے ہیں ۔ منہ بولے بیٹے اصل بیٹے نہیں ہو سکتے ۔ اور نہ ان کے اصل بیٹوں کی طرح حقوق ہیں اس طرح عورتوں سے نرم دلی اور انصاف کا برتاؤ کرنا ضروری ہے ۔

(۶) طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو حاصل ہے ۔ حیض والی عورت کو طلاق دی تو تین طہر یا تین حیض عندالشوافع ا عدت ہو گی ۔ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ چاند کے حساب سے ہو گی ۔ اور جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چاند کے حساب سے چار

چار ماہ دس دن ہو گی۔ عورت عدت گزرنے کے بعد ہی نکاح کر سکتی ہے

نکاح کرو

(۱) وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى	(اور تم میں جو مجرد ہوں اور جو تمہارے
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ	غلام اور لونڈیاں نیک ہوں
عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ط ۱	کے نکاح کرا دو)
وَلْيَسْتَعْفِفِ	اور چاہیے کہ پاک دامن رہیں
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا	جو نکاح کی توفیق نہیں رکھتے
حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ	یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل
فَضْلِهٖ ط ۲	سے غنی کر دے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو مردانہ طاقت رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے یہ نگاہ کو خوب جھکانے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا کام ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے (یعنی بیوی نہ ملے یا کوئی نکاح میں رکاوٹ ہو) تو وہ روزے رکھے۔ کیونکہ اس روزے میں شہوت کی کاٹ ہے ۳۔

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتوں کے باعث عورت سے نکاح کیا جاتا ہے

---

۱ النور۔ ۳۲؛ ۲ النور۔ ۳۳ ۳ مشکوٰۃ صـ ۲۶۷؛

۱۔ اس کے مال کی خاطر ۲۔ اس کے حسب و خاندان کی خاطر ۔ ۳۔ اس کے جمال کی خاطر ۔ ۴۔ اس کے دین کی خاطر ۔

پس دین والی عورت سے نکاح کر۔ تیرے ہاتھ غبار آلودہ ہوں۔ (یعنی اگر تو نے دیندار عورت سے نکاح نہ کیا۔ تو محروم رہے گا)[1]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو میں (قیامت کو) تمہاری اکثریت کے باعث دوسری اقوام پر فخر کروں گا۔[2]

اگر کوئی شخص دو مسلمان بالغ مردوں کے سامنے یا ایک مسلمان بالغ مرد اور دو مسلمان بالغ عورتوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیٹی فلانی کا نکاح اتنے حق مہر کے عوض تجھ فلاں سے کر دیا اور مرد کہہ دے میں نے قبول کیا۔ تو نکاح ہو جائے گا۔ اور گواہ سنتے ہوں۔

خطبہ نکاح سنت ہے۔

[1] مشکوٰۃ ص۲۶۷ [2] مشکوٰۃ ص۲۶۷

ایک وقت میں

چار بیویاں

(۲)

وَاِنْ خِفْتُمْ	اور اگر تم یتیم لڑکیوں سے بے انصا
اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی	کرنے سے ڈرتے ہو۔ تو جو
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ	عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے
مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ	دو دو، تین تین، چار چار سے
وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا	نکاح کر لو اگر تمہیں خطرہ ہو کر انصا
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً	نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی سے نکا
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ط ا	کرو یا جو لونڈی تمہاری ملکیت میں
	ہو وہی سہی)

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا۔ تو میری پانچ بیویاں تھیں۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا:

ایک سے علیحدگی اختیار کرلے۔ اور چار کو روک لے۔ (چنانچہ ایک مسلمان مرد کو چار عورتوں سے پہلی عورت یا حکومت کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا حق حاصل ہے)

---

[1] النساء - ۳ -

ولیمہ کرنا سنت ہے

(جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کیا تو آپ نے انہیں فرمایا
تعالےٰ نے تمہیں برکت دے ۔ ولیمہ کرو ۔ چاہے ایک بکری کے ساتھ ہو۔
(ولیمہ کرنا سنت ہے ۔ جو کھانا میسر ہو اس سے ولیمہ کرے)[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
ہ وسلم نے فرمایا۔
تم میں سے جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ادھر آئے چاہے
ئے یا نہ کھائے)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
یہ وسلم نے فرمایا :۔
بدترین کھانا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس کی طرف امیروں کو بلایا جائے
ر فقیروں کو چھوڑ دیا جائے ۔
اور جس نے دعوت چھوڑ دی اس نے اللہ تعالےٰ اور اس کے
رسول کی نافرمانی کی[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۷۸ [2] مشکوٰۃ ص ۲۷۸

عورتیں پردہ کریں

(۳) یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ
وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ
عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط ۱
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ
وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ۲
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ
یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰی
لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ ۢ بِمَا
یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ
وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ

اے نبی بیویوں اور بیٹیوں
مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ د
اپنے مونھوں پر نقاب ڈالا ک
اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہیں
گذشتہ زمانہ جاہلیت کی طر
سنگھار دکھاتی نہ پھرو
ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ ا
نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگا
کو بھی محفوظ رکھیں۔ یہ ان کے لیے
بہت پاکیزہ ہے بے شک
جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں
اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ
نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت
کی حفاظت کریں اور اپنی زینت
کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس

---

۱ الاحزاب - ۵۹   ۲ الاحزاب - ۳۳

عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ	سے کھلی رہتی ہے اور اپنے دوپٹے
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ	اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے
اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند
اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ	کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ	بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا
نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ	بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ	غلاموں پر یا ان خدمتگاروں پر جنہیں
غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ	عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر
الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ	جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے
لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ	واقف نہیں اور اپنے پاؤں زمین پر
النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ	سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط [1]	ہو جائے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پردہ ہے، جب وہ باہر نکلی تو شیطان نے اس کو جھانکا۔ [2]

چنانچہ اگر عورت بن سنور کر بازاروں میں گھومے تو وہ تندی اور

---

[1] النور۔ ۳۰، ۳۱ [2] مشکوٰۃ۔ ۲۶۹

شیطان کا جیلہ ہے)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ نابینا (صحابی) ہے ہمیں نہیں دیکھ رہا۔[1]

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے

(۴) وَلَا تَنْكِحُوا | اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو
مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ | سے تمہارے باپ نکاح کر چکے
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ | جو پہلے ہو چکا یہ بے حیائی
كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ | غضب کا کام ہے اور برا
سَبِيلًا حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ | تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں
أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ | اور پھوپھیاں اور خالائیں اور
وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ | اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے
الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَ | دودھ پلایا اور تمہاری دودھ

---

[1] مشکوٰۃ ص۲۶۹)

اور تمہاری عورتوں کی مائیں ۔ اور ان کی	اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ
بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش	وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
پائی ہے ۔ ان بیویوں کی لڑکیاں جن	وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ
سے تمہارا تعلق زن و شو ہو چکا ہے	الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ
اور اگر تعلق زن و شو نہ ہوا ہو ، تو	الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ
تم پر اس نکاح میں کچھ گناہ نہیں	تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو	جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ
تمہاری پشت سے ہیں (یہ سب	اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ
عورتیں تم پر حرام ہیں) اور دو بہنوں	اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے	بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ
مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ بخشنے	سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
والا مہربان ہے اور خاوند والی عورتیں	رَّحِيْمًا وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
مگر تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوئے	النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
یہ اللہ کا قانون تم پر لازم ہے اور ان	كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ
کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں	لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے	تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ
میں طلب کرو ایسے حال میں کہ نکاح	غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
کرنے والے ہو نہ یہ کہ آزاد شہوت	بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
رسانی کرنے لگو ۔ پھر ان عورتوں میں	فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِنۢ بَعْدِ	سے جسے تم کام میں لائے ہو تو ان
الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ	کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں
عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ	دے دو۔
مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ	البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد آپس
الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن	کی رضامندی سے باہمی کوئی سمجھوتہ
مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن	ہو جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں
فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ؕ [1]	بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اور جو کوئی تم میں سے اس بات کی
إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ	طاقت نہ رکھے کہ خاندانی مسلمان عورتیں
مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ؕ	نکاح میں لائے تو تمہاری ان لونڈیوں
اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ	میں سے نکاح کرے جو تمہارے قبضہ
فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ	میں ہیں اور ایمان دار بھی ہیں۔
فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى	اے ایمان والو جب تمہارے پاس
الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ	مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں
حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا	تو ان کی جانچ کر لو اللہ ہی ان کے
هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ؕ [2]	ایمان کو خوب جانتا ہے،
	پس اگر تم انہیں مومن معلوم کرو تو

[1] النساء۔ ۲۴ تا ۲۵ [2] الممتحنۃ۔ ۱۰

تو انھیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ، نہ وہ
(عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور
نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال
ہیں)

④ جن سے نکاح درست نہیں ان کی ایک مختصر فہرست درج کی جاتی ہے۔

۱ اولاد اور ان کی اولاد در اولاد سے نکاح حرام ہے۔
۲ والدین اور ان کے والدین یا ان کے آگے بڑے بزرگ سے نکاح حرام ہے،
۳ بہن بھائی جو ماں باپ دونوں یا ایک سے بھی ہوں، اسی طرح ماموں، چچا، بھتیجے، بھانجے (مذکر و مونث) سے نکاح حرام ہے
۴ داماد سے نکاح حرام ہے،
۵ سوتیلا باپ جس کے پاس اس کی ماں رہ چکی ہے اس سے نکاح حرام ہے۔
۶۔ سوتیلی اولاد سے نکاح حرام ہے۔
۷ خسر اور اس کے والدین اور بڑوں سے نکاح حرام ہے۔
۸ دو بہنوں کا ایک وقت میں نکاح حرام ہے اگر ایک کو طلاق دی تو بھی عدت گذرنے سے پہلے نکاح حرام ہے۔
۹۔ بیوی کی پھوپھی، خالہ، بھانجی اور بھتیجی سے نکاح حرام ہے۔

۱۰ ایسی دو عورتیں کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد قرار دیا جائے تو ان کا با
نکاح حرام ہو۔ یہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہوں گی،
۱۱ نسب کے باعث جن سے نکاح حرام ہے اسی طرح کسی عورت کا بچپن کے
زمانہ میں دودھ پینے سے بھی وہ رشتے حرام ہوں گے۔ چنانچہ دا
(دودھ پلانے والی) ماں باپ، ان کی اولاد، اس سے نکاح حرام ہے
اسی طرح اضافی حساب سے ماموں، بھانجے، چچا، بھتیجے سے نکا
حرام ہے،
۱۲ دودھ شریک دو بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں
۱۳ اگر کسی عورت سے زنا کیا۔ تو اسی زانیہ عورت کی ماں اور اولاد سے ز
مرد کا نکاح حرام ہے۔
۱۴ اگر کسی عورت نے بدمعاشی کی نیت سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اس عو
کی ماں اور عورت کی اولاد سے اس مرد کا نکاح حرام ہے اسی طرح
مرد نے کسی عورت کو بدمعاشی کی نیت سے ہاتھ لگایا تو وہ مرد، اس
عورت کی اولاد اور اس کی ماں پر حرام ہو گیا۔
۱۵ رات کو اٹھا غلطی کے ساتھ جوانی کے جوش کے ساتھ ا
لڑکی یا ساس پر ہاتھ رکھا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی اب
اسے طلاق دے دے
۱۶ کسی نے سوتیلی ماں پر شہوت کے ساتھ ہاتھ ڈالا یا سوتیلی ماں نے
سوتیلے لڑکے پر شہوت کے ساتھ ہاتھ ڈالا تو اب میاں بیوی کو

ایک دوسرے پر حرام ہو گئے ۔ اس لیے اسے طلاق دے دے ۔

۱۷ مسلمان عورت اور کافر مرد کا آپس میں نکاح کرنا حرام ہے ۔ ہم نے اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کر دیا ہے جن سے نکاح حرام ہے ۔ باقیوں سے نکاح درست ہے ۔ مزید تفصیل کے لیے علمائے کرام سے رجوع کیا جائے ۔

چونکہ قادیانی کافر مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں ۔ اس لئے ان سے مسلمان کا نکاح حرام ہے ۔

۱۸ ایک گھنٹہ یا وقت مقررہ تک کے لیے نکاح کرنا حرام ہے اور بدکاری ہے جیسے کہ شیعہ لوگ متعہ کرتے ہیں ۔ متعہ کرنا حرام اور بدکاری ہے اور اسکے نتیجہ میں ہونے والی اولاد حرام کی اولاد ہو گی ۔

اسی طرح دشمن صحابہ کرام

اور مسلمانوں کا آپس میں نکاح حرام ہے

بیوی اور اولاد کے متعلق

ضروری احکام

(۵) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ : اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو وہ نجاست ہے ،

اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ	پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو
فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ	اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ
حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ	کہ وہ پاک ہو لیں۔ پھر جب وہ پاک
فَاْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ	ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط[1]	سے اللہ نے حکم دیا ہے
وَالْوَالِدَاتُ	(اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو
يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ	برس دودھ پلائیں یہ اسکے لیے ہے
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ	جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے
اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط وَ	اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا
عَلَى الْمَوْلُودِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ	کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے
بِالْمَعْرُوفِ ط[2] اَلرِّجَالُ قَوّٰمُونَ	(مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس واسطے
عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ	کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا	دی ہے اور اس واسطے کہ انہوں
اَنْفَقُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط[3]	نے اپنے مال خرچ کیے ہیں)
وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ	(اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو
اَبْنَآءَكُمْ ط ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ	تمہارا بیٹا بنایا ہے یہ تمہارے منہ
بِاَفْوَاهِكُمْ ط[4]	کی بات ہے)

---

[1] البقرۃ ۲۲۲ [2] البقرۃ ۲۳۳ [3] النساء ۳۴ [4] الاحزاب ۴

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جس مرد کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو قیامت کو اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا (مفلوج) ہوگا۔[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ کامل ایماندار وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے ہیں[2]

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ کچھ عطا کرے تو سب سے پہلے اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے[3]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے غلام آزاد کرانے پر خرچ کیا اور ایک دینار تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ ان میں سے سب سے بڑا ثواب اس میں ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔[4]

---

۱ مشکوٰۃ ص ۲۷۹ ۲ مشکوٰۃ ص ۲۸۲ ۳ مشکوٰۃ ص ۲۹۰
۴ مشکوٰۃ ص ۱۷۰

طلاق کے مسائل

بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

(نکاح کی گرہ (طلاق کا حق) مرد کے قبضہ میں ہے (یعنی مرد طلاق دے گا تو طلاق ہو سکے گی)

(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ [1]

(اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم انہیں چھوؤ۔ تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں ہے کہ تم ان کی گنتی پوری کرنے لگو، سو انہیں کچھ فائدہ دو اور انہیں اچھی طرح سے رخصت کر دو)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [2]

(اور طلاق دی ہوئی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں)

---

[1] الاحزاب - ۴۹ [2] البقرۃ - ۲۲۸

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ	(اور تمہاری عورتوں میں سے جن کو حیض
مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ	کی امید نہیں رہی اگر تمہیں شبہ ہو۔
اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَةُ	تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی
اَشْھُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط	بھی جن کو ابھی حیض نہیں آیا۔
وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ	اور حمل والیوں کی مدت ان کے بچہ جننے
اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ لہ	تک ہے)
وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ	(اور جو تم میں سے مرجائیں اور بیویاں

مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے
بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ۲ دس دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہئے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک مبغوض ترین جائز کام، طلاق دینا ہے (یعنی اگرچہ جائز ہے مگر انتہائی ناپسندیدہ ہے)

طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو ہے۔

تین طلاق دینے سے عورت بالکل حرام ہو جائے گی اور دوبارہ اس سے نکاح درست نہیں ہوگا۔

عدت کی مدت میں مرد پر لازم ہے۔ کہ وہ عورت کو تمام اخراجات دے۔ مہر، مرد پر فرض ہے۔ جو ہر صورت ادا کرنا ہوگا۔

لہ الطلاق۔ ۴، ۲ہ البقرۃ۔ ۲۳۴

اگر مرد طلاق نہ دے اور عورت کچھ مال دے کر اسے طلاق دینے پر راضی کر لے تو جائز ہے، اسے خلع کہا جاتا ہے۔

ایک ساتھ تین طلاق دینا سخت بری بات ہے۔

طلاق کے مفصل مسائل علماء سے معلوم کیے جائیں



قصاص اور دیت

(۱) اسلام نے حکم دیا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے جو اقوام ایسا کرتی ہیں ان میں قتل کا جرم ختم ہو جاتا ہے گویا قصاص لینا قوم کی زندگی ہے۔ مگر جدید معاش اقوام قتل کے بدلے صرف قید کرتی ہیں اور قاتل کو قتل نہیں کرتی۔ ان کی جدید سائنسی ترقی اور مال و دولت کی فراوانی اور امورِ دنیا کی مہارت قتل و غارت اور فساد کو روک نہیں سکتی۔

(۲) اگر کوئی شخص غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے مثلاً شکار کرنے کے لیے گولی چلائے اور وہاں اچانک کوئی انسان سامنے آجائے تو اب قتل کے بدلے قتل نہیں ہو گا بلکہ ایک سو اونٹ جرمانہ یعنی دیت دینا ہو گی۔

(۳) آنکھ ناک کان وغیرہ کاٹنے پر بھی قصاص (دیت) لیا جائے گا۔

(۴) خودکشی بھی حرام ہے۔ اور جس صورت میں خودکشی کرے گا اسی صورت میں دوزخ میں سزا پائے گا۔

قاتل کو قتل کرو

① یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو! مقتولوں میں
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی	کرنا (یعنی قصاص لینا) تم پر فرض
الْقَتْلٰی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ	کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد کے
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ	اور غلام بدلے غلام کے اور عورت
فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ	بدلے عورت کے جس سے
شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ	کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف
وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ[1]	کیا جائے تو دستور کے موافق
	کرنا چاہیے اور اسے نیکی کے ساتھ
	ادا کرنا چاہیے ۔
وَلَکُمْ فِی	(اور اے عقلمندو تمہارے لیے
الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰاُولِی	قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم
الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ؕ[2]	(خونریزی سے) بچو)

قتل خطاء اور دیت

② وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا	(اور جو مسلمان کو غلطی سے قتل

---

[1] (البقرۃ - ۱۷۸) [2] (البقرۃ - ۱۷۹)

خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ	تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے
وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهٖٓ	اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے
إِلَّآ أَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ ﴿١﴾	مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں
وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ	(اور ہم نے ان پر اس کتاب میں
فِيْهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے
وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ	اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور
بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ	ناک بدلے ناک کے اور کان
بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ	بدلے کان کے اور دانت بدلے
بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ	دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے
قِصَاصٌ ؕ ﴿٢﴾	برابر ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی مسلمان کا جو لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو، خون حلال نہیں سوائے تین میں سے ایک صورت کے (ایک) یہ کہ قتل کے بدلے قتل کیا جائے (دوسرے) شادی شدہ زنا کرے (تیسرے) یہ کہ گمراہ ہو کر دین اسلام چھوڑ دے اور (مسلمانوں) کی جماعت سے الگ ہو جائے یعنی قتل کرے یا زنا کرے یا اسلام چھوڑ کر یہودی عیسائی یا مرزائی یا کسی

---

١ النساء - ٩٢ ٢ المائدہ - ٤٥

کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا جو کسی معاہد کو قتل کرے جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ حالانکہ وہ چالیس سال کے سفر سے بھی آتی ہے[1]

خودکشی حرام ہے

(۲) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ... علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی ... کی آگ میں جائے گا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ بار بار گرتا رہے گا جس نے زہر پی کر خودکشی کی۔ وہ دوزخ کی آگ میں جائے گا۔ چنانچہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ (اور) عذاب چکھتا ہوگا، اور جس نے کسی لوہے (اوزار) سے ... کی۔ تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ اپنے پیٹ میں گھونپ کر) دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ تکلیف پاتا رہے گا

دیت کی مقدار

حضرت عبداللہ بن عمرو نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ ...

---

[1] مشکوٰۃ صـ ۲۹۹ [2] مشکوٰۃ صـ ۲۹۹

لیا، یاد رکھو، قتل خطا کی دیت، شبہ عمد ہے۔ جو کوڑے یا ڈنڈے
ہو۔ یعنی قتل خطا کی دیت ایک سو اونٹ ہیں جن میں سے چالیس
ہوں۔

اور مالک شافعی اور احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک فوراً ادا کرے
حنیفہؒ کے نزدیک تین سال کے اندر ادا کرنا لازم ہے۔

اعضاء کی دیت کے سلسلہ میں علماء کرام سے رجوع کیا جائے۔ ہم نے
ت سے بچنے کے لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔



اخوت واتحاد

(۱) مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں آپس میں اتحاد رکھو گے تو
حاصل رہے گی۔ اور ان کا اتحاد، اطاعت خدا و رسول میں
(۲) سب انسان ایک آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں جو اسلام کا زیادہ
ہے وہ اچھا ہے اور جو اسلام سے دور ہے وہ بدمعاش ہے
(۳) مسلمانوں کا باہم ملاقات کرنا ایک دوسرے کے کام آنا
ہے اور کافروں اور بدمعاشوں کی دوستی سے دور رہنا بھی

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

(۱) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ [۱] (بے شک مسلمان آپس میں بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا [۲] (اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو)

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ (اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے ا...

[۱] الحجرات - ۱۰ [۲] آل عمران - ۱۰۳

دیحکم[1]

۲ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ[2]

ہوا اکھڑ جائے گی)

(اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہارے خاندان اور قومیں بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان لو۔ بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت میں لگا ہو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں لگا ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے تکلیف ہٹائے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف ہٹائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا! کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

---

[1] الانفال - ۴۶، [2] الحجرات - ۱۳،

میری خاطر محبت رکھنے والوں، اور میری خاطر ہم نشین ہونے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو گئی۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے ایک آدمی نے کہا نماز اور زکوٰۃ۔ دوسرے نے کہا۔ جہاد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل، اللہ کی خاطر محبت رکھنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۷)

کافر و فاسق سے اخوت قائم نہ کرو

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا!

ایماندار کے سوا کسی کی رفاقت اختیار نہ کرو۔ اور تیرا کھانا پرہیزگار کے سوا کوئی دوسرا نہ کھائے۔

(یعنی کافروں اور جرائم پیشہ بے نمازیوں شرابیوں اور مرتد بیدینوں شبعوں کی دوستی نہ رکھو۔ اور نہ ان کو کھانا کھلاؤ۔ اور نہ ان کے سامنے کھاؤ پیو۔ تاکہ ان کی خباثت کا اثر تم تک نہ پہنچے۔

وعدہ پورا کرو

(۱)۔ وعدہ پورا کرو۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا وعدہ نہ ہو۔
(۱)۔ وعدہ کرتے وقت ان شاء اللہ کہا کرو۔
(۲)۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کئے گئے وعدہ کا خاص خیال رکھو
(۳)۔ وعدہ شکنی کرنے والے منافقین کی ایک خصلت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا[۱] (اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہو گی)

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز[۲] (اور کسی چیز کے متعلق یہ ہرگز نہ کہو کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ[۳] (اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو)

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا (جو شخص دغا باز (خائن) گناہ گار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں)

---

[۲] الکہف ۔ ۲۳ [۳] الانفال ۔ ۲۷

أُثِيمًا ۚ ۱	کرتا۔
إِنَّ اللَّهَ	(بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا	کہ امانتیں امانت والوں
الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۲	کو پہنچا دو۔)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا۔ اور جس میں ایک خصلت ہوگی اس میں منافق ہونے کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔
۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
۳۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔
۴۔ جب جھگڑے تو گالیاں بکے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷)

---

۱ النساء ۱۰۷ ۲ النساء ۵۸

گناہوں سے بچتے رہو

مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہمیشہ گناہوں سے بچتے رہیں۔ اور نیک کام کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے۔ تقویٰ کا یہی معنی ہے تقویٰ کی مزید تفصیل حصہ تصوف میں دیکھئے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ	(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس کی پابندی کریں تو (تمام مشکلات کو حل کرنے کے لئے) کافی ہے اور وہ یہ ہے۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط	(اور جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اللہ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اسے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو)

تقویٰ کا معنی ہے گناہوں سے پرہیز کرنا چنانچہ جو شخص گناہوں سے بچے اور نیک کام ہی کرے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ ہر دکھ سکھ میں اس کا مددگار رہو گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے۔

۶۔ اسلام کے عام اخلاقی اصول

(۱)۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے بہتر اور قابلِ اتباع ہے۔

(۲)۔ مسلمان غصہ پینے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کو معاف کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

(۳)۔ آپس میں کسی گناہ کے کام کا مشورہ نہ کرو اور دوسرے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ ہی کسی مسلمان پر بدظنی رکھو۔

(۴)۔ دوسروں سے ایسا مذاق مت کرو جس سے ان کی توہین ہو یا انہیں دکھ ہو اور نہ ہی دوسروں کے نام دھرو۔

(۵)۔ ہر فضول بات سے دور رہو۔

(۶)۔ شریف لوگ اکڑ کر نہیں چلتے بلکہ دبے پاؤں چلتے ہیں۔

(۷)۔ مجلس میں فراخ ہو کر بیٹھو تنگی کر کے دوسروں کو دور نہ بھگاؤ۔

(۸)۔ لوگوں کو ہمیشہ نیک بات بتاؤ اور اچھا مشورہ دو۔ اور کسی بدمعاش اور نیکی سے روکنے والے بُرے آدمی کی رفاقت مت اختیار کرو۔

(۹)۔ دوسروں کے گھر میں اجازت کے بغیر مت جاؤ۔ اور سلام بھی کرو۔

(۱۰)۔ مسلمان بھائی سے ملو تو سلام کرو اگر دوسرا مسلمان سلام میں پہل کرے تو بہتر سے بہتر جواب دو۔

(۱۱)۔ اس حصہ میں احادیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام

اخلاق مثلاً کھانے کا طریقہ، لباس اور فطرت اور حجامت، سلام کا طریقہ نشست، تبسم وغیرہ کا ذکر ہے۔

① وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝[1]	(بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں)
② وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ[2]	(اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں)
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝[3]	(درگذر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے الگ رہ)
④ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۝[4]	(اے ایمان والو جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو۔)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا	(اے ایمان والو بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو

---

[1] القلم ۴ [2] الشوریٰ ۳۷ [3] الاعراف ۱۹۹ [4] المجادلہ ۹

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط[1]	اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے
(۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اے ایمان والو ایک قوم دو
اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ	قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہ
قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا	وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عو
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ	دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کر
نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا	کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	ہوں اور ایک دوسرے کو
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط	نہ دو اور نہ ایک دوسرے
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ	نام دھرو فسق کے نام لینے
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ	لانے کے بعد بہت برے ہیں
لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ	جو باز نہ آئیں سو وہی ظالم ہیں
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝[2]	
(۵) وَاِذَا سَمِعُوا	اور جب بے ہودہ بات سنے
اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ[3]	تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں)
وَالَّذِيْنَ	(اور جو بے ہودہ باتوں سے
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ[4]	موڑنے والے ہیں)
(۶) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ	اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو ان

---

[1] الحجرات ۱۲ [2] الحجرات ۱۱ [3] القصص ۵۵
[4] المومنون ۳

الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ [۱]

پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے)

⑦ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ [۲]

(اے ایمان والو، جب تمہیں مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل کر بیٹھو اللہ تمہیں فراخی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ۔ تم میں سے اللہ ایمان داروں کے اور ان کے جنہیں علم دیا گیا ہے درجے بلند کرے گا)

⑧ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا [۳]

(اور لوگوں سے اچھی بات کہنا)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ۝ [۴]

(اور ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہا نہ مان جو طعنے دینے والا چغلی کھانے والا ہے نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھا ہوا گناہگار ہے بڑا اُجڈ اس کے بعد بد اصل

---

[۱] الفرقان ۶۳ [۲] المجادلۃ ۱۱ [۳] البقرۃ ۸۳ [۴] القلم ۸ تا ۱۳

بھی ہے)

(۹) یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَہْلِہَا[۱]

(اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور کسی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو۔)

(۱۰) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَاۤ اَوْ رُدُّوْہَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا[۲]

(اور جب تمہیں کوئی دعا دے تم اس سے بہتر دعا دو یا الٹ کر وہی کہو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔)

کھانے کے آداب

(۱۱) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (کھانا کھاتے وقت) اللہ کا نام لو (بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ کہو) اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور رگڑنے سے پہلے

---

[۱] النور۔ ۲۷ [۲] النساء۔ ۸۶

اپنا ہاتھ چاٹ لیتے تھے (تاکہ کھانے کے باقی ذرات نہ ہوں (مشکوٰۃ ص۳۶۲)

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا"۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۲)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر نہیں کھایا اور
نہ چنگیر میں کھاادر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پینے وقت تین سانس لیتے تھے۔ (مشکوٰۃ ۳۷۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے۔ تو اس کے ساتھ جو
خرابی لگ جائے اسے دور کر دو پھر اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے
لئے نہ چھوڑ دے جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ
وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۳)

ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مل جل کر کھانے کا حکم
کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے کھانے پر اکٹھے رہو اور اللہ کا نام لو، اس میں
تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۹)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اے عائشہ رضہ، جس گھر میں کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں آپ نے
یہ دو یا تین بار فرمایا۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی کھائے اور کھانے پر اللہ کا ذکر کرنا
پڑھنا) بھول جائے۔ تو (جب یاد آئے) یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ (اس کے اول آخر میں اللہ
اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ نام کے ساتھ) (مشکوٰۃ ص ۶۵

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جب جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ (سب حمد اللہ کے لئے ہے
اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا نے ہمیں کھلایا اور پلایا، اور
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مسلمان بنایا) (مشکوٰۃ ص ۶۵

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے
کہ مہمان کی عزت کرے۔ اس کا اکرام ایک دن رات ہے اور اس کی ضیافت
تین دن ہے۔ اور اس کے بعد (جتنے دن کھلائے) وہ صدقہ ہے۔ اور
(مہمان) کے لئے درست نہیں کہ وہ اس کے پاس (زیادہ مدت) ٹھہرے
کہ اسے تکلیف میں ڈال دے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۸)

لباس کے آداب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

تم قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ (اس لئے کہ اس میں پردہ خوب ہے) (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

ایماندار کا تہ بند پنڈلیوں کے درمیان تک ہے اس کے اور ٹخنوں کے درمیان کوئی گناہ نہیں۔ اور جو (ٹخنے) کے نیچے جائے گا۔ وہ آگ میں ہے آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ اور (فرمایا) جس نے تکبر سے تہ بند گھسیٹا اللہ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ سفید لباس پہنو۔ یہ زیادہ پاک اور عمدہ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفناؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

(مردوں کے لئے سفید لباس اور عورتوں کے لئے رنگ دار لباس زیادہ بہتر ہے۔ مردوں کے لئے سونا اور ریشم حرام ہے البتہ عورتوں کے لئے جائز ہے)

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے درمیان اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے۔ کہ (ہم) ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ عمامہ باندھو۔ یہ فرشتوں کا نشان

ہے اور اس کے پلو پشت پر چھوڑ دو۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا
(یعنی سیاہی مائل سبز رنگ کا نگینہ تھا) آپؐ نگینہ کو ہتھیلی کی جانب کر
ایک حدیث میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہننے کا ذکر بھی ہے۔ ر
کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہاتھ میں پہن لیتے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
کے نعل مبارک کے دو تسمے تھے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۹)

امام جزری فرماتے ہیں کہ آپ کے جوتے میں دو تسمے تھے۔ ایک
تسمہ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیان اور دوسرا تسمہ درمیا
انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان ہوتا۔ حواشی مشکوٰ
مرقات (مشکوٰۃ ص۳۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔

فطرت کی پانچ باتیں ہیں (جن پر عمل کرنا ضروری ہے) (۱) ختنہ کر
(۲) موئے زہار صاف کرنا۔ (۳) مونچھیں ترشوانا (۴) ناخن کٹوا
(۵) بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
نے ایک بچے کو دیکھا۔ کہ جس کا کچھ سر مونڈا ہوا تھا اور کچھ چھوڑ دیا

(جیسے کہ آج کل جاہل لوگ انگریزی بال رکھتے ہیں) آپؐ نے اس سے کیا اور فرمایا۔ سب (بال) مونڈو یا سب رکھو۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کی خوشبو ظاہر ہو رنگ پوشیدہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ور خوشبو پوشیدہ رہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۱)

(یعنی مردوں کو چاہئے کہ بے رنگ خوشبو استعمال کریں۔ اور عورتوں چاہئے کہ وہ مہندی وغیرہ استعمال کریں جس میں خوشبو نہ ہو۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم سونے سے پہلے اثمد (سرمے) کی تین تین سلائیاں ہر آنکھ میں لتے۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۵)

سلام کا طریقہ

حضرت عمران بن حصین بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اور کہا !

السلام علیکم۔ آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

پھر ایک اور آیا۔ اور اس نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں پھر ایک اور آیا اور نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپؐ نے اس کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا (اس کے لئے) تیس نیکیاں ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۸)

ایک آدمی نے عرض کیا۔ میرا والد آپؐ کو سلام عرض کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ

(غیر مسلموں کو سلام دینے میں پہل کرنا جرم ہے اگر وہ سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہہ دے۔)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں۔ تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ ص ۴۰۱)

مذاق کرنے اور نام رکھنے کا طریقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا۔ تو فرمایا۔ یہ ایسا لیٹنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۰۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ

لم کو کبھی منہ بھر کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے (حلقہ) کا کوا بھی نظر
ئے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے (یعنی ٹھٹھے لگا کر ہنسنا آپ کی عادت
مشکوٰۃ ص ۴۰۶) ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں ۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور
رحمٰن ہیں ۔

ہمیں چاہیئے کہ انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام کے ناموں پر نام
ہی اچھے اسماء ہیں ۔)

(چنانچہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا ۔ کہ جناب رسول اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا !

قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں
ساتھ پکارا جائے گا ۔ اس لئے اپنے اچھے نام رکھو ۔
(مشکوٰۃ ص ۴۰۸)

کام اور آرام

اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کے لئے دن بنایا اور آرام کے لئے رات بنائی انسانی اطمینان اور صحت اس میں ہے۔ کہ دن کو کام کرے اور رات کو آرام کرے البتہ دن کے مختلف حصوں میں اور رات کے بھی ایک حصہ میں اللہ کی عبادت کرکے اس کا شکر ادا کرے جس نے یہ انعامات فرمائے۔ دن رات سے جیسے سال بنتے ہیں اسی سے زمانہ کی مدت کی پیمائش بھی ہو جاتی ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا [1]

(وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن دکھلانے والا بنایا)

وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ [2]

(اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لئے روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو)

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا [3]

(اور رات کو پردہ پوش بنایا۔ اور دن کو روزی کمانے کے لئے بنایا)

---

[1] یونس - ۶۷ [2] بنی اسرائیل - ۱۲ [3] نبا - ۱۰، ۱۱

اسلام کے اصولِ تجارت

۔ پہلے اللہ کی عبادت کرو۔ پھر خشکی اور تری میں جہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے روزی مقدر کی ہے اسے تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

روزی تلاش کرنا جرم نہیں اسی طرح خشکی اور سمندر کا سفر بھی جرم نہیں۔

۔ روزی دینے والا اللہ ہی ہے۔ اور اسی نے کسی کے لئے کم اور کسی کے لئے زیادہ روزی مقرر کر دی ہے جس کی حکمت وہ خوب جانتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہر ایک کی روزی وسیع کر دیتا تو بہت سے لوگ بداخلاق اور ظلم میں تیز ہو جاتے اور دنیا میں فساد برپا ہو جاتا۔ اب کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس علم و ہنر ہے جس کے زور پر میں نے مال کمایا بلکہ یہ صرف اللہ کی عطا ہے۔

(۲)۔ کثرت مال و اولاد۔ بزرگی کی دلیل نہیں بلکہ یہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زیب و زینت ہے جو زیادہ تر اللہ سے غافل کر کے خسارہ دیتی ہے۔ اس لئے بقدرِ ضرورت ہی دنیا کافی ہے۔ زیادہ کی طلب فتنہ و پریشانی کی طلب ہے۔

(۳)۔ کاروبار دیانت داری سے کرو۔ صرف حلال کاروبار کرو۔ اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

(۴)۔ ادھار لیتے دیتے وقت تحریر کر دو۔ اور دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد یا دو مسلمان عورتوں کی گواہی بھی ہونی چاہئے۔

(۶) ۔ تجارت میں سچائی و دیانتداری، مسلمانوں سے ہمدردی اور مقروض کو مہلت دینا اور حرام کاروبار سے بچتے رہنا ضروری ہے ۔

پہلے نماز پڑھو پھر تجارت کرو

(۱) وَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ؎۱	(پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ)
وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؎۲	(اور اس میں تمہارے لئے روز کے اسباب بنا دیے)
رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ؎۳	(تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ اس کا فضل تلاش کرو بے شک تم پر بڑا مہربان ہے)
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ ؎۴	(اور دن کو روزی کمانے کے بنا دیا)

؎۱ الجمعۃ ۔ ۱۰ ؎۲ الحج ۔ ۲۰ ؎۳ بنی اسرائیل ۔ ۶۶
؎۴ نبا ۔ ۱۱

روزی دینے والا اللہ ہے

اور روزی کی مقدار مقرر ہے

(۱) نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[1]

(ان کی روزی تو ہم نے ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کی ہے)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا[2]

(اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے ۔ اور جانتا ہے جہاں وہ ٹھہرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے)

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ[3]

(اور تمہاری روزی آسمان میں ہے اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

(۳) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ

(اور اگر اللہ اپنے بندوں کی روزی فراخ کردے تو زمین پر سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ ایک اندازے سے اتارتا ہے جتنی چاہتا ہے)

---

[1] الزخرف - ۳۲ ۔ [2] ہود - ۶ ۔ [3] الذریٰت - ۲۲ ۔

إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ [۱]

بے شک وہ اپنے بندوں سے خوب خبردار دیکھنے والا ہے)

ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ [۲]

(پھر جب ہم اسے اپنی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے میری عقل سے ملی ہے بلکہ یہ نعمت آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے)

(دنیا کی حقیقت صرف یہ ہے کہ کھیل ہے)

(۴) وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ [۳]

(اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور اصل زندگی عالم آخرت کی ہے کاش وہ سمجھتے)

اور کافر کہتے ہیں۔ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ [۴]

(اور یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے بڑھ کر ہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا)

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ

(جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے تو ان کے اعمال ہم یہیں پورے کر دیتے ہیں اور انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دیا جاتا)

---

[۱] الشوریٰ - ۲۷ [۲] الزمر - ۴۹ [۳] العنکبوت ۶۴

[۴] سبا - ۳۵

أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱﴾

(یہ وہی ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا، اور خراب ہو گیا جو کچھ کمایا تھا۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۲﴾

(اور تو اپنی نظر ان چیزوں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے)

ناپ تول درست رکھو

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿۳﴾

(پیمانہ پورا کرو اور نقصان دینے والے نہ بنو)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ﴿۴﴾

(اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو)

---

۱ ہود - ۱۵، ۱۶ ۲ طٰہٰ - ۱۳۱ ۳ الشعراء - ۱۸۱

۴ انعام - ۱۵۲

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝[1]

(کم تولنے والوں کے لیے تباہی ہے) وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں)

قرض لینے دینے کے آداب

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ[2]

(اے ایمان والو! جب تم کسی وقتِ مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو)

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ[3]

وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا

(اور اپنے مردوں میں سے گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں) (اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھنے میں سستی نہ کرو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے

---

[1] مطففین ۱ تا ۳، [2] البقرۃ ۲۸۲، [3] البقرۃ ۲۸۲

إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً
حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا
وَأَشْهِدُوا إِذَا
تَبَايَعْتُمْ ؕ

ہے اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب اس بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ مگر یہ سوداگری ہاتھوں ہاتھ ہو جیسے آپس میں لیتے دیتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو۔ اور جب آپس میں سودا کرو تو گواہ بنا لو)

چند ضروری احکام

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ بروسلم نے فرمایا۔ سچا دیانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء صدیقین اور ہداء کے ہمراہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص۲۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے۔ کہ جو خریدے یا قرض کی ادائیگی تقاضا کرے تو نرم دل ہو۔ (مشکوٰۃ ص۲۴۳)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵ البقرة ۲۸۲

نے فرمایا۔ (مال فروخت کرتے وقت) قسمیں کھانے سے بچو اس سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے مگر برکت جاتی رہتی ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۳)

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے تاجروں کے گروہ! تجارت میں لغو یا حلف ہو جاتی ہے اسے صدقہ سے ملا دو۔ (یعنی صدقہ کیا کرو تاکہ غلطیاں معاف ہوتی رہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۳)

البتہ رشوت خوری سے بچو۔ یہ حرام تجارت ہے۔ چنانچہ اسلام نے کتے، بلی، جوا، سود، شراب، تصاویر، خلاف شریعت لباس بنانے اس قسم کے تمام خلاف اسلام کاروبار حرام اور جرم قرار دیئے۔ تاکہ انسان روحانی طور پر صحت مند رہے۔ اور انسانی معاشرے میں برائی نہ پھیلے

موت اور اس کے بعد

۱۔ ہر جاندار ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا۔ اس لئے جب کوئی فوت ہو جائے یا کسی کو جان و مال کا نقصان پہنچے۔ تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھو۔ اس سے اللہ کی رحمت ہوگی۔ اور نقصان کی تلافی ہوگی۔

۲۔ مرنے کے بعد مرنے والے کی جائداد اس آیت کے مطابق تقسیم کرنی چاہئے۔ جائداد تقسیم کرنے سے میت کے مال سے اس کے کفن دفن پر مال خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر تیجے جمعرات اور چالیسواں جیسی من گھڑت بدعات پر وارثوں کی اجازت اور مال تقسیم کرنے سے پہلے مال خرچ کرنا جرم ہے۔ اور جمعرات اور چالیسویں جیسے من گھڑت ختموں کا مال کھانے والے پکے حرام خور ہیں۔

۳۔ بیماری اور موت کے دوسرے مسائل کے لئے ان احادیث کا مطالعہ کیجئے۔

۴۔ ان بدعات سے بچئے۔

ہر جاندار مر جائے گا

① كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ	ہر ایک جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کے لئے جانچتے ہیں۔

وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ ¹ اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے

نقصان یا موت پر کیا کہو؟

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ ²

(وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہ لوگ جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں

(وراثت کی تقسیم کا طریقہ)

(۲) يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

(اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے پھر اگر دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اس مال میں سے جو میت نے چھوڑا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا

---

¹ الانبیاء - ۳۵

مِنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ
لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ
وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ
فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ
فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ
اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ
اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۝ وَ لَكُمْ
نِصْفُ مَا تَرَكَ
اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ
فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا

اور اگر میت کی اولاد ہے تو اس کے
والدین میں سے ہر ایک کو کل مال کا
چھٹا حصہ ملنا چاہئے اور اگر اس
کی کوئی اولاد نہیں اور ماں باپ
ہی اس کے وارث ہیں تو اس کی
ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر
میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو اس
کی ماں کا چھٹا حصہ ہے. (یہ حصہ)
اس وصیت کے بعد ہوگا جو وہ کر گیا
ہے اور بعد ادا کرنے قرض کے
تم نہیں جانتے تمہارے باپوں
اور تمہارے بیٹوں میں سے کون
تمہیں زیادہ نفع پہنچانے والا ہے
اللہ کی طرف سے یہ حصہ مقرر کیا
ہوا ہے بے شک اللہ خبردار
حکمت والا ہے اور جو مال تمہاری
عورتیں چھوڑیں اس میں تمہارا آدھا
حصہ ہے بشرطیکہ ان کی اولاد نہ ہو
اور اگر ان کی اولاد ہو تو اس میں

تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ
يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ
فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا
تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ
رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً
أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ
أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ
كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ
فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي
الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ
مُضَارٍّ ١

سے جو چھوڑ جائیں ایک چوتھائی تم
ہے اس وصیت کے بعد جو وہ ک
جائیں۔ یا قرض کے بعد۔ اور عورت
کے لئے چوتھائی مال ہے جو تم چھو
کر مرو۔ بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ
پس اگر تمہاری اولاد ہو تو جو تم
چھوڑ اس میں سے ان کا آٹھو
حصہ ہے اس وصیت کے بع
جو تم کر جاؤ یا قرض کے بعد اور اگ
وہ مرد یا عورت جس کی یہ میراث
باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا اور اس
میت کا ایک بھائی یا بہن ہے
تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حص
ہے پس اگر اس سے زیادہ ہوں تو
ایک تہائی میں سب شریک ہیں
وصیت کے بعد جو ہو چکی ہو یا قرض
کے بعد بشرطیکہ اوروں کا نقصا
نہ ہو۔١

١ النساء - ١١-١٢

إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ط لہ	(اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا۔ اور وہ شخص اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کُل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر چند وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا)

مریض کی تیمارداری کرو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پُرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (مشکوٰۃ ص۱۳۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔

لہ النساء۔ ۱۷۶

جو کسی مسلمان کی صبح کو بیمار پرسی کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کرے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور یہ دعا سات بار کہے

أَسْأَلُ اللّٰهَ	(میں اللہ بزرگ عرش عظیم کے رب
الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ	سے مانگتا ہوں کہ تمہیں صحت
الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ	فرمائے)

اگر موت نہ آئی ہو۔ تو اسے صحت ہو جائے گی۔ (البتہ اگر اللہ تعالیٰ چند روز مزید بیمار رکھ کر اس کے گناہ معاف کرنا چاہے تو وہ مالک جو چاہے کرے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵)

مرض موت میں

لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو

تلقین مرض موت حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان بندے کو اس کے بدن کی (کسی مرض میں) مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ "اس کا وہ نیک عمل لکھ لے جو وہ (صحت کی حالت میں) کرتا تھا۔ اب اگر اسے

لحت ہوگئی۔ تو اسے دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کی جان لے لی تو اس کو بخش دیتا ہے اور اس پر رحم فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۶)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (یعنی جب کسی پر آثار موت دیکھو۔ تو اس کے سامنے کلمہ شریف اس انداز سے پڑھو۔ کہ وہ بھی کلمہ شریف پڑھنے لگ جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۰)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا۔ (ہمیں چاہیئے کہ ہم زندگی بھر روزانہ کچھ مقدار میں کلمہ شریف پڑھتے رہے نیک کام کرتے ہیں اور گناہوں سے بچتے رہیں تاکہ موت کے وقت کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق حاصل ہو)

موت کے بعد دعا اور صبر

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مسلمان وفات پائے۔ تو اس کے وارث) وہ دعا پڑھیں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ (یعنی یہ پڑھے)

إِنَّا لِلّٰهِ وَ (ہم بھی اللہ کے ہیں اور اسی کی
إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لوٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا (اس مصیبت میں اجر دے اور اس کے بعد اس سے بہتر عطا فرما)

تو اللہ تعالٰے اسے اس سے بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔

جب ابوسلمہ نے وفات پائی۔ تو (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں میں نے کہا، کہ ابوسلمہ سے دوسرا کون سا مسلمان بہتر ہو سکتا ہے۔ یہ پہلا گھر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ مگر میں نے دعا پڑھ دی۔ اللہ تعالٰے نے مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے (یعنی آپؐ سے نکاح ہوا) (مشکوٰۃ صـ۱۴۱)

مُردے کا غسل اور کفن و دفن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی سوت کی چادروں میں کفن دیا گیا۔ اس میں قمیص نہیں تھی اور نہ عمامہ تھا۔ (مشکوٰۃ صـ۱۴۳)

البتہ عورت کے کفن میں قمیص اور دوپٹہ زیادہ ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس کی گردن اونٹ (سے گرنے کے باعث) وہ احرام کی حالت میں تھا اس کی وفات ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ (اور غسل بھی تین یا پانچ

سات بار دینا چاہیئے۔) اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھکو۔ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کے متعلق فرمایا۔ کہ ان سے لوہے (کے آلاتِ جنگ) اور چمڑے علیحدہ کر دو۔ اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں میں دفن کرو۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایمان کے ساتھ اور (اپنے آپ کا) محاسبہ کرتے ہوئے جنازہ کے پیچھے چلے اور جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے تک ساتھ رہے۔ وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹا ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جس نے صرف جنازہ پڑھا پھر دفن کرنے سے پہلے واپس آگیا۔ وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹا۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۴)

جنازہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جس روز نجاشی کی وفات ہوئی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اطلاع دے کر بلایا اور ان کے ہمراہ جائے نماز کی طرف نکلے۔ تو ان کی صفیں باندھیں اور (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۴)

(یعنی پہلی تکبیر کے بعد تسبیح دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر نماز جنازہ پڑھتے۔ تو یہ دعا کرتے!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ	(اے اللہ ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں اور ہمارے موجود اور ہمارے غائب اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جس کو تو وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دینا اے اللہ ہمیں اس اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈالنا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۶)

قبر کچی رکھو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر چونہ گچ کرنے اور ان پر (تختی) لکھنے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر چونہ گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۸)

(چنانچہ اسلام نے قبریں پختہ بنانے ان پر گنبد بنانے، قبروں پر چراغ جلانے، قبروں کی طرف سجدہ کرنے اور قبروں پر عرس کرنے کو شدید ترین گناہ قرار دیا)

قبرستان میں آنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں کے پاس سے گذرے تو یہ دعا پڑھتے (یہ دعا مُردے کے جانب رُخ کرکے پڑھے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

(اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے۔ تم پہلے آگئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں)

چند ضروری مسائل

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر ملی۔ تو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔ ایسی مصیبت آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۵۱)

۴۔ نماز جنازہ کے بعد بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعا نہ کی تیجے، جمعرات اور چالیسویں کے نام کے ختم حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں مروج نہ تھے۔ یہ حرام خور جاہلوں نے اپنے پاس سے گھڑ رکھے ہیں ان سے بہتر یہ ہے کہ وارث لوگ اپنے مال سے اللہ کے نام پر کسی غریب مسلمان کی مدد کریں۔ کسی مسجد میں وغیرہ ڈال دیں۔ کسی دینی مدرسہ کے طالب علم یا عالم کی مدد کریں یہ کہہ دیں "اے اللہ میں نے اس کا ثواب فلاں کو بخشا تو اسے ثواب دے" اتنا کہنے سے مردے کو ثواب مل گیا۔ اب کسی جاہل حرام خور کو بلا کر ایک مجلس قائم کر کے اس کے ذریعہ ثواب پہنچانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

باب سوم

بڑے گناہوں سے سخت پرہیز کرو

حصہ کبائر

اسلام نے حکم دیا۔ کہ انسان کی صحتِ روحانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کے گناہ سے بچے۔ اور صرف نیک کام ہی کرتا رہے۔

اگر کوئی شخص لباس کو ہر قسم کی گندگی سے پاک وصاف کر کے خوشبو لگائے خوشبو کا مکمل اثر ظاہر ہوگا۔ لیکن اگر لباس پر گندگی بھی ہو اور خوشبو بھی لگا دی ئے تو خوشبو برباد اور بے اثر ہوگی اس طرح گناہ ایک طرح کی گندگی ہے۔ کی بدن پر گناہوں کی گندگی لگی ہوئی ہے۔ اس پر تلاوتِ قرآن اور دوسری عبادات مال صالحہ کی خوشبو کا خاطر خواہ اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان برائیوں یعنی روحانی گندگی سے بچتا رہے اور اگر کبھی اچانک گناہ ہو ئے تو فوراً توبہ کر کے قلب کو صاف کرے۔ اور پھر اذکار و عبادات کی خوشبو لگائے۔ اور دیکھے کہ اسے دنیا و آخرت میں کیسی کامیابی و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

گناہوں کی دو قسمیں ہیں

(۱) چھوٹے گناہ۔ یہ عام طور پر نیکیوں کی۔ برکت سے معاف ہونے

ہیں (۲) بڑے گناہ۔ یہ توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ ہم اس حصہ
ز بڑے گناہوں کا ذکر کریں گے: تاکہ روحانی پاکیزگی اطمینان اور اللہ
حاصل کرنے کا خواہش مند مسلمان ان گناہوں سے سخت پرہیز کرے
کبھی گناہ کر بیٹھے تو دوبارہ ہرگز گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ توب

(۱) ہر نیکی کا اجر کم از کم دس گناہ ملے گا۔ مگر ایک گناہ کی سزا اس
یہ اللہ کی رحمت ہے جو غضب پر حاوی ہے۔

(۲) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے۔ تو چھوٹے گناہوں کو اللہ
نیک کاموں کی برکت سے معاف کردے گا۔

(۳) ظاہری اور مخفی گناہوں سے ہر قیمت پر بچتے رہو۔

(۴) یہ بھی یاد رکھیے۔ کہ چھوٹے گناہ پر اصرار کرنا بڑا گناہ ہے۔

(۱) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	(اور جو کوئی ایک نیکی کرے اس کے لئے دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سوائے اسی کے سزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔)
(۲) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ	(اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تمہیں منع کیا گیا تو ہم

۱۔ الانعام-۱۶۰

عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝	تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے[1]
(۳) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝	اور تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کئے کی سزا پائیں گے[2]

شرک نہ کرو

مشرک پلید اور جہنمی ہے

(۱) شرک کرنا اس قدر بڑا جرم ہے۔ کہ یہ ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص شرک کرتا ہوا مرگیا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا! اور اس پر جنت حرام کردی گئی۔

(۲) شرک کرنے والا اس قدر پلید ہے۔ کہ اسے حدودِ حرم مکہ و مدینہ اور مسجد حرام میں جانے کی اجازت نہیں۔

---

[1] النساء۔ ۳۱) [2] الانعام۔ ۱۲۵)۔

(۳) اگر شرک کرنے والا قریبی رشتہ دار بھی ہو تو بھی اس کے لئے اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرنا اور اس کا جنازہ پڑھنا حرام ہے

(۴) اگر والدین بھی شرک کرنے کا حکم دیں۔ تو بھی ان کے حکم کا انکار کرنا ضروری ہے۔ البتہ دنیا میں ان کی ضروریاتِ زندگی پوری کرتا رہے

(۵) زمانہ کو گالی دینا سخت ترین جرم ہے۔

(۶) اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا اور کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس کی باتیں صحیح سمجھنا بھی ایک طرح کا شرک اور بدترین گناہ ہے۔

(۱) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا [۱] | (اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو[۱])

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ [۲] | (جو کوئی شرک کرے اللہ کے ساتھ پس حرام ہے اوپر اس کے جنت اور آگ میں ڈالا جائے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ | (بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور

---

[۱] النساء ۳۶۔

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ ۵۶ ؎
اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا
ہ کونسا ہے؟
آپؐ نے فرمایا۔ یہ کہ تو اللہ کا کوئی شریک بنائے حالانکہ (صرف) اللہ
نے تجھے پیدا کیا (یعنی شرک سب سے بڑا گناہ ہے) مشکوٰۃ ص۱۶۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
للہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی جان
و قتل کرنا اور جھوٹی قسم ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۷)
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے دس باتوں کا حکم دیا۔
آپؐ نے (ان دس باتوں میں سے ایک یہ) فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کچھ
بھی شرک نہ کرو چاہے تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (مشکوٰۃ ص۱۸)

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اے ایمان والو! مشرک تو پلید

؎ النساء، ۱۱۶)

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ؕ[1]	ہیں سو اس برس کے بعد مسجد کے نزدیک نہ آنے پائیں۔[1]
(۳) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝[2]	(پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں جب کہ ان پر یہ ظاہر ہے کہ وہ دوزخی ہیں) التوبہ
(۴) وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ[3]	(اور اگر تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنا جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا کہا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آ۔ اور ان لوگوں کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہوگئے ہیں

(۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (اللہ کے سوا کسی بھی دوسرے کے نام یعنی نبی ولی باپ وغیرہ کے نام کی قسم کھانا گناہ ہے) (مشکوٰۃ صد ۲۹۶)

---

[1] التوبہ۔ ۲۸، [2] التوبہ۔ ۱۱۳، [3] لقمن۔ ۱۵۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کاہن (یا نجومی) کے پاس آیا اور (اس کو سچا جانتے ہوئے) اس سے کچھ پوچھا۔ اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص۳۹۲)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نجوم کا کچھ علم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ جو زیادہ (حاصل) کیا وہ (گناہ کبیرہ کا حصہ) ہی بڑھایا مشکوٰۃ ص۳۹۲

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے روایت کرتے ہوئے) فرمایا! میرے کچھ بندوں نے مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے ساتھ کفر کرنے کی حالت میں صبح کی۔

جس نے کہا ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے۔

اور جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستارے کے باعث بارش ہوئی وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔ (متفق علیہ) مشکوٰۃ ص۳۹۲۔

شرک کی مختصر تعریف

اسلام نے حکم دیا۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔ مثلاً

۱۔ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ یعنی ایک سے زیادہ خداؤں کا عقیدہ نہ رکھے۔ بلکہ یہ ایمان رکھے کہ اللہ ایک ہے۔

۲ ۔ اللہ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنائے۔ یعنی مارنے والا زندہ کرنے والا روزی دینے والا حاجت روا مشکل کشا ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر یعنی موجود اور ہر غیب کا جاننے والا وغیرہ سب باتوں کا مالک صرف اللہ ہے

۳ ۔ اللہ کے احکام میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنائے۔ اللہ جو چاہے حلال کرے۔ جو چاہے حرام کرے۔ جو چاہے حکم کرے۔ جس سے چاہے روک دے۔ اگر دوسرے پیر ولی پیغمبر صدر مملکت یا پارلیمنٹ کو اُس کا مالک سمجھا یا اس کا اختیار دیا۔ کہ وہ جو چاہے حکم کرے اور جس سے چاہے روک دے اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کرے۔ تو یہ شرک ہو گا۔

۴ ۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنا۔ مثلاً کسی دوسرے کی نماز پڑھنا رکوع کرنا سجدہ کرنا اللہ کے گھر کے سوا کسی قبر وغیرہ کا طواف کرنا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی نذر نیاز دینا۔ مصائب میں اور اس کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے نام پر جانور ذبح کرنا یا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر چڑھاوا یا خیرات مثلاً گیارھویں وغیرہ دینا سب شرک ہے۔ ان سب سے بچنا اسلام کا پہلا حکم ہے۔

متکبر اور ریاکار

(۱)۔ اللہ کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ کچھ خبر نہیں کہ کب کسی بھی جرم میں سزا مل جائے۔

(۲)۔ تکبر نہ کرو یعنی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو ذلیل نہ سمجھو۔

(۳)۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز روزہ حج زکوٰۃ یا کوئی دوسری عبادت نہ کرو ایسا کرنے سے وہ عبادت بالکل بے قیمت اور مردود ہو جائے گی۔

(۴)۔ مردوں پر سونا اور ریشم حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے البتہ چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں سب پر حرام ہے۔

(۱) فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے پس ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی۔[۱]

[۱] الانعام۔ ۴۴

متکبر دوزخی ہے

(۲) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا	(اور لوگوں سے اپنا رُخ نہ پھیر اور
تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ	زمین پر اترا کر نہ چل بے شک اللہ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ	کسی تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا
وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ	اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار
مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ	کر اور اپنی آواز کو پست کر بے شک
الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ	آوازوں میں سب سے بُری آواز
الْحَمِيرِ ۝ ۱	گدھوں کی ہے)
فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ	(سو دوزخ کے دروازوں میں
خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى	داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس
الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ۲	متکبرین کا کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے)
فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ	(پس اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو وہ
بِمَنِ اتَّقَىٰ ۝ ۳	پرہیزگار کو خوب جانتا ہے)

یعنی اپنی پرہیزگاری کی منادی نہ کرتے پھرو۔ خدا ہی جانتا ہے کہ تم کتنے نیک یا برے ہو۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ

---

۱ لقمٰن - ۱۹،۱۸ ۲ النحل - ۲۹ ۳ النجم - ۳۲

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. کیا میں تمہیں جنتی لوگ نہ بتاؤں ہر کمزور اور اپنے
کو کمزور دکھانے والا (یعنی لوگوں کے ساتھ نرم رہنے والا) اگر اللہ پر قسم
ئے تو وہ اس کی قسم پوری کردے (وہ جنتی ہے) اور پھر فرمایا) کیا میں تمہیں جہنمی
اؤں۔
ہر سرکش، اُجڈ اور تکبر کرنے والا (جہنمی ہے) (مشکوٰۃ ص ۴۳۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے
تو فرمایا. اے لوگو! تواضع اختیار کرو. کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
لم کو فرماتے سُنا۔
جس نے تواضع اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا. وہ اپنے دل
چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ
ہ گرا دے گا. وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہے اور اپنی نظر میں بڑا ہے حتیٰ کہ
لوں کے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی بدتر ہوتا ہے (مشکوٰۃ ص ۴۳۴)

ریاکار کا انجام

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

(پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھلاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز تک روکتے ہیں۔

الماعون پ ۳۰ تا ۷۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	(اے ایمان والو! احسان ر
اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	اور ایذا دے کر اپنی خیرات
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ	نہ کرو اس شخص کی طرح جو ا
يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ	لوگوں کے دکھلانے کو خرچ کر
وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ	اور اللہ پر اور قیامت کے
الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	یقین نہیں رکھتا۔ سو اس کی
عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ	ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ
فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا	کچھ مٹی پڑی ہو پھر اس پر زور
يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ	برسا پھر اس کو بالکل صاف
مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَاللّٰهُ	ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ	نہ لگے گی اور اللہ کافروں کو
الْكٰفِرِيْنَ لہ	راہ نہیں دکھاتا)

ریشم اور سونا مردوں پر حرام ہے

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا۔ تہبند (یا شلوار و پتلون) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے جا
وہ آگ میں جلے گا۔ (صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ صہ ۳۷۳)۔

لہ البقرۃ-۲۶۴

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی عورتوں پر سونا (زیورات) اور ریشم حلال کردیا گیا اور مردوں پر حرام کردیا گیا۔ (مشکوٰۃ صـ۳۷۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمیں (مردوں اور عورتوں سب کو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم سونے اور چاندی کے برتنوں میں پئیں یا ان میں کھائیں۔ اور (مردوں کو) ریشم اور دیباج پہننے سے (منع کردیا) اور (مردوں اور عورتوں سب کو) اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ صـ۳۷۳)

حاصل مطلب یہ ہوا۔ کہ مردوں پر سونا اور ریشم پہننا حرام ہے۔ اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں کے لئے حرام ہے۔

ریشم پر بیٹھنا بھی مکروہ ہے تاکہ سرمایہ دار متکبرین کی مشابہت پیدا نہ ہو۔

مایوسی گمراہی ہے

(۱)۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا گمراہی ہے اور آخرت میں کفار ہی مایوس ہوں گے۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ (اپنے رب کی رحمت سے ناامید

اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ [1]	تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں)
وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ	(اور اللہ کی رحمت سے ناامید
اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ	ہو بے شک اللہ کی رحمت
رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ	ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ
الْكٰفِرُوْنَ ۝ [2]	جو کافر ہوئے)

چنانچہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا حرام ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والے گمراہ اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کفار کا طریقہ ہے

حرام خور جہنمی ہے

(۱) جو لوگ اسلام کے مسائل کسی دنیاوی غرض یا سرمایہ داروں اور حکمرانوں کو خوش کرنے کی غرض سے چھپاتے ہیں اور اس کے عوض مال لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں حرام مال ڈال رہے ہیں اور ان کا انجام جہنم ہے۔

(۲)۔ جو لوگ غلط مسائل کو رواج دیتے ہیں وہ بھی جہنمی ہیں۔

(۳)۔ کلام اللہ اور اسلام کو بدلنے والا یہودیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہے۔

(۴)۔ جو لوگ کچھ کلام لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے وحی کی یا اسلام کا

---

[1] الحجر - ۵۶ ، [2] یوسف - ۸۷ -

یہی مسئلہ ہے جیسے کہ قادیانی دجال اور کفار کے اشاروں پر اسلام کی نئی تشریحات کرنے والے خبیث لوگ ان کا انجام جہنم ہے۔ یہ لوگ صرف مال حاصل کرنے کی خاطر ایسا کرتے ہیں حالانکہ دین فروشی کے ذریعہ حاصل کیا ہوا مال آگ ہے۔

⑤۔ جو لوگ دین کو بدلتے ہیں اور نئی نئی بدعات جاری کرتے ہیں وہ بھی جہنمی لوگ ہیں اور یہودی ملعونین کے طریقہ پر چلنے والے ہیں۔

⑥۔ اسلامی علامات اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے والے خبیث ترین غنڈے ہیں۔ ان کے پاس بھی مت بیٹھو۔

⑦۔ دنیا حاصل کرنے کی نیت سے علم دین حاصل کرنا شدید گناہ ہے

کتمانِ علم

مسائلِ اسلام چھپانے والے کا انجام

① اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ

بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے اور اس کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے مگر آگ، اور ان سے اللہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ؀

قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے کچھ علم (کا مسئلہ) پوچھا جائے اور وہ جاننے کے باوجود پھر بھی چھپا دے تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

چنانچہ ایسے لوگ جو دنیا کمانے کے لئے یا بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے اسلام کے مسائل چھپاتے ہیں وہ جہنمی اور سخت مجرم ہیں۔

اسلام فروش کا انجام

(۲) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ ؁

رسوا افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں، کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے کچھ روپیہ کمائیں افسوس ہے ان کے ہاتھوں کے لکھنے پر اور افسوس ہے

؀ البقرۃ ۔ ۱۷۴ ؁ البقرہ ۔ ۷۹

کمائی پر)

چنانچہ جو آدمی یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے اور خود ہی ایک کلام لکھ کر
، وحی قرار دینے کی کوشش کرے وہ ذلیل ترین جہنمی ہے۔ چنانچہ حضور صلی
لیہ وسلم کے بعد نبوت کے تمام دعویدار جنہوں نے توبہ نہیں کی۔ سب جہنمی ہیں
، کہ آجکل بلادِ ہند و پاکستان میں غلام احمد قادیانی ایک دجال گذرا ہے
کے ماننے والے تمام کے تمام مرتد اور کافر ہیں اس طرح جو شخص قرآن مجید
تشریح اپنی رائے سے کرے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث خود بنا کر روایت
ے وہ بھی اس جرم میں داخل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا جس نے قرآن مجید میں اپنی رائے سے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں
لے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے قرآن مجید میں علم کے بغیر کچھ کہا تو وہ اپنا
نا آگ میں بنا لے۔ (مشکوٰۃ ص۳۵)

(یعنی علم تفسیر نہیں جانتا اور اپنے پاس سے مطلب بیان کرتا پھرتا ہے۔
یا شخص مجرم ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے روایت کرنے سے پرہیز کرو سوائے اس کے کہ
سے جانتے ہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (یعنی غلط حدیث روایت کی) تو وہ

اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔ (مشکوٰۃ ص۳۵)

چنانچہ قرآن کی تفسیر علم کے بغیر اپنی رائے سے کرنا اور من گھڑت حدیث بیان کرنا دونوں شدید ترین جرم ہیں۔

تحریفِ دین کرنے والے کا انجام

(۳) اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ[1]

(کیا تمہیں یہ امید ہے کہ یہود تمہارے کہنے پر ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں ایک ایسا گروہ بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سنتا تھا پھر اسے سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا۔

ایک حدیث کے آخری الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی غلط بات جاری کی، تو اس کے بعد جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا۔ اس کا گناہ اس (جاری کرنے والے) کے سر پر پڑے گا اور دوسروں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ جائے گی۔ (مشکوٰۃ ص۳۳)

چنانچہ جن لوگوں نے اسلام میں بدعات اور شرکیہ برائیاں جاری کی ہیں، یہ سب لوگ گناہ گار اور دوزخیوں کے امام ہوں گے۔ اور جب

---

[1] البقرۃ۔ ۷۵۔

ت جاری رہیں گی یہ ان کے گناہوں میں حصہ دار ہوں گے جیسے کہ بلادِ ہند میں
بعوں نے محرم میں ماتم کی مجلسیں اور کونڈوں کے ختم جاری کئے اور بدعتیوں
لیاروہیں، تیجا، دسواں، چالیسواں اور کئی طرح کی من گھڑت بدعات جاری
ا۔ خدا انہیں ہدایت دے۔

اسلام کا مذاق اڑانے والے جہنمی ہیں

تَتَّخِذُوٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ ۱؎	(اور اللہ کی آیتوں کا تمسخر نہ اڑاؤ)
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ	(اور اللہ نے تم پر قرآن میں حکم اتارا
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا	اور مذاق ہوتا سنو تو ان کے ساتھ
تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا	نہ بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ	میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہیں
اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ	جیسے ہو جاؤ گے۔ اللہ منافقوں
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ	اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا
جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ ۲؎	کرنے والا ہے)

اس میں حکم دیا کہ جو لوگ اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں نماز، روزہ یا اسلامی
باس یا علمائے اسلام یا مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں ایسے لوگ ذلیل

۱؎ البقرۃ۔ ۲۳۱، ۲؎ النساء۔ ۱۴۰

بدمعاش اور غنڈے ہیں۔ ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا بند کردو۔ اور ان سے دور رہو۔

⑤ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو علم دین اس لئے پڑھے۔ تاکہ علماء کے ساتھ بحث کرے اور ان پر بڑائی جتادے) تاکہ اس کے ذریعہ جاہلوں سے مجادلہ کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کا اپنی طرف رخ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں ڈالے گا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا علم جس کے ذریعہ اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے۔ جو شخص دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے یہ علم سیکھے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۵)

اسلام کے دشمن اور گمراہ لیڈر

اور ان کے ماننے والے دوزخ میں جائیں گے

① ۔ اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اور اسلام کی تعلیمات کو بدلنے والے ملعون اور جہنمی ہیں۔

② وہ جاہل آدمی جو غلط مسئلے بتاتا پھرتا ہے۔ وہ شیطان کا دوست

ہے اور ہر بستی میں بڑے بڑے سرمایہ دار یا سیاسی لیڈر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر تم خود اسلام پر پختہ رہو تو تمہیں کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

گمراہ لیڈروں اور گمراہ والدین کے پیچھے چلنے والے قیامت کے دن گمراہ لیڈروں اور گمراہ والدین سے بیزار ہوں گے۔

اسلام کو روکنے والے ملعون ہیں

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝	(کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ	جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ [1]	اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے)
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا	(وہ لوگ جو منکر ہوئے اور انہوں
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ	نے لوگوں کو بھی اللہ کے راستے سے
اَعْمَالَهُمْ ۝ [2]	روکا تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے)

چنانچہ جو لوگ اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا اسلام کی آواز پھیلنے کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں یا اسلام کی تعلیمات کو بدلنے اور تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے ان کے زندگی

---

[1] الاعراف ۴۴، ۴۵۔ [2] محمد: ۱،

بھر کے اعمال برباد ہو گئے۔ اور مرنے کے بعد جہنم کے سوا کچھ نہیں۔

جاہل اور گمراہ لیڈر

۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ ۙ[1]

(اور بعضے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے معاملہ میں بے سمجھی سے جھگڑتے اور ہر شیطان سرکش کے کہنے چلتے ہیں)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ[2]

(اے ایمان والو! تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے۔ تمہارا اچھے نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہو جب کہ تم ہدایت یافتہ ہو)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ[3]

(اور اسی طرح ہر بستی میں ہم نے گناہ گاروں کے سردار بنا دیے ہیں تاکہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں حالانکہ وہ اپنے فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں)

---

[1] الحج-۳۔ [2] المائدہ-۱۰۵۔ [3] الانعام-۱۲۳۔

③ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ○ ¹	(جب وہ لوگ بیزار ہو جائیں گے جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے، اور ان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کاش ہمیں دوبارہ جانا ہوتا تو ہم بھی ان سے بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ انہیں ان کے اعمال حسرت دلانے کے لئے دکھائے گا۔ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں)
یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	(جس دن ان کے منہ الٹ جائیں گے کہیں گے اے کاش! ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور کہیں گے۔ اے ہمارے رب

---

¹ البقرۃ ۱۶۶

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا	(ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں
سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا	کا کہا مانا۔ سوانہوں نے ہمیں گمراہ
السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ	کیا۔ اے ہمارے رب، انہیں
ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ	دگنا عذاب دے اور ان پر
وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ [1]	بڑی لعنت کر)

کافر ظالم اور فاسق حکمران کون؟

① جو حاکم اسلام کا قانون نافذ نہ کرے۔ اور اسلام کے علاوہ کسی دوسرے قانون کو ملک میں رواج دے تو ایسا حاکم کافر ظالم اور بدمعاش ہے۔ ایسے بے ایمان حاکم کے تمام وزیر وغیرہ بھی ایسے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اسلامی قانون کا انکار کریں۔ ورنہ کفرِ عملی

② اگر مسلمانوں کا آپس میں یا حکمرانوں اور عوام اہل اسلام کا آپس میں اختلاف ہو جائے۔ تو قرآن وحدیث کے فیصلہ کو دونوں تسلیم کرلیں اور اگر انہوں نے قرآن وحدیث کے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا۔ تو ایماندار نہیں بلکہ منافق ہیں

③ فیصلہ انصاف کے مطابق ہونا چاہیے اور رشوت لینے سے دور رہنا چاہیئے۔

---

[1] الاحزاب ۶۶، ۶۷، ۶۸۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ [1]	(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں)
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ [2]	(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ ظالم ہیں)
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ [3]	(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ فاسق ہیں)

چنانچہ اگر کسی ملک میں شراب پینے اگانے بجانے اور ناچ وغیرہ کی اجازت دی جائے مسلمانوں کو مذہب بدلنے کی اجازت ہو سینما گھر موجود ہوں اور حاکم وقت سرکاری سطح پر لوگوں کے نماز پڑھنے اور اسلام کی پابندی کا حکم نہ کرے تو وہ حکمران مسلمان نہیں۔ اور نہ وہ حکومت اسلامی حکومت ہے اور اگر کوئی حاکم مندرجہ بالا جرائم کے ساتھ ساتھ علماء اسلام کا دشمن ہے، اور کافروں کا دوست ہے مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔ اور کافروں سے تعاون کرتا ہے تو ایسا حاکم اسلام کا ذلیل ترین دشمن ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اسلام کے دشمن ملک میں کفر اور بے حیائی پھیلانے والے حکمرانوں کا تختہ

---

[1] المائدہ - ۴۴، [2] المائدہ - ۴۵، [3] المائدہ - ۴۷

الٹ دیں ۔ اور اگر مسلمانوں نے ایک اسلام دشمن حکمران کو برداشت کر لیا اور اس کے خلاف کچھ کوشش نہ کی ۔ اور نہ وہاں سے ہجرت کی ۔ تو تمام گناہ گار ہوں گے ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ کو (قاضی بنا کر) یمن بھیجا ۔ تو پوچھا ۔ جب تیرے پاس مقدمہ آئے گا ۔ تو تم فیصلہ کرو گے ؟ انہوں نے عرض کیا ۔ میں کتاب اللہ (قرآن مجید) کے ساتھ کروں گا ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ اگر تم نے کتاب اللہ میں نہ پایا تو ؟ انہوں نے عرض پھر سنتِ (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فیصلہ کروں گا ۔ آپ فرمایا ۔ اگر تم نے سنتِ رسول اللہ میں بھی نہ پایا تو ؟ انہوں نے کہا ۔ پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا ۔ اور اس میں کمی نہیں کروں گا (یعنی کتاب و سنت سامنے خوب غور کروں گا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر مارا ۔ اور فرمایا ۔ اللہ کی حمد ہے جس نے رسول کے قاصد کو وہ توفیق بخشی سے رسول اللہ راضی ہیں ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲۴)

اسلام کا فیصلہ تسلیم کرنا مسلمان ہونیکی شرط ہے

(۲) فَلَا وَرَبِّكَ	(سو تیرے رب کی قسم ہے ۔
لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ	مومن نہیں ہوں گے جب
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا	اپنے اختلافات میں تجھے
يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ	نہ مان لیں پھر تیرے فیصلہ

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ [۱]

(دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول کر لیں)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۝ [۲]

(اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو چیز اللہ نے نازل کی ہے اس کی طرف آؤ تو تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے پہلوتہی کرتے ہیں)

رشوت اور جھوٹے مقدمات کا انجام

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ [۳]

(اور ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور انہیں حاکموں تک نہ پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو)

پس حاکموں کا فرض ہے۔ کہ اگر لوگ جھوٹے مقدمات لے آئیں تاکہ دوسرے حاصل کریں، تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے۔ اور رشوت لے کر دوسرے پہ ظلم نہ کرے۔ چنانچہ حدیث میں صراحت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ

---

[۱] النساء ۶۵ [۲] النساء ۶۱ [۳] البقرۃ - ۱۸۸

صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت
فرمائی (مشکوٰۃ صـ۳۲۶)

ارکانِ اسلام ترک کرنا بڑا گناہ ہے

(۱)۔ مسجد میں عبادت کر کے اسے آباد کرو۔ اور مسجدوں میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ مسجد سے روکنے والا مسجد کو ویران کرنے والا ہے اور مسجد حرام سے روکنا یا مسجد میں فساد کرنا خصوصاً مسجد حرام میں مشرک اور کافر کو آنے کی اجازت دینا بھی سخت گناہ ہے۔

(۲)۔ بے نمازی جہنمی ہے اور قیامت کے دن بڑے بڑے کفار کے ہمراہ اٹھے گا۔ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ نماز نہ پڑھنے والے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مسلمانوں کے بھائیوں میں داخل نہیں۔

(۳)۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کنجوس لوگوں کا مال دوزخ میں گرم کر کے ان کے بدنوں پر لگایا جائے گا جب وہ چیخیں گے تو کہا جائے گا اس مال کا مزہ چکھو جو تم نے جمع کیا مگر زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

(۴)۔ زکوٰۃ دینے یا عام صدقہ وخیرات کرنے یا دوسروں پر احسان رکھا۔ یا اسے شرمندہ کر کے یا اپنے ذاتی کام میں لگا کر اسے دکھ دیا۔ تو صدقہ کا ثواب ختم ہو جائے گا۔

(۵)۔ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے پر عذاب

ہو گا۔

⑨۔ اگر طاقت ہو تو حج کرنا فرض ہے۔ اگر طاقت ہوتے ہوئے حج نہ کیا تو اس کا کردار ایک یہودی یا عیسائی جیسا ہے جو حج کی تعمیل کے لئے مکہ مکرمہ نہیں جاتا اور نہ اس کے دل میں ان مقامات کی محبت ہے

مسجد کی توہین کرنے والا جہنمی ہے

① وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُّذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا۔ جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کر دی اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کی ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ

بے شک جو منکر ہوئے اور لوگوں

لہ البقرة - ۱۱۴

كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ
سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ
وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ
فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ع لہ
وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ
فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ
كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ؕ
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ
كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ

کو اللہ کے راستہ اور مسجد حرام سے
روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں
کے لئے بنایا ہے وہاں اس جگہ
کا رہنے والا اور باہر والا دونوں
برابر ہیں اور جو وہاں ظلم سے کجروی
کرنا چاہے تو اسے دردناک عذاب
چکھائیں گے،
(اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ
لڑو۔ جب تک وہ تم سے یہاں نہ
لڑیں پھر اگر وہ تم سے لڑیں تم بھی
انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے)
(آپ سے حرمت والے مہینے
میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں
کہہ دو اس میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے
اور اللہ کے راستہ سے روکنا اور
اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام
سے روکنا اور اس کے رہنے والوں

لہ الحج-٢٥) ٢ہ البقرہ-١٩١)

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ[1] | کو اس میں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے)
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ[2] | (اور تمہیں اس قوم کی دشمنی جو کہ تمہیں حرمت والی مسجد سے روکتی تھی، اس بات کا باعث نہ بنے کہ زیادتی کرنے لگو)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ[3] | (اے ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں)

بے نمازی جہنمی ہے

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۙ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ | (ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروی ہے مگر داہنے والے باغوں میں ہوں گے ایک دوسرے پوچھیں گے گناہگاروں کی نسبت، کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا، وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے۔

---

[1] البقرۃ۔ ۲۱۷، [2] المائدۃ۔ ۲، [3] التوبہ۔ ۲۸،

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ — اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ — تھے اور ہم بکواس کرنے والوں کے
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ — ساتھ (مل کر) بکواس کیا کرتے تھے
الدِّينِ ۝ حَتّٰى — اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلا
أَتَانَا الْيَقِينُ ۝[1] — کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں
موت آ پہنچی)

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ — (اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ — اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے
فِي الدِّينِ ۝[2] — بھائی ہیں،

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ کہ ایک روز آپ نے نماز کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس نے اس کی حفاظت کی۔ اس کے لئے یہ قیامت کے دن نور دلیل اور نجات ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی۔ اس کے لئے نہ نور ہوگا دلیل ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یہ بڑے درجے کے کفار ہیں) (مشکوٰۃ ص۵۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ مجھے میرے خلیل حضور

---

[1] المدثر ۔ ۴۳ تا ۴۷، [2] التوبہ ۔ ۱۱،

علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرنا۔ چاہے
بے کاٹ دیا جائے اور جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز قصداً نہ چھوڑنا،
نے اسے قصداً چھوڑ دیا اس سے (اللہ کی جنت میں پہنچانے کی) ذمہ داری
لی ترہی۔ اور شراب نہ پینا اس لئے کہ یہ برائی کی جڑ ہے (مشکوٰۃ ص۵۹)

زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام

یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

(اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا)

الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ

(اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے جس دن

آل عمران - ۱۸۰

يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ | وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جا
فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ | گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ | پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ | تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ ١ | کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے)
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ | (کیا آپ نے اس کو دیکھا جو دین
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ | کو جھٹلاتا ہے پس وہ وہی
الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى | یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ | کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ | پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ | جو اپنی نماز سے غافل ہیں
سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ | دکھلاوا کرتے ہیں اور برتنے
يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ ٢ | تک روک رکھتے ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا کوئی سونے والا ایسا نہیں اور نہ چاندی والا ایسا ہے
وہ اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا۔ تو قیامت کے دن اسے آگ
ٹکڑے بنا دیا جائے گا۔ اور انہیں آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اس

۱؎ التوبہ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ، ۲؎ سورہ ماعون

پیشانی اور اس کے پہلوؤں اور اس کی پشت پر داغا جائے گا۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ جس کو مال عطا کرے۔ اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اسے گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس کی (آنکھوں) پر دو سیاہ داغ ہوں گے۔ وہ (زکوٰۃ نہ دینے والے) کو اس کے دونوں جبڑوں سے پکڑ لے گا۔ اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ولا یحسبن الذین یبخلوا الایۃ[2]

ریاکاری سے نیکی برباد ہو جاتی ہے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	(اے ایمان والو! احسان رکھ کر
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ	اور ایذا دے کر اپنی خیرات ضائع
وَالْاَذٰى كَالَّذِیْ	نہ کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال
یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ	لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے
وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ	اور اللہ اور قیامت کے دن پر
الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ	یقین نہیں رکھتا۔ سو اس کی مثال
صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ	ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۵۵ [2] مشکوٰۃ ص۱۵۵۔

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ [1]

پر جو مینہ برسا پھر اس پر زور کا مینہ برسا پھر اس کو بالکل صاف کر دیا ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ کافروں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔

روزہ نہ رکھنے والا دوزخ میں

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

[1] البقرۃ - ۲۶۴ -

وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں
اے رب میں نے اسے کھانے اور شہوت رانی سے روکا۔ اس لئے
کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا میں نے اسے رات
سونے سے روکا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں
سفارش قبول کی جائے گی اور جس نے روزہ نہ رکھا۔ اس کی سفارش نہ
ں۔ اور آخر وہ جہنم میں جائے گا۔

حج نہ کرنے والے کا انجام

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ [۵]

(اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا حق ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور جو کفر (انکار) کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو حج کرنے سے کوئی ظاہر حاجت (مثلاً سفر خرچ
نہ ہونا وغیرہ) یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری نہ روکے پھر بھی وہ حج
نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے اور چاہے عیسائی مرے (یعنی ایسے

---

[۵] آل عمران۔ ۹۷۔

بدمعاش آدمی کی اللہ کے ہاں کوئی وقعت نہیں کہ جو حج کی طاقت رکھ
پھر بھی حج نہ کرے۔[1]

والدین کی نافرمانی اور مسلمانوں کو ستانے کا انجام

(۱)۔ والدین کی خدمت کرنا، اللہ کی رضامندی حاصل کرنا ہے اور والدین کو ستانا انہیں گالی دینا اور ان کی خدمت سے ہاتھ کھینچ بڑا گناہ ہے جس کی سزا دنیا میں ذلت اور مرنے کے بعد جہنم ہے۔ والدین میں سے والدہ کے ساتھ زیادہ حسنِ سلوک کرنا چاہئے کیونکہ وہ ایک عورت ہے اور کمانے سے معذور ہے۔

(۲)۔ والدین کے بعد قریبی رشتہ داروں بہنوں بھائیوں خالاؤں ماموؤں، چچاؤں، پھوپھیوں وغیرہ کا حق ہے۔ ان سے تعلق توڑ کا انجام بھی دوزخ ہے۔

(۳)۔ جو عورت مرد کی اطاعت نہ کرے وہ بھی سخت بری ہے۔ اسی طرح مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ عورت کو ناحق تکلیف پہنچا یا لباس و طعام سے محروم کرے۔

(۴)۔ عام مسلمانوں کے اچھا برتاؤ کرے۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر رحم کرے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۲۲۔

والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا [1]

(اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور قتل کرنا کسی جان کو، اور جھوٹی قسم کھانا۔[2]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کا حکم فرمایا (ان میں سے ایک یہ ہے) کہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو چاہے وہ تجھے اپنے اہل و مال سے الگ ہونے کا

---

[1] بنی اسرائیل۔ ۱۵ پ ۲۳ [2] مشکوٰۃ ص ۱۷

حکم دیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جنت میں داخل نہ ہوگا احسان دھرنے والا۔ اور نہ والدین کا نافرمان اور شراب پینے والا (کہ توبہ نہ کرے)[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے عرض کیا! اے اللہ کے رسولؐ۔ والدین کا ان کے بچے پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا! وہی تیرے جنت اور دوزخ ہیں۔ (یعنی ان کی خدمت کا انجام جنت اور ان کو ستانے کا انجام دوزخ ہے)[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ۔ میری حسن رفاقت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔
اس نے پوچھا؟ پھر کون
آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔
اس نے پوچھا؟ پھر کون۔
آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔
اس نے پوچھا پھر کون۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۴۲۱۔

آپ نے فرمایا: تیرا باپ۔
ایک روایت میں ہے۔ تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ پھر جو تیرا قریبی ہو۔[۱]
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کی (یعنی دوسرے کو والد ظاہر کیا) اور وہ جانتا ہے۔ کہ وہ (دوسرا) اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

رشتہ داروں سے تعلق کاٹنے والے کا انجام

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ	(جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داروں کے تعلقات بگاڑنے سے بچو)
فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى	(پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تم ملک کے حاکم بن جاؤ تو ملک میں فساد مچانے اور قطع رحمی کرنے لگو یہی لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پھر انہیں بہرا اور

---

[۱] مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۸ علے النساء: ۱ ۔

أَبْصَارَهُمْ ۝[1]	اندھا بھی کر دیا ہے)
وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ	(اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کرنے
اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	کے بعد توڑتے ہیں۔ اور اس چیز
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ	کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے
بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ	کا حکم فرمایا۔ اور ملک میں فساد
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ	کرتے ہیں اور کے لئے لعنت
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝[2]	اور ان کے لئے برا گھر ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی دنیا اغراض خاطر قطع تعلق کرنے والا جنت سے محروم رہے گا)[3]

خاوند بیوی کی باہمی حقوق تلفی گناہ ہے

(۳) وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ	(اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ	خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور سونے میں
وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ	جدا کرو اور مارو پھر اگر تمہارا
اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا	مان جائیں تو ان پر الزام لگانے کے
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ	لئے بہانے مت تلاش کرو

---

[1] محمد۔ ۲۲،۲۳ [2] الرعد، ۲۵۔ [3] مشکوٰۃ ص۴۱۹

عَانٍ عَلَيًّا كَبِيْرًا ۝ لہ اللہ سب سے اوپر بڑا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ [illegible]لم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے مگر وہ انکار [illegible]ے اور (خاوند) غصہ میں رات گذارے۔ تو صبح تک فرشتے اس عورت [illegible]ت بھیجتے ہیں لہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی سے شہوت پوری [illegible]ر سکے گا۔ تو اس کا بدکاری میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ اور اس کا سبب یہ [illegible]ہی ہوئی۔)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (عورت کا مرد پر یہ حق ہے) [illegible]تو کھلائے اسے بھی کھلا اور جب تو پہنے اسے بھی پہنا اور اگر اس سے [illegible]ری بات دیکھے اور ادب سکھانے کے لئے سزا دے) تو اس کے چہرے [illegible]ر اور نہ اس کی طرف بری بات منسوب کر دیا اسے گالی نہ دے) اور [illegible]ے ادب سکھانے کے لئے چھوڑنا پڑے تو دوسرے کے گھر میں نہ بھیج اسے اپنے ہی گھر میں (اپنے بستر سے) الگ کر دے یہی کافی سزا ہے لہ

مسلمانوں پر ظلم کرنا بڑا گناہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ [illegible]لم نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور

لہ مشکوٰۃ ص ۲۸۰، لہ مشکوٰۃ ص ۲۸۱۔

ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے روکے سلہ

(یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے سے کم عمر اور کم درجہ مسلمانوں پر رحم کرے۔ اور ان پر ظلم نہ کرے اور اپنے سے بڑی عمر کے بلند درجہ کے مسلمانوں کی عزت کرے اور ان کی بے عزتی نہ کرے اور دوسروں کو نیک کام کا حکم کیا کرے اور برے کاموں سے روکتا رہے)

اسلام میں حرام کیا ہے

① شراب پینا پلانا اور اس کا کاروبار کرنا حرام اور شیطانی خبیث کام ہے۔ اس طرح جوا کی ہر قسم حرام اور شیطانی خبیث کام ہے اور تصویریں یا بت بنا کر اور رمال وغیرہ کے ذریعہ روپیہ کمانا اور یہ کام شدید ترین جرم ہیں۔

② سود حرام ہے اور سود لینے والا اور سود دینے والا، اس کا گواہ بننے والا اور اس کا لکھنے والا لعنتی ہیں۔ اور اسلام کے دشمن ہیں۔

③ جو لوگ اسلام کے احکام چھپاتے ہیں تاکہ جاہلوں اور حکمرانوں اور مالداروں کو خوش کر کے ان سے مال حاصل کریں۔ وہ

سلہ مشکوٰۃ ص۴۲۳

جہنمی ہیں۔

(۴)۔ جو لوگ اسلام کے احکام بدلتے ہیں اور غلط مسائل پھیلاتے ہیں وہ بھی جہنمی اور حرام خور ہیں۔

(۵)۔ جس جانور پر ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا جائے وہ حرام اور مردار ہے اور یہ بھی چاہیئے کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔

(۶)۔ مردار، خون، سور کا گوشت، اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی نذر و نیاز، دم گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا کسی کے سینگ مارنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے مرنے والے جانور کو اگر مرنے سے پہلے اسلامی طریقہ پر ذبح نہ کیا جا سکے تو اس کا کھانا حرام ہے اس طرح جو جانور کسی بزرگ کی قبر یا کسی بت کے قریب اس کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیا جائے وہ مردار اور حرام ہے۔ اور ایسے ہی جوئے کے تیروں سے تقسیم کیا ہوا جانور بھی حرام ہے۔ الغرض، بغیر ذبح کئے جانور کھانا۔ خلافِ شریعت کاروبار اور حرام چیزوں کو فروخت کر کے مال کما کر کھانے والا اور اللہ کے سوا کسی بزرگ وغیرہ کے نام پر نذر نیاز اور چڑھاوا کھانے والا۔ حقیقت میں مردار اور حرام کھانے والا ہے۔

(۷)۔ لوگوں کا مال دھوکہ دے کر حاصل کرنا جھوٹے مقدمات کر کے

لوگوں کا مال حاصل کرنا اور رشوت لینا دینا اور سفارشیں کر کے سفارش کے بدلہ میں مال لینا حرام ہے۔

شراب اور جوا نجس اور حرام ہے

① یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ [1]

(اے ایمان والو! شراب اور جوا بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ اور جس نے دنیا میں شراب پیا اور توبہ کئے بغیر شراب کی عادت کی حالت میں مرگیا آخرت میں (پاکیزہ شراب) نہیں پیئے گا [2]

حضرت عبداللہ بن عمرو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا!

جنت میں داخل نہیں ہو گا والدین کا نافرمان اور نہ جوئے باز اور نہ احسان دھرنے والا اور نہ شراب پینے والا [3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] المائدہ، ۹۰۔ [2] مشکوٰۃ، ۳۱۷۔ [3] مشکوٰۃ، ۳۱۸۔

نے فرمایا شراب پینے والا (توبہ کئے بغیر عادتِ شراب) کی حالت میں
الا، بت پرست کی طرح اللہ سے ملے گا۔[۱]

سُود حرام ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝[۲]

(اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر تم ایمان والے ہو، اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اور اگر توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا، تمہارے واسطے ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو۔ اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۝[۳]

(حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سود) کھانے والے (سود) کھلانے والے (سود) لکھنے والے اور (سود)

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۳۱۸۔ [۲] البقرۃ ۲۷۸، ۲۷۹۔ [۳] البقرۃ ۲۷۵۔

کے گواہوں پر لعنت کی۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات مجھے ایک ایسی قوم پر لے جایا گیا۔ کہ
کے پیٹ ایسے تھے جیسے کمرے ہوں اور ان میں سانپ تھے جو ان
پیٹوں سے جھانک رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔

اے جبرائیل۔ یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے بتایا۔ یہ سود کھانے والے ہیں۔[2]

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ (جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا
ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سود کا ایک درہم
کوئی آدمی کھاتا ہے اور وہ جانتا ہے (کہ یہ سود ہے) یہ چھتیس بار ز
سے زیادہ سخت (گناہ) ہے۔[3]

کتمانِ حق کا معاوضہ

اور یتیموں پر ظلم حرام ہے۔

(۳)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا (بے شک جو لوگ اللہ کی

[1] مشکوٰۃ ص ۲۴۴ [2] مشکوٰۃ ص ۲۴۶ [3] مشکوٰۃ ص ۲۴۶

أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ
وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا
أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ
بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
بِأَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ
أَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ [2] إِنَّ الَّذِيْنَ
يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا
إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا
وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ [3]

ہوئی کتاب کو چھپاتے اور اس کے
بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں۔
یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے
مگر آگ۔ اور اللہ نے ان سے قیامت
کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ
انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے
دردناک عذاب ہے۔
(سو افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے
ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں
کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ ان
سے کچھ روپیہ کمائیں پھر افسوس ہے
ان کے ہاتھوں کے لکھنے پر اور
افسوس ہے ان کی کمائی پر)
(بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق
کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ
سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ
میں داخل ہوں گے۔

رقم ۱۷۔ [2] البقرۃ-۷۹۔ [3] النساء-۱۰

اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر نذر

اور غیر مذبوحہ جانور حرام ہے

(۵)
وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ	اور جس چیز پر اللہ کا نام
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ	اس میں سے نہ کھاؤ اور
لَفِسْقٌ ط ١	یہ کھانا گناہ ہے)

(۶)
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ	تم پر مردار اور خون اور سور
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ	حرام کیا گیا ہے اور وہ جا
بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ	اللہ کے سوا کسی دوسرے
وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ	پکارا جائے (یعنی اللہ کے
وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ	دوسرے کے نام پر نذر
إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ	یا ذبح کرتے وقت غیر اللہ
عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا	پکارا جائے) اور گلا گھٹ
بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ٢	سے یا بلندی سے گر کر یا
	مارنے سے مر گیا ہو۔ او

---

١ الانعام-۱۲۲ ٢ المائدہ-۳

کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو۔
مگر جسے تم نے ذبح کرلیا ہو۔ اور وہ
جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور
یہ کہ جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو
یہ سب گناہ ہیں)

رشوت اور دھوکہ کا مال حرام ہے

(۷)

وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ	(اور ایک دوسرے کے مال آپس
بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ	میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور انہیں
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوا فَرِيْقًا مِّنْ	حاکموں تک نہ پہنچاؤ۔ تاکہ لوگوں کے
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ	مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ حالانکہ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؏ لہ	تم جانتے ہو)

چنانچہ رشوت لینی، یا سفارش کر کے مال حاصل کرنا، یا دھوکہ دے کر حکام کے پاس مقدمات لے جانا اور پھر غلط فیصلے کرا کر دوسرے کا مال ہضم کر لینا حرام ہے، دنیا کی عدالت دھوکہ میں آکر یا قصداً بددیانتی کر کے دوسرے کا مال کسی کو دے دے تو بدستور حرام ہے۔ اور حلال نہیں ہوتا۔

لہ البقرۃ ۱۸۸

تکذیب بالقدر شدید جرم ہے

اِنَّا خَلَقْنٰا کُلَّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ[1] (بے شک ہم نے ہر چیز اندازے سے بنائی ہے۔

اللہ تعالٰے نے ہر جان کے لئے اعمال وحدودی مقدر کر دی۔ مگر انسان کو مجبور محض نہیں بنایا۔ چنانچہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایمان درست ہو جائے پھر کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔ یہ لوگ مرجیہ ہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

مرجیہ کہتے ہیں۔ کہ انسان تمام اعمال اللہ کی تقدیر کے باعث کرتا ہے اور انسان کو کچھ اختیار حاصل نہیں۔ بلکہ اعمال کرتے ہیں انسان مجبور محض ہے۔ اس لئے ایمان ہو۔ تو گناہ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ قدریہ کہتے ہیں۔ کہ

جادو حرام ہے

(۱) حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اور جادوگر نہیں البتہ ان کے عہد حکومت میں جنات اور انسان مل کر کام کرتے۔ چنانچہ شرارتی جنات جادو کے منتر لوگوں میں پھیلاتے۔ جو صاف

---

[1] القمر۔ ۴۹۔

طور پر کفر اور گناہ کبیرہ ہے۔

۷۔ جادوگر نجات نہیں پاتا اور جادو کا کھیل ایک وقتی دھوکہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کے کلام کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق ۱	(اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو شیطان، حضرت سلیمان کی بادشاہت کے وقت پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا لیکن شیطانوں نے ہی کفر کیا لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے)
وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۲	(اور جادوگر نیوالے نجات نہیں پاتے۔
قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۙ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۳	(موسٰے نے کہا۔ کہ جو تم لاتے ہو وہ جادو ہے اللہ اسے ابھی درہم برہم کردے گا بے شک اللہ شریروں کے کام نہیں سنوارتا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ (صحابہ کرام) نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کون سے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا۔ جس جان کو اللہ

---

۱ البقرۃ - ۱۰۲، ۲ یونس - ۷۷، ۳ یونس - ۸۱،

نے حرام کیا اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد کے میدان سے بھاگنا اور بے خبر عفیف مسلمان عورتوں پر تہمت رکھنا۔[1]

قتل وفساد اور خاندانی منصوبہ بندی

بڑے جرائم ہیں

① ۔ زمین میں فساد نہ کرو۔ فسادی اور اسلام کی تعلیمات کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والے ملعون ہیں۔

② ۔ کسی مسلمان بلکہ معاہد کا قتل کرنا حرام ہے۔ اور مسلمانوں کا قاتل جہنمی اور لعنتی ہے۔

③ ۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے وارثین انبیاء یعنی علمائے اسلام کا قاتل سب سے بڑا ملعون ہے۔ اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہے جیسے کہ یہودی اور ان سے ملتے جلتے لوگ ملعون اور ابدی جہنمی ہیں۔

④ ۔ خود کشی کرنا حرام ہے۔ اور خود کشی کرنے والا بھی دوزخ میں جائے گا۔

⑤ ۔ بچوں کو قتل کرنا زندہ درگور کرنا حرام ہے خاندانی منصوبہ بندی

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۷۔

پر عمل کرنا بھی دراصل بچوں کو قتل کرنے اور جہنمی ہونے کا باعث ہے

فساد نہ کرو

(۱) وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا[۱]

(اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو)

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ[۲]

(اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ[۳]

(اور ملک میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے)

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ[۴]

(اور ان حد سے نکلنے والوں کا کہا مت مانو جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے)

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ[۵]

(اور فتنہ (غلبۂ شرک) قتل سے زیادہ سخت ہے۔

---

[۱] الاعراف ۵۶، [۲] المائدہ ۶۴، [۳] الرعد ۲۵، [۴] الشعراء ۱۵۱، ۱۵۲، [۵] البقرۃ ۱۹۱،

مسلمان کا قاتل جہنمی ہے

(۲)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ	(اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط لہ	قتل اللہ نے حرام کیا ہے)
وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا	(اور جو کسی مسلمان کو جان کر قتل کر
فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا	اس کی سزا دوزخ ہے جس میں و
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ	ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب
وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ	اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے
عَذَابًا عَظِيمًا ؏	کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور کسی جانور کو قتل کرنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔[۳]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان قتلوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔[۴]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

---

[۱] الانعام، ۱۵۱ [۲] النساء۔ ۹۳، [۳] مشکوٰۃ ص۱۷ [۴] مشکوٰۃ ص۲۹۹

علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس نے کسی معاہد کو قتل کر دیا۔ اسے جنت کی خوشبو بھی نہیں لگے گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے[1]۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان آدمی کے قتل ہونے سے زیادہ اللہ پر یہ آسان ہے کہ دنیا ختم ہو جائے۔
حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ میرے بعد لوٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (یعنی قتل، کفر کے قریب سخت جرم ہے)[2]۔

انبیاء اور علماء کا قاتل

سب سے بڑا لعنتی ہے

(۳)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ	بے شک جو لوگ اللہ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں انصاف کا

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۹۹ [2] مشکوٰۃ ص ۳۰۷۔

يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ	حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں۔ سو
النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ	انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری
اَلِيْمٍ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	سنا دیجئے یہی وہ لوگ ہیں جن کی دنیا
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا	اور آخرت میں محنت ضائع ہوگئی اور
لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ له	ان کا کوئی مددگار نہیں۔
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ	(اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال دی
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ	گئی اور انہوں نے غضب الٰہی کمایا
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ	انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۝ ٢ه	قتل کرتے تھے۔

خودکشی کرنا حرام ہے

(۴۷)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ	(اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک
كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ	اللہ تم پر مہربان ہے اور جو شخص تعدی
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ	اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے
ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَ	آگ میں ڈالیں گے! ور یہ اللہ پر
كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝	آسان ہے)

له آل عمران ۲۱-۲۲۔ ٢ه البقرة ۶۱۔

یعنی کسی سے لین دین بند کر کے اسے بھوکے مارنے کی کوشش کرنا بھی اس کا قتل ہے۔ اس طرح خودکشی کی بھی حرام ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا اور خودکشی کی تو وہ دوزخ میں ہوگا۔ اس میں وہ اپنے آپ کو ہمیشہ گرا گرا کر مارتا رہے گا۔ اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی اس طرح خودکشی کی تو اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ زہر پی کر خودکشی کرتا رہے گا۔ اور جس نے اپنے لوہے کے اوزار سے قتل کیا تو اس کے ہاتھ میں لوہے کا وہ اوزار ہوگا۔ اور دوزخ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپ گھونپ کر اپنے آپ کو قتل کرتا رہے گا۔[1]

خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا[2]

(اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے)

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ[3]

(اور نہ اپنی اولاد کو وہ قتل کریں گی،)

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۹ [2] بنی اسرائیل ۳۱ [3] الممتحنۃ ۱۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے عرض
کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا
آپؐ نے فرمایا۔ (سب سے بڑا گناہ) یہ ہے کہ تو اس کا شریک بنائے حالا
اس نے تمہیں پیدا کیا۔

اس نے کہا پھر (کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟)

آپؐ نے فرمایا۔ (اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے) کہ تو اپنے
کو اس ڈر سے قتل کرے۔ کہ یہ تیرے ساتھ کھائے گا۔[1]

چنانچہ کھانا بچانے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا اور
کی پیدائش کو روکنے کی ناکام کوشش کرنا سب سے بڑا گناہ اور اللہ تعا
عدم اعتماد ہے ایسے تمام لوگ قاتل شمار ہوتے ہیں۔

زنا، لواطت اور متعہ بڑے گناہ ہیں

(۱)۔ بے حیائی اور گناہ کے کام مت کرو۔ چاہے وہ پوشیدہ ہوں
یا ظاہر ہوں۔

(۲)۔ زنا مت کرو۔ اور اگر کوئی غیر شادی شدہ زنا کرے۔ تو اسے ایک
سو کوڑے مارو۔ اور اگر شادی شدہ زنا کرے تو اسے
سنگسار کرو۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۶

(۳)۔ جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں میں بے حیائی اور بدکاری پھیلاتے ہیں جیسے کہ سینما اور ناچ گانے سکھانے والے غنڈے عناصر، ان کے لئے جہنم کی سزا ہے۔ اور بدکار مرد اور بدکار عورتیں ہی آپس میں تعلق قائم کرتی ہیں۔ ایک ایماندار آدمی بدکار عورتوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

(۴)۔ لواطت شدید ترین جرم ہے۔ لواطت کرنے والے کو عبرت ناک انداز میں قتل کرنا ضروری ہے۔ اس طرح جلق اور مساحقت اور چوپاؤں سے بدکاری کرنا بھی شدید ترین جرم ہے۔

(۵)۔ شیعہ لوگوں نے متعہ کی رسم نکالی۔ کہ ایک مرد عورت کی جہاں ایک دوسرے پر نیت بد ہوئی۔ تو گواہ کے بغیر مقررہ وقت کے لئے نکاح کر لو۔ اور اس کا نام متعہ رکھا ہے۔ یہ بھی زنا اور بدکاری ہے

ہر بے حیائی کا کام جرم ہے

(۱) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج ۔ لہ

اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ

کہدو، میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ

لہ الانعام۔ ۱۵۱

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا [1]

علانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ کہ اللہ کا ایسی چیز کو شریک کرو جس کی دلیل اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔

زنا بڑی بے حیائی ہے

زانی کے لئے سخت سزا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا [2]

(اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے)

ایک اصل زنا ہے وہ تو حرام ہے۔ مگر غیر محرم عورتوں کو بری نظر سے دیکھنا اور بری نیت سے ان کی طرف جانا بھی زنا کا ایک درجہ ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کا زنا (غیر محرم عورت کو بدنیتی سے) دیکھنا ہے۔ اور کانوں کا زنا (غیر محرم عورتوں کی باتیں بدنیتی سے) سننا ہے اور زبان کا زنا (غیر محرم عورتوں سے بدنیتی کے ساتھ) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (غیر محرم عورتوں کو بدنیتی سے

---

[1] الاعراف۔ ۳۳۔ [2] بنی اسرائیل۔ ۳۲۔

ملے ہے۔ اور پاؤں کا زنا (بدنیتی سے) چلتا ہے اور دل مائل ہونا اور زنا ہے۔ اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے یا زنا کر بیٹھنا ہے یا بچ جاتا ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ لہ

(بدکار عورت اور بدکار مرد، سو دونوں میں سے ہر ایک کو (غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں) سو سو درّے مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہیے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے زنا کیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر (ایک سو کوڑے) جاری کی۔ پھر پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپؐ نے اس کو سنگسار کا حکم دیا۔ (یعنی) جو شخص شادی شدہ ہوگا۔ اس کو زنا کرنے پر پتھر مار مار کر دیا جائے گا۔ اور اگر غیر شادی شدہ زنا کرے۔ تو اس کو ایک سو

لہ النور ۲، ۱۸/۲ ۔

کوڑے مارے جائیں گے۔ اور ایک سال کے لئے جلا وطن بھی کیا جا سکتا ہے۔[1]

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ آپ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والے کے بارے میں ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کرنے کا حکم دیا۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اپنی بیوی کی دُبر میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔[3]

بے حیائی پھیلانے والے جہنمی ہیں

(۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ[4]	(بے شک جو لوگ چاہتے ہیں ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے)۔
اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ	(بدکار مرد، سوائے بدکار عورت یا مشرکہ کے نکاح نہیں کرے

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱۲، [2] مشکوٰۃ ص ۳۰۹، [3] مشکوٰۃ ص ۲۷۶، [4] النور۔ ۱۹،

يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝	اور بدکار عورت سے سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کریگا۔ اور ایمان والوں پر یہ حرام کیا گیا ہے)

لواطت سب سے بڑا جرم ہے

(۴) وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ لہ	(اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم کو کہا۔ کیا تم ایسی بےحیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے اسے جہان میں سے کسی نے نہیں کیا بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو۔ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو)
فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ط	(پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کئے۔ جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر تیرے

لہ الاعراف ۸۱

رب کے ہاں سے خاص نشان تھا اور یہ بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں)

وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ [1]

(پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر و زبر کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ [2]

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وہ ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے [3]

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو تم قوم لوط کا کام کرتے دیکھو۔ تو کرنے والے اور کروانے والے کو قتل کر دو [4]

مساحقت اور جلق بھی بدکاری ہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ

عورتوں کا آپس میں چپٹی کرنا زنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر کتاب الکبائر ص ۲۱

چپٹی سے مراد عورتوں کا آپس میں شرمگاہوں کو رگڑ کر انزال کرنا یہ بھی زنا کی

[1] الھود ۸۳، [2] الحجر ۷۴، [3] مشکوٰۃ ص ۳۱۳ [4] مشکوٰۃ ص ۳۱۲

قسم ہے اور حرام ہے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا سات پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت کے روز ان پر (نظر کرم) نہیں کرے گا۔ اور فرمائے گا۔ کہ اس کو دوزخ میں جانے والوں کے ہمراہ دوزخ میں داخل کردو!

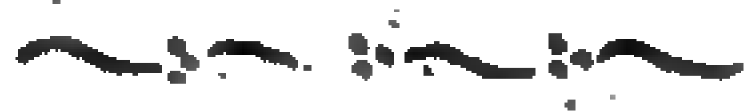
۱۔ (لڑکوں کے ساتھ) برا کام کرنے والا۔ ۲۔ برا کام کرانے والا۔ ۳۔ جانوروں سے بدکاری کرنے والا۔ ۴۔ ماں اور اس کی بیٹی سے جماع کرنے والا۔ ۵۔ مشت زنی کرنے والا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرلیں۔ (تو اللہ معاف کردے)[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کی[2] (یعنی طلاق مغلظہ کے بعد جو شخص مطلقہ عورت کا نکاح کرنے کے لیے دوسرے سے کردے۔ تاکہ وہ اس سے جماع کرکے طلاق دے دے۔ اور پھر پہلا خاوند نکاح کرے تو ایسا کام کرنے اور کرانے والا دونوں ہی گناہ گار ہیں۔

[1] کتاب الکبائر للذہبی۔

[2] مشکوۃ ص۲۸۴۔

گانا رقص اور سینما



آجکل سینما کی وبا ہر ملک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں گانا اور رقص
اصل مقصودِ فاسقین ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک مرد یا عورت
کسی مرد عورت کو آپس میں فحش حرکات کرتے گاتے اور رقص کرتے
دیکھیں گے تو ان میں شہوت کا غلبہ ہوگا۔ اور حیا میں کمی آئے گی
پھر دماغ میں آوارگی اور بدکاری کی خواہش بھی پیدا ہوگی۔

حدیث میں بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے نوحہ
کیا اور گانا گایا (مدخل الشرع ص ۱۰۲ ج ۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والی عورتوں اور باجے عام ہونے
کو قربِ قیامت کی علامات میں سے قرار دیا... کما فی المشکوٰۃ
اللہ تعالےٰ نے فرمایا!!

لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (جو زُور کی مجالس میں نہیں جاتے)

محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ زُور سے مراد لغو بیہودہ اور گانے
کی مجالس مراد ہیں۔ ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۲۸

کئی شریف زادیاں (راگ کی وجہ) بدکار بن چکی ہیں اور کئی
لوگ اس کی وجہ سے بے حیا مشہور ہو چکے ہیں۔ راگ سے بچو یہ
کم کرتا ہے۔ (اغاثۃ اللہفان ص ۱۳۲)

چنانچہ راگ باجے اور گانے کا انجام زنا اور بے حیائی ہے۔
ی طرح رقص کا بھی معاملہ ہے۔ ناچ اور رقص بنی اسرائیل کے
ت بد معاش آدمی سامری اور اُس کے ساتھیوں نے شروع کیا تھا
یہودی بچھڑے کے گرد ناچتے تھے۔ چنانچہ یہ ناچ اور جھومنا کفار اور یہودیوں
م ہے۔ ملخصًا مدخل الشرع ص۱ جلد ۲

اور یہ حقیقت ہے کہ!

اَلْغِنَاءُ رُقْیَةُ الزِّنَا (گانا زنا کا منتر ہے)

تلبیسِ ابلیس ص۲۹۱

یعنی جو لوگ گانا بجانے میں منہمک ہوں گے آخر کار وہ زنا میں تباہ ہو
جائیں گے۔

یہ سینما گھر اور ٹیلی ویژن وغیرہ ملک میں بے حیائی، غنڈہ گردی اور بدکاری
پھیلانے کے سب سے بڑے ذمہ دار ہیں۔ اور ایسے ادارے چلانے
والے بے حیائی پھیلانے والے سب سے بے حیا اور خبیث لوگ ہیں۔
اللہ تعالےٰ ایسے بے حیاؤں کو تباہ و برباد کرے۔ اور مسلمانوں کو ان کے
شر سے بچائے۔ حدیث میں گانے والے اور جو گانوں کا اہتمام کرے
اپنے گھر میں یا سینما بنائے دونوں کو لعنتی قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا!
لَعَنَ اللّٰہُ الْمُغَنِّیَ وَالْمُغَنّٰی لَہٗ جو آدمی گانا گائے اور جو گانا بجانے کا
اہتمام کرے دونوں پر اللہ تعالےٰ لعنت کرتا ہے۔

بیہقی فتاوی عزیزیہ ص۶۶ جلد ۱

متعہ بھی بدکاری اور بے حیائی ہے

(۵)
وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط[1] | (اور ان کے سوا تم پر عورتیں حلال ہیں بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلہ میں طلب کرو ایسے حال میں نکاح کرنے والے ہوں نہ کہ شہوت رانی کرنے لگو)

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ط[2] | (اور نہ خفیہ آشنائی کرنیوالے ہوں)

مندرجہ بالا دو آیات میں یہ فرمایا کہ محرمات کو چھوڑ کر صرف وہ عورتیں حلال ہیں کہ جن میں یہ شرط پائی جائیں۔

۱۔ اَنْ تَبْتَغُوْا کہ طلب کرو یعنی ایجاب و قبول کرو۔

۲۔ بِاَمْوَالِكُمْ اپنے اموال کے ساتھ یعنی مہر کے ساتھ نکاح

۳۔ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ نکاح کرنے والے ہو۔ اور صرف آزادانہ شہوت پوری کرنے والے نہ ہوں۔ یعنی مقصد نکاح اور پاکدامنی حاصل کرنا اور صرف مستی نکالنا اور نہ بدکار مردوں عورتوں کی طرح شہوت پوری کرنا ہی نہ ہو۔ اور یہ تب ہوگا کہ

[1] النساء۔ ۲۴، [2] المائدہ۔ ۵،

نکاح کرے مہر رکھے :اور مقصد یہ ہو۔ کہ اولاد ہو اور مرد و عورت دونوں عفیف اور پاکدامن بن جائیں۔

لیکن متعہ کرنے میں مقصود نہ اولاد ہوتی ہے اور نہ پاکدامن رہنا مقصود ہوتا ہے۔ متعہ میں مرد اور عورت دونوں کو شہوت پوری کرنے سے غرض ہوتی ہے۔ چنانچہ متعہ دراصل زنا اور فحاشی ہے۔ اور متعہ یعنی زنا سے ہونے والی اولاد حرام کی اولاد ہے۔ گویا ایک حرامی بدکار نسل پیدا کرنے کے خبیث منصوبے کا نام متعہ ہے۔ افسوس یہ لوگ کس قدر بے غیرت ہو گئے ہیں۔ اور سورۃ المائدہ میں مزید ایک شرط رکھی۔ کہ وَلَا مُتَّخِذِی أَخْدَانٍ اور خفیہ آشنائی کرنے والے نہ ہوں۔

یعنی چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد میں نکاح ہو اور ولیمہ کیا جائے۔

مگر متعہ کرنے والے مرد اور عورت جہاں مخفی مقام پر ملے، آپس میں ایک مقررہ اجرت پر بدکاری کر لی۔ اور بدکاری کو جائز قرار دینے کے لئے اس کو متعہ کا نام دیا: اور سمجھے کہ حلال ہو گیا۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ غیرت مند مسلمان لڑکی کا نکاح کرتے ہیں تو اعلانِ نکاح ہوتا ہے مہر بتاتے ہیں۔ اور سب کے سامنے اقرار کرتے ہیں کہ لڑکی کا نکاح فلاں سے ہوا۔ مگر متعہ کرنے والوں میں سے کبھی کسی نے کہا؟ کہ ہماری لڑکی نے فلاں سے متعہ کرایا اور اتنی بار متعہ کرایا۔ ایک معمولی درجے کی غیرت رکھنے والا مسلمان بھی ایسا سننا یا کہنا گوارہ نہیں کرتا۔ الغرض نصِ قطعی سے اور فطرتِ سلیمہ سے بھی متعہ انتہائی

درجہ کی فحاشی، بے غیرتی اور قابلِ نفرت کام ہے۔ جس مذہب میں متعہ جیسے کام کی اجازت ہو۔ اس مذہب کے مردود ہونے کے لیے یہی کافی ہے

شرابی اور جوئے باز شیطان کے چیلے ہیں

① شراب پینا، جوا کھیلنا، بت پرستی کرنا اور جوئے کی تمام صورتیں مثلاً گھوڑ دوڑ اور معمہ وغیرہ سب حرام اور شیطانی خبیث کام ہیں۔ ان میں حصہ لینے والے بھی شیطان کے چیلے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ	(آپ سے شراب اور جوئے کے
قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ	پوچھتے ہیں، کہہ دو، ان میں بڑا گن
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ	اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی
اَكْبَرُ مِنْ	اور ان کا گناہ ان کے نفع سے
نَّفْعِهِمَا ۭ[1]	بڑا ہے)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ	(اے ایمان والو! شراب اور ج
وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ	بت اور رفال کے تیر سب شیط
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ	گندے کام ہیں۔ سو ان سے بچ
الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[2]	تاکہ تم نجات پاؤ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] البقرہ، ۲۱۹، [2] المائدہ - ۹۰،

نے فرمایا۔ ہر نشہ آور خمر ہے۔ اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب پیا اور توبہ کے بغیر شراب کی عادت کی حالت میں مرگیا۔ تو آخرت میں پاکیزہ شراب) نہیں پیئے گا۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

جنت میں داخل نہ ہوگا، والدین کا نافرمان اور نہ جوئے باز اور نہ احسان دھرنے والا اور نہ شراب پینے والا۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شراب پینے والا توبہ کیے بغیر عادتِ شراب) کی حالت میں مرنے والا، بت پرست کی طرح اللہ سے ملے گا۔[3]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے اللہ تعالےٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھے میرے رب عزوجل نے تمام معازف و مزامیر (گانے بجانے کے آلات) بت، عیسائیوں کی صلیب توڑ دوں اور جاہلیت کی باتیں (مٹادوں)۔ اور میرے رب عزوجل نے

---

[1] مشکوٰۃ ۳۱۷ - [2] مشکوٰۃ ۳۰۲۰۲ - [3] مشکوٰۃ ۳۱۸ -

قسم کھائی۔ کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا لیکن اسے اسی قدر پیپ پلاؤں گا۔ اور جو میرے ڈر سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے پاکیزہ حوضوں میں سے پلاؤں گا[1]

حضرت ثور بن زید دیلمی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شرابی کی سزا کے بارے میں مشورہ کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ شرابی کو اسی کوڑے مارے جائیں اس لئے کہ جب وہ شراب پیئے گا۔ تو مست ہو جائے گا۔ جب مست ہوگا تو بکے گا۔ اور جب بکے گا تو بہتان باندھے گا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پر اسی کوڑے سزا دی[2]

چوری اور ڈاکہ بڑے جرائم ہیں

(۱)۔ چوری کرنا شدید ترین جرم ہے۔ اور اگر چور پکڑا جائے۔ تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تاکہ وہ ہاتھ جس نے انسان پر اس قدر ظلم کیا وہ نہ رہے۔ اور آئندہ لوگوں کو عبرت ہوگی۔

(۲)۔ اگر کوئی ڈاکہ ڈالے۔ اور ڈاکہ کے دوران کسی کو قتل نہ کرے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیا جائے۔ اور اگر قتل بھی کرے۔ کہ اس کے پیٹ میں خنجر بھونک کر قتل کرے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱۸۔ [2] مشکوٰۃ ص ۲۱۶۔

ی لاش کسی معروف جگہ لٹکا دی جائے۔ تاکہ لوگ اس سے نصیحت
ل کریں۔

چور کا ہاتھ کاٹ دو

ارِقُ وَالسَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا
جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ
حَكِیْمٌ ۔ ۱

(اور چور خواہ مرد ہو یا عورت ہو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
ت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار سے کم (مال کی
پر) نہ کاٹا جائے ۲

ڈاکو کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دو

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ
یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

(ان کی بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں۔ اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے

---

۱ (سورہ) ۳۸-۳۹ ۔ ۲ (متفق علیہ) مشکوٰۃ ص ۳۱۳ ۔

Marfat.com

فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ لہ

ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر جائیں یہ ذلت ان کے لئے دنیا ہے اور آخرت میں ان کے بڑا عذاب ہے)

جھوٹ چغلی اور خیانت

(۱) جھوٹ بولنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہے اس لئے ہرگز جھوٹ نہ بولو۔

(۲)۔ جھوٹی قسم کھانے والے پر اللہ کا غضب ہے اور یہ دوزخ میں جائیں گے۔ اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

(۳)۔ جو لوگ عفیف اور نیک پر جھوٹی تہمتِ زنا رکھتے ہیں۔ وہ غنڈے ہیں انہیں اسی کوڑے مارو۔ اور آئندہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ چنانچہ اسلامی عدالت کسی بے نمازی شرابی

لہ مائدہ۔ ۳۳،۳۴۔

جھوٹی تہمتیں رکھنے والے غنڈوں کی گواہی اور ووٹ قبول نہیں کرتی۔

(۱)۔ کسی جھوٹے چغل خور اور بدمعاش کو دوست نہ بناؤ۔

(۱)۔ خیانت کرنا جرم ہے وعدہ توڑنا بھی سخت جرم ہے۔

جھوٹا لعنتی ہے

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے)

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ ۱ (اٹکل پچو باتیں بنانے والے غارت ہوں)

یعنی جھوٹی باتیں کرنے والے غارت ہوں)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ ۲ (بے شک اللہ اسکو راہ پر نہیں لاتا جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک ہوگی۔ اس میں منافق ہونے کی ایک بات ہے یہانتک کہ انہیں چھوڑ دے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

---

۱ الذریت۔ ۱۰ ۲ المؤمن، ۲۸۔

۳۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔
۴۔ جب جھگڑے تو گالیاں بکے اور فحش باتیں کرے[1]۔
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ[2] (اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو)

جھوٹی قسم کھانے والا رُوسیاہ ہے

(۲)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝[3]

(کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے اس قوم سے دوستی رکھی ہے جن پر اللہ کا غضب ہے نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ وہ بہت ہی برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔)

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ[4]

(اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جو اللہ پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں کہ ان کے منہ سیاہ ہوں گے)۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۷ [2] الحج۔ ۳۰، [3] المجادلہ۔ ۱۴، ۱۵، [4] الزمر۔ ۶۰

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے، حقیر معاوضہ لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا۔ اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کریگا۔ اور انکے لئے دردناک عذاب ہے)

تہمت رکھنے والے کو اسّی کوڑے مارو

(۳) وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ [1]

(اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسی درے مارو۔ اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ نافرمان ہیں)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝

(اور ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہنا مان، جو طعنے دینے والا، چغلی کھانے والا، نیکی سے روکنے والا، حد سے

---

[1] النور۔۴

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ[1] | بڑھا ہوا گناہ گار ہے۔ بڑا اجڈ اس کے بعد بداصل بھی ہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝[2] | (اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں، اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے۔ جو کہو اس کو کرو نہیں)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو رخا آدمی ہو۔ قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہوگی۔[3]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا! چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

خائن اور عہد شکن کا انجام

(۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝[4] | (جو شخص دغاباز گناہ گار ہو، بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔)

---

[1] القلم - ۱۰ تا ۱۳، [2] الصف - ۲، [3] مشکوٰۃ ص ۴۱۲

[4] النساء - ۱۰۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ؕ[1] (بے شک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا)

اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ؕ[2] (اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہوگی)

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا[3] (اور قسموں کو پکا کر لے کے بعد نہ توڑو)

جو شخص وعدہ خلافی کرے گا۔ یا قسم کھا کر بغیر کسی عذر کے قسم توڑے گا۔ وہ گناہ گار ہے۔ البتہ گناہ کے کام کی قسم کھائے۔ تو ضروری ہے۔ کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ جو دس آدمیوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے۔

جہاد اور ہجرت سے اعراض کرنا

(۱) میدانِ جنگ سے فرار ہونے والا سخت گناہ گار ہے اور اس کا انجام جہنم ہے۔ ہاں اگر جنگ کا داؤ لگا رہا ہے۔ یا اپنی فوج میں ملنے اور پھر دوبارہ حملہ کرنے کی نیت سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ تو وہ الگ بات ہے

(۲) جہاد میں ظلم سے بچو۔ بوڑھوں۔ بچوں اور جنگ سے الگ رہنے والوں کو قتل نہ کرو۔

[1] الانفال ۔ ۵۸، [2] بنی اسرائیل ۔ ۳۴۔ [3] النحل ۔ ۹۱،

(۳) اگر کسی ملک میں اسلام پر چلنے کی اجازت نہیں اور کافروں سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں۔ تو اسلام کو بچاتے ہوئے اس ملک سے ہجرت کر کے دارالاسلام میں آنا ضروری ہے۔ جو شخص ہجرت کر سکتا ہو اور ہجرت نہ کرے اور پھر دین میں نقصان کر بیٹھے تو وہ بھی دوزخی اور گناہ گار ہے۔ البتہ چھوٹے بچے اور وہ عورتیں جو ہجرت پر قادر نہیں وہ معذور ہیں۔

(۴) تقسیم سے قبل مالِ غنیمت اٹھا کر چھپا لینا یا دوسرے کے حصہ کا مالِ غنیمت کھا لینا حرام اور دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔

جہاد سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

(۱)

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ	اے ایمان والو جب تم کافر
الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا	میدانِ جنگ میں ملو تو ان
تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝	پیٹھیں نہ پھیرو، اور جو کوئی ا
وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ	ان سے پیٹھ پھیرے گا مگر یہ کر
دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ	کرتا ہو یا فوج میں جا مل
أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ	سو وہ اللہ کا غضب لے کر
بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ	اور اس کا ٹھکانہ دوزخ
جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ [1]	اور بہت برا ٹھکانا ہے۔

[1] الانفال - ۱۵، ۱۶۔

مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو

اور جہاد کے دوران ظلم نہ کرو!

(۲)

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ہ لہ	(اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ ع لہ	(بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

یعنی مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کے طریقہ پر چلو اور کسی بہت بوڑھے کو قتل نہ کرو اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ عورت کو (قتل کرو) اور نہ غنیمت میں خیانت کرو، اور غنیمتیں ملا کر رکھو۔ اصلاح کرو۔ اور احسان کرو۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند

لہ البقرہ ۔ ۱۹۰ ۔ لہ

کرتا ہے۔[1]

(۲) حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ میں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔[2]

چنانچہ مال غنیمت میں جو غبن کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے تقسیم سے پہلے (مال غنیمت) کے حصوں کو فروخت سے منع فرمایا۔[3]

ہجرت نہ کرنا کب جرم ہے

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ

(بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس ملک میں بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۴۴، [2] مشکوٰۃ ص ۳۴۹، [3] مشکوٰۃ ص ۳۵۱،

مَصِیْرًا ۔ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
حِیْلَۃً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ
سَبِیْلًا ۔ فَاُولٰٓئِکَ
عَسَی اللّٰهُ اَنْ
یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۔ وَ
کَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۔

میں ہجرت کر جاتے۔ سو ایسوں کا
ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت
ہی برا ٹھکانا ہے۔ ہاں جو مرد اور
عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں۔
جو نکلنے کا کوئی ذریعہ اور راستہ
نہیں پاتے پس امید ہے کہ ایسوں
کو اللہ معاف کر دے اور اللہ معاف
کرنے والا بخشنے والا ہے[1])

کفار و فساق سے دوستی مت رکھو

(۱) مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ یہودیوں، عیسائیوں اور کسی کافر یا منافق سے دوستی نہ رکھیں۔ اور اگر کسی نے کفار سے دوستی قائم کی تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا۔

(۲) جو بدمعاش لوگ دین اور اہل دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان غنڈوں کے ساتھ بھی اٹھنا بیٹھنا بند کر دیں۔ اور اگر کوئی شخص ان کے ساتھ مجلس قائم رکھے گا۔ تو وہ بھی بدمعاش ہی شمار ہوگا۔

(۳) سب سے زیادہ یہودی اور ان سے ملتے جلتے کافر مسلمانوں

[1] النساء ۔ ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰ ۔

کے دشمن ہیں۔ کافر لوگ مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی خوشی پر غمگین ہو جاتے ہیں۔

(۴) مسلمانوں کو کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بھی روک دیا گیا۔

کافروں کا دوست اُن میں سے ہے

(۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا	(اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ
الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؘ	کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ	دوسرے کے دوست ہیں اور
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ	کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی
فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا	کرے تو وہ انہیں میں سے ہے
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ [1]	ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا)
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ	(مسلمان، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ	کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ	یہ کام کرے اسے اللہ سے کوئی
مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ	تعلق نہیں، مگر اس صورت میں
تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ	کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو۔ ا

---

[1] المائدہ۔ ۵۱،

وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ ؕ اللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے۔
وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ؕ[3] اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔

صرف ایماندار سے دوستی قائم کرو۔ اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اب دیکھئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے (اس لئے کہ دوست کے نظریات کا اثر جلدی ہوتا ہے۔ بدمعاش یا کافر کو دوست بنایا تو اس کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو جانے کا اندیشہ ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔

اے اللہ کے رسول، اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اس قوم سے محبت رکھتا ہے جن سے وہ ملا نہیں آپ نے فرمایا۔ انسان اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے۔[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۶۔ [2] مشکوٰۃ ص ۴۲۶۔ [3] آل عمران۔ ۲۸

بدمعاشوں سے دوستی نہ رکھو

(۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ
هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ؎۱
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؎۲

(اے ایمان والو! ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے۔ لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو، اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو)

(منافقوں کو خوشخبری سنا دے کہ ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں)

اسلام کے بڑے دشمن یہودی ہیں

(۳)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؎۳

(تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا)

۱؎ مائدہ-۵۷، ۲؎ النساء-۱۳۸/۱۳۹- ۳؎ مائدہ-۸۲،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا
يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ
مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي
صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ ۝ له

(اے ایمان والو! اپنوں کے سوا
کسی کو بھیدی نہ بناؤ، وہ تمہاری
خرابی میں قصور نہیں کرتے جو چیز تمہیں
تکلیف دے وہ انہیں پسند آتی ہے
ان کے مونہوں سے دشمنی نکل پڑتی ہے
اور جو ان کے سینوں میں چھپی ہوئی ہے
وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے
لئے نشانیاں بیان کر دیں اگر تم
عقل رکھتے ہو)

هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا
يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ
بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ
قَالُوا آمَنَّا
وَإِذَا خَلَوْا
عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ
مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا
بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

(سن لو! تم ان کے دوست ہو اور وہ
تمہارے دوست نہیں اور تم تو سب
کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم
سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں
اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ
سے انگلیاں کاٹ کاٹ کر کھاتے
ہیں۔ کہہ دو، تم اپنے غصہ میں مرو
اللہ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں

له آل عمران - ۱۱۸،

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۱ ؎

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہیں اور اگر تمہیں تکلیف پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں)

کافروں سے مشابہت نہ کرو

(۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۲ ؎

(اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کافر ہوئے)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ (حضرت عمرو) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں (غیر مسلم) سے مشابہت کرے. یہودیوں سے مشابہت نہ کرو. اور نہ عیسائیوں سے مشابہت کرو. یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہوتا ہے، اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارہ سے ہوتا ہے. اور مسلمان، السلام علیکم کہہ کر سلام کرتا ہے۔ ۳ ؎

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے ۴ ؎

چنانچہ جس کی گھریلو معاشرت، لباس، کھانے پینے کا طریقہ، تجارت، سیاست و حکومت کا طریقہ غیر مسلموں کی طرح ہے. وہ غیر مسلموں میں سے

---

۱ ؎ آل عمران - ۱۱۹، ۱۲۰، ۲ ؎ آل عمران، ۱۵۶، ۳ ؎ ۸ ؎ مشکوٰۃ ص ۳۹۹، ۴ ؎ مشکوٰۃ ص ۳۷۵

ہے۔ اور جس کی معاشرت، لباس، کھانے پینے کا طریقہ تجارت و سیاست حکومت کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب و سنت کے پابند مسلمانوں کی طرح ہے وہ مسلمان ہے۔

ظلم، گالی اور توہین کرنا بڑے گناہ ہیں

(۱)۔ ظالموں کا انجام سخت برا ہوگا۔ اور قیامت کے دن ظالم آدمی کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم ہو جائیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲)۔ صحابہ کرام اور علماء کرام کے دشمن خبیث اور کفر پسند ہیں۔

(۳)۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ نام نہ دھرو۔ بدظنی نہ کرو۔ جاسوسی نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ طعنے نہ دو اور ایذا نہ دو۔

(۴)۔ جنگی محصول اور دوسرے غیر اسلامی محصول لینے والا مجرم اور ایک طرح کا چور یا ڈاکو ہے۔

(۵)۔ دیتے وقت کم تولنے اور کم ناپنے والے بھی چور کی طرح مجرم ہیں۔

(۶)۔ کسی مرنے والے کی وصیت میں تغیر کر کے کسی پر ظلم کرنا حرام ہے۔

ظالم کا انجام جہنم ہے

(۱) وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا
يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۚ اِنَّمَا
يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ
فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ
مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ
اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ
وَاَفْئِدَتُهُمْ
هَوَآءٌ [1]

اور تو ہرگز خیال نہ کر کہ اللہ کام سے بے خبر ہے جو ظلم کرتے ہیں ا صرف ایک دن تک مہلت دے رکھی ہے جس میں نگاہیں پھٹی رہ جا گی وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے جا رہے ہوں گے کہ ان کی نظر ان طرف ہٹ کر نہیں آوے گی او ان کے دل اڑ رہے ہوں گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا ظلم قیامت کے اندھیروں (یا بہت زائد) میں سے ہے۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟

صحابہ نے عرض کیا۔ مفلس وہ ہے۔ کہ جس کے پاس نہ درہم ہوں، او نہ سامان ہو۔

آپ نے فرمایا۔ میری امت میں سے مفلس وہ ہے۔ جو قیامت

لے ابراہیم - ۴۲، ۴۳۔ ۲ے مشکوٰۃ ص۴۳۴۔

نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے۔ اور یوں آئے۔ کہ اس کو گالی دی
، اس کا مال ہڑپ کر گیا تھا، اس کا خون بہایا تھا اور اس کو مارا تھا۔ چنانچہ
لی نیکیاں اس کو دی جائیں گی اور اس کی نیکیاں کو اس کو دی جائیں گی۔ اگر اس
بوجھ کے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو (حق والوں) کے گناہ
جائیں گے اور اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال
جائے گا[1]

ـذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا[2]	(اور جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ اپنے سر بہتان اور صریح گناہ لیتے ہیں)

صحابہ کرام اور علماء اسلام کا دشمن جہنم میں ہو

رام کی مدح کرنے کے بعد فرمایا۔

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ[3]	(تاکہ ان (صحابہ کرام) کی وجہ سے کافروں کو غصہ دلائے)

یعنی صحابہ کرام کے دشمن دراصل کافر لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا[4]	(بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں)۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۳۵۔ [2] الاحزاب۔ ۵۸، [3] الفتح ۲۹،
[4] الفاطر۔ ۲۸۔

علماءِ اسلام کے لئے یہی انعام، اطمینان وفرحتِ قلب کے
کافی ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالی دیتے ہیں۔
تمہاری اس برائی پر اللہ کی لعنت ہو۔[1]
اللہ تعالے نے صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے سورۃ ال
آخر میں فرمایا،
لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ[2] (تاکہ اللہ ان (صحابہ کرام) کی وجہ
دلائے کافروں کو)
یعنی صحابہ کرام کی دشمنی رکھنا کافروں کا کام ہے۔
ایک مسلمان کسی صحابی کا دشمن نہیں ہو سکتا۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
کفار سے جنگیں کیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عظیم ا
سلطنت پیش کردی۔ کافروں نے سوچا کہ اگر صحابہ کرام اپنی اور اپنی اولا
جانیں پیش نہ کرتے اور نہ مال سے مدد کرتے۔ تو چند اہل بیت کی مد
یقیناً یہ فتوحات نہ ہو سکتیں۔ اب کافروں نے اسلام کی تعلیمات
کی تدبیر یہی سوچی۔ کہ صحابہ کرام پر سے اعتماد اٹھادو۔ ایسا کرنے سے

---

[1] مشکوٰۃ ص۵۵۴۔ [2] الفتح - ۲۹ -

دہی مٹ جائے گا۔

کیونکہ موجودہ قرآن مجید اور موجودہ نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد اور اسلام
اگلی نسلوں تک پہنچانے والے صحابہ کرام ہی ہیں۔ بلکہ اہل بیت کے گواہ بھی
صحابہ کرام ہی ہیں۔ اگر صحابہ کرام کو غلط قرار دیا گیا۔ تو نہ اہل بیت ثابت ہوں گے
اور نہ ہی قرآن و اسلام ہی کی تصدیق ہو سکے گی۔ آخر کار اسلام کو مٹانا آسان ہو
جائے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کافر اقوام نے صحابہ کرام کے خلاف سب سے زیادہ
زور اس کی اور جو شخص صحابہ کرام کا دشمن ہے۔ اگر وہ مسلمان ہونے کا دعوے کرتا
ہے تو یقیناً وہ کافروں کا ایجنٹ اور منافق خبیث آدمی ہے اللہ تعالےٰ
صحابہ کرام کے دشمنوں پر ایسا عذاب نازل کرے۔ کہ انہیں مکمل طور پر تباہ
کئے بغیر واپس نہ جائے۔ اور دشمنانِ صحابہ کرام پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور
تمام مخلوق کی لعنت ہو۔

اسی طرح علماء اسلام کے متعلق بتایا۔ کہ یہی لوگ واقعی اللہ تعالےٰ
سے ڈرنے والے اور نیک بندے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔

اور بے شک علماء، انبیا کے وارث ہیں۔

چنانچہ جو لوگ وارثین انبیاء علیہم السلام کے دشمن ہیں۔ وہ
در اصل نبوت کے دشمن اور انتہائی خبیث لوگ ہیں۔ خدا تعالےٰ
انبیاء علیہم السلام اور علماء اسلام کے دشمنوں کو ملیا میٹ کرے۔

مذاق، غیبت اور طعنہ زنی کا انجام

(۳) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ[1] وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۚ[2] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ[3] وَّ لَا تَجَسَّسُوْا[4] وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ[5]

(اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہیں وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں) (اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو) (اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں۔) (اور جاسوسی نہ کرو) (اور نہ کوئی کسی کی غیبت کیا کرے۔ تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تم ناپسند کرتے ہو)

---

[1] الحجرات۔ ۱۱۔ [2] الحجرات۔ ۱۱۔ [3] الحجرات۔ ۱۲۔ [4] الحجرات۔ ۱۲۔ [5] الحجرات۔ ۱۲۔

وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ۱ؔ (اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو)

وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۲ؔ (ہر غیبت کرنے والے طعنہ دینے والے کے لئے ہلاکت ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق (غنڈہ گردی) ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے ۳ؔ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے محفوظ نہ ہو ۴ؔ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے کہ یہ اس سے منہ موڑ لے اور وہ اس سے منہ موڑ لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ ہو گا کہ جو سلام کرنے میں پہل کرے ۵ؔ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور ایک دوسرے کی خبریں معلوم نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔

۱ؔ الحجرات۔۱۱۔ ۲ؔ ھمزہ ۳ؔ متفق علیہ، مشکوٰۃ ص۴۱۱، ۴ؔ مشکوٰۃ ص۴۲۲۔ ۵ؔ مشکوٰۃ ص۴۲۷۔

اور ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر قیمتیں نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ[1]

محصول چنگی لینے والے کا انجام

② اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ الکبائر میں فرماتے ہیں۔
چنگی محصول لینے والا اس آیت میں داخل ہے[2]
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
چنگی محصول لینے والا جنت میں نہیں جائے گا[3]
اس کی وجہ یہ ہے کہ چنگی محصول لینے والا ایک ڈاکو کی طرح ہے وہ ایک چور ہے چنگی محصول لینے والا، لکھنے والا، حکمران سب حرام خور اور اس جرم میں شریک ہیں[4]
اس کی وجہ یہ ہے، کہ اسلام نے چار ٹیکس لگائے۔ مسلمانوں پر

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۷، [2] الکبائر للذہبی ص ۱۲۶، [3] ابو داؤد بحوالہ الکبائر ص ۱۲۶، [4] الکبائر للذہبی

عشر اور کافروں پر جزیہ اور خراج زکوٰۃ اور عشر ادا کرنا اللہ کی مالی عبادت بھی اور جزیہ اور خراج کافروں کے جان و مال کی حفاظت کا سبب اور مسلمانوں کے مال حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان کے علاوہ محصول جنگی آمدنی کا ٹیکس ات کا ٹیکس وغیرہ سب غیر اسلامی ٹیکس ہیں۔ اور رعایا پر تشدد ہے۔

کم تولنے ناپنے والے کا انجام

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ	(کم تولنے والے کے لئے تباہی ہے
اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ	وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر
يَسْتَوْفُوْنَ ۖ وَاِذَا كَالُوْهُمْ	لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۗ	کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں[1]

چنانچہ جو لوگ کم تولتے ہیں یا کم ناپتے ہیں اور قیمت پوری وصول کرتے ہیں۔ ایک طرح کے چور ہیں اور قیامت کے دن انہیں اپنی نیکیاں دے کر حساب کا نا پڑے گا۔ اگر ان کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو دوسروں کی برائیاں اپنے سر پر ڈال جہنم میں جائیں گے۔ اگر ایک دکاندار ساری زندگی ایک لاکھ گاہک کو کم تول کر ے یا کم ناپ کر دے۔ اور ایک لاکھ آدمی کا مقروض ہو کر مرے تو یہ تجارت نہیں بلکہ ایک شدید ترین مصیبت ہے۔

(۶) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ	(تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں
الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ	سے کسی کو موت آپہنچے، اگر وہ مال

---

[1] المطففین، ا تا ۳۔

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ — چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ داروں
وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ — کے لئے مناسب طور پر وصیت
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۞ — کرے یہ پرہیزگاروں پر حق ہے
فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ — پس جو اسے اس کے سننے کے بعد
فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ — بدل دے اس کا گناہ ان پر ہی ہے
يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ — جو اسے بدلتے ہیں بے شک اللہ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞ — سننے والا جاننے والا ہے[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو وارث کی میراث ختم کر دے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس کی وراثت ختم کر دے گا[2] یعنے مرنے والا خود کسی کو ظلماً محروم کر دے یا وارثوں میں سے کوئی غلط بیانی کر کے کسی وارث کو محروم کر دے تو اسے سزا ملے گی۔

حرام دوا سے علاج کرنا گناہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسا مرض نہیں اتارا کہ جس کی

---

[1] البقرۃ، ۱۸۰، ۱۸۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۲۶۶۔

علاج) نہ اتارا ہو[1]۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرض کی دوا ہے۔ جب دوا بیماری تک پہنچے تو اللہ کے حکم سے صحت مند ہو جاتا ہے[2]۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے بیماری اور دوا نازل کی۔ اور ہر مرض کے لئے دوا پیدا فرمائی۔ اس لئے دوا کرو اور حرام چیز کی دوا نہ کرو[3]۔ (یعنی جو چیز اسلام میں حرام ہے جیسے شراب وغیرہ اس کو پلا کر علاج نہ کرو)

چنانچہ علاج کے متعلق اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ علاج کرانا درست ہے۔

۲۔ صرف جائز چیزیں کھا کر ہی علاج کراؤ۔ حرام چیزیں شفا نہیں ہے۔

۳۔ دوا بالذات شفا نہیں دیتی۔ بلکہ شفا صرف اللہ تعالےٰ کے اذن سے ہوتی ہے۔ البتہ دوا کھانا بہتر بات ہے

۴۔ صحت حاصل کرنے کے لئے دوا بھی کھائے اور سورۃ الفاتحہ۔ آیۃ الکرسی اور الفلق الناس پڑھ کر بدن پر دم کرتا رہے۔ اس کی تفصیل حصۂ تصوف میں دیکھئے۔

---

۱ بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۸۷، ۲ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۸۷، ۳ مشکوٰۃ ص۳۸۸۔

پیشاب کے قطروں اور چغلی سے بچو

ا۔ جو لوگ کھڑے ہو کر جانوروں کی طرح پیشاب کرتے ہیں یا پیشاب کرنے کے بعد مٹی یا پانی سے استنجا نہیں کرتے یا پیشاب کے قطرات سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ انہیں قبروں میں عذاب ہوگا۔

① وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ہ ؎ (اور اپنے کپڑے پاک رکھو)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے آپؐ نے فرمایا۔ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے سبز شاخ لی۔ اس کے دو ٹکڑے کئے پھر ہر ایک کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی۔ صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپؐ نے یہ کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا۔ تاکہ ان کے عذاب میں کمی آجائے۔ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔ اس سے پتہ چلا کہ

ا۔ عذاب قبر حقیقت ہے۔

۲۔ قبر پر سبز گھاس یا پودا تسبیح پڑھتا ہے۔ اس کا ثواب مردے کو ملتا ہے اس کی وجہ سے عذاب میں کمی آجاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ قبر سے سبز گھاس

؎ المدثر۔ ۴۔

کاٹنا مردے کی روزی پر ڈاکہ ڈالنا اور گناہ ہے۔
۳۔ اگر کسی ظالم نے قبر کو پختہ بنا دیا اور سبزہ اگنے کو روک دیا۔ تو وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔
۴۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا چاہیئے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیئے۔

جانوروں کو داغنے اور تصویریں بنانے کا انجام

(۱)۔ بتوں یا قبروں یا پیروں کے نام پر جانور چھوڑنا اور جانوروں پر ان کے نام پر نشان لگانے کے لئے ان کے کان کترنا اور داغ لگانا شیطان کے کرتوت ہیں
(۲)۔ ماتم کرنے والے، بین کرنے والے، تصویریں بنانے والے، بدن گوندنے اور گوندوانے والے اور سود کھانے اور کھلانے والے لعنتی ہیں۔
(۳)۔ تصویریں بنانا حرام ہے اور عورتوں جیسا فیشن اختیار کرنے والے مرد اور مردوں جیسا فیشن اختیار کرنے والی عورتیں لعنتی اور مجرم ہیں۔

جانوروں کو داغنے والے شیطان کے چیلے ہیں

(۱) وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ (اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ

عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۙ
وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
آذَانَ الْأَنْعَامِ فَلَيُغَيِّرُنَّ
خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَ
مَن يَتَّخِذِ
الشَّيْطَانَ وَلِيًّا
مِّن دُونِ اللَّهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُّبِينًا ۝

بھی تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر
لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ
کروں گا۔ اور البتہ ضرور انہیں امید
دلاؤں گا۔ اور البتہ ضرور انہیں حکم
کروں گا۔ کہ جانوروں کے کان
چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم
دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں
بدلیں اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر
شیطان کو دوست بنائے گا
وہ صریح نقصان میں جا پڑا[1]

حضرت قتادہ اور حضرت سدی فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ جانوروں کے کان چیرے اور ان پر بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ کا نشان بنائے جیسے کہ آج کل کے مشرک جاہل اور حرام خور لوگ جانوروں کو پیروں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان پر اس کا نشان لگا دیتے ہیں۔ اس سے گوندنا اور گوندوانا یا حسن پیدا کرنے کے لئے شکلیں بدلوانا بھی ہے[2]۔

---

[1] النساء، ۱۱۸، ۱۱۹۔ [2] ملخصاً ابن کثیر ج صفحہ ۵۵۶۔

ماتم، گودنا اور تصویریں بنانے کا خطرناک انجام

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی آوازیں لگائے وہ ہم میں سے نہیں ہے[1]

(یعنی کسی کے مرنے پر ماتم کرے اور جاہلیت کی آوازیں یعنی بین کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کرنے والی اور بین سننے والی عورت پر لعنت کی ہے[2]

(یعنی جو عورت مردے پر بین کرے اور جو عورت بین سننے سے نفرت نہ کرے بلکہ بین سنا کرے وہ ملعونہ ہے)۔

اسی سے معلوم ہوا کہ رافضی لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں جو جلوس نکالتے ہیں اور اس میں ماتم کرتے ہیں اور بین کرتے ہیں۔ یہ کام مسلمانوں کا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایسا کرنے والے سب لوگ گناہگار ہیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں حضور نبی

---

[1] متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۵۰ [2] مشکوٰۃ ص۱۵۱۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے اور گودنے وا
اور گودوانے والی اور تصویریں بنانے والے پر لعنت کی[1]
(یعنی سود خور اور سود کھلانے والا۔ اور بدن پر بیل کاری کرنے
کروانے والے اور جانداروں کی تصویریں بنانے والے ملعون ہیں) کسی جو
یا انسان جس میں روح ہو یعنی چلنے پھرنے کھانے پینے والے جاندار کی تص
بنانا جرم ہے۔

(۳) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و
نے فرمایا۔

اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر
(اس لئے کہ اسلام نے مسلمانوں کو کتوں سے مانوس ہونے کی بجا
انسانوں سے مانوس ہونے کا حکم دیا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

اللہ کے ہاں سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والو
کو ہو گا[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

---

[1] صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۴۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۳۸۵۔
[3] متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۵۔

علیہ وسلم نے عورتوں سے (لباس وغیرہ) میں مشابہت کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے (مشابہت کرنے والی) عورتوں پر لعنت کی ہے[1]

چنانچہ مردوں کا عورتوں جیسی وضع قطع بنا کر سر کے بال اور لباس عورتوں جیسا بنائیں، اور عورتوں کا مردوں کی شکل بنا کر سر کے بال کٹوائے اور پتلون وغیرہ پہن کر پھرے۔ ایسا کرنے والے غنڈے اور لعنتی ہیں۔

[1] صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۰

مرتد کی سزا موت ہے

اسلام نے اپنے عقائد و اعمال واضح کرتے ہوئے جرأت کے ساتھ اعلان کر دیا! لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ ۲۵۶) دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ چنانچہ اسلام میں کسی شخص کو جبر کے ساتھ مسلمان نہیں بنایا جاتا جو شخص اسلام قبول کرتا ہے وہ خوب غور و خوض کر کے اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام سے باہر نکلنے اور اسلام کے ساتھ غداری کرنے کی سزا موت ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق لائے گئے آپ نے انہیں جلا دیا۔ یہ خبر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا! اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا اس لئے کہ جنابِ رسول اللہ علیہ وسلم نے (یہ فرما کر) منع فرمایا! کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ انہیں عذاب نہ دو" البتہ میں انہیں قتل کرتا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدل دے اُسے قتل کر دو۔ (یعنی جو اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرے اُسے قتل کر دو) مشکوٰۃ ص ۳۰۷

تمام علماء کا اجماع ہے کہ مرتد کے ارتداد سے پہلے اس کا خون اور مال محفوظ ہے۔ جب وہ مرتد ہوا تو سب کا اجماع ہے کہ پہلی حفاظت

ختم ہوگئی۔ اب اس کا خون مباح ہے البتہ مال بدستور سابقہ ممانعت کی وجہ سے محفوظ ہے (یعنی وہ وارثوں کو ملے گا) (شرح معانی الآثار للطحاوی جزر ۲ ص ۱۷)

صاحب ہدایہ نے فرمایا جب ایک مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے والعیاذ باللہ تو اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر اسے شبہ ہو گیا ہو تو دور ہو جائے۔ ... البتہ اسلام پیش کرنا واجب نہیں (اس لئے کہ اسے دعوت پہنچ چکی) اور تین دن تک قید رکھا جائے اگر اسلام قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ (ہدایہ اولین ص ۶۰)

دنیا دار بادشاہوں کا طریقہ ہے کہ اپنے خود ساختہ قوانین سے بغاوت کرنے والوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ بلکہ دنیا کے کمینے بادشاہ اپنی کرسی بچانے اور ملک گیری کی ہوس کی خاطر لاکھوں انسانوں کو مروا دیتے ہیں۔ جنگ عظیم اول و ثانی میں کروڑوں انسانوں کو ان بادشاہوں نے محض دنیاوی اغراض کی خاطر موت کی نیند سلا دیا برطانیہ نے اپنے ظالمانہ عہد اقتدار میں ہندوستان میں ایک صدی کے اندر اندر اکتیس بار قحط ڈال کر سوا چار کروڑ انسانوں کو بھوک سے تڑپا تڑپا کر مار دیا لاکھوں کو گولی کا نشانہ بنایا لاکھوں کو پھانسی دیا۔

اور ہندوستان کو جبراً عیسائی بنانے کی کوشش کرتا رہا اسی طرح افریقہ اور عرب ممالک میں مصر سوڈان اور فلسطین میں اس نے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے فرانس نے الجزائر میں ایک صدی کے اندر ایک کروڑ کے قریب مسلمان قتل کئے۔ روس نے گیارہ کروڑ مسلمانوں

میں دس کروڑ کو یا جبراً کافر بنایا یا اُنہیں قتل کر دیا۔ چین نے
کروڑ مسلمانوں میں نصف کے قریب مسلمانوں کو ختم کر دیا
یورپ، امریکہ سپین اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو
کرنے اور اُنہیں ختم کرنے کا جو حربہ اختیار کیا گیا وہ اسلام
اعتراض کرنے والوں کے منہ پر ایک تھپڑ کی حیثیت رکھتا ہے
بشرطیکہ حیاء موجود ہو۔

اسلام نے صرف یہی کہا ہے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے
کہ واپسی کا دروازہ بند ہے۔ اللہ کا دین کھیل تماشہ نہیں۔ جیسے
اندر آ جاؤ اور جب چاہو باہر چلے جاؤ جیسے کہ زمانہ رسالت میں
صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ کے یہود نے کہا کہ صبح اسلام قبول
اور شام کو دوبارہ کافر بن جاؤ تاکہ کم تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دل
شبہات ڈالے جا سکیں اللہ تعالٰی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
یہود کی اس سازشش سے آگاہ کر دیا۔ اور مرتد کی سزا قتل مقرر
اسلام کے ساتھ مسخرہ پن کرنے والوں کو مناسب سزا دی

باب چہارم

حصّہ تصوّف

اسلامی تصوّف

تصوف سے مراد صرف وہ طریقۂ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے انسان قلبی طور پر
ـک بن جائے۔ کسی خارجی سزا کے بغیر ہی اللہ تعالےٰ اور مخلوق کے حقوق
ـرنے کی فکر کرتا رہے۔ اسلام کی پابندی خوش ہو کر کرے اور ہر گناہ سے قلبی
ـرت پیدا ہو جائے۔

اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب باطلہ نے انسان کو قلبی پاکیزگی بخشنے کی
ـ میں ایسا پروگرام دیا۔ جس میں کہیں انسانی فطرت سے بغاوت ہے، کہیں
ـیت ناک طریقے ہیں جن کی وجہ سے انسان اپنی صحت اور فطرتی جذبات سے
ـی محروم ہو جاتا ہے۔

کسی مذہب نے صوفی اور نیک بننے کے لیے شرط لگادی دنیا سے
ـکل ہی قطع تعلق کر کے جنگلوں میں چلے جاؤ۔ حالانکہ اگر ایسا کرنا ہی بزرگ
ـنے کی دلیل ہوتی تو انسانی بستیوں سے دور جنگلات میں بسنے والے تمام
ـگل جانور بزرگ اور صوفی ہوتے۔

کسی نے کہا کہ نکاح مت کرو حالانکہ ایسا کرنا نہ صرف دنیا سے انسانیت

کو ختم کرتا ہے بلکہ انسان میں ودیعت شدہ فطرت سے بھی بغاوت
عام طور پران مذاہب باطلہ کے لوگ چھپ چھپ کر بدکاریاں کر
کیونکہ وہ غلط طریقوں سے باطنی صفائی تلاش کر رہے ہیں
صوفی بننے کی بجائے بظاہر نیک اور بباطن گناہ گار بنتے
جاتے ہیں۔

اسلام نے انسان کو ظاہر و باطن میں نیک بننے کا ایک ایسا
اگر ساری انسانیت اس کی پابندی کرے تو جرائم کو روکنے کے
ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی انتظامیہ اور عدلیہ کے بھاری اخراجات
رہتی ہے۔

اسلام نے بتایا کہ ہر شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
سے نماز ادا کرے۔ اور مسجد میں آتے ہوئے اپنا محاسبہ کرے
خدا کو کس منہ سے اللہ کے دربار میں جاتا ہے دو تین اچھے
فلاں گناہ کیا۔ چنانچہ ندامت کے ساتھ ہر گناہ سے توبہ کرے
گناہوں سے بچنے کا عہد کرے۔ اگر روزانہ پانچ بار ایسا محا
تو جلد ہی وہ وقت آئے گا کہ عملی طور پر نیک بن جائے گا۔
سال بھر کے بعد اگر کچھ مال جمع ہو جائے تو اس کی محبت
بلکہ اس کی زکوٰۃ دے اور کوشش کرے کہ زیادہ سے زیادہ
خیرات کرے ایسا کرنے سے مال کی محبت دل سے نکل جا
دوسروں پر ظلم کرنے کی اصل جڑ ہوتی ہے۔

سال میں ایک ماہ روزے رکھے۔ اللہ تعالٰی کے فرشتے کھاتے پیتے
پانچہ روزے رکھنے سے ایک نیک مخلوق سے مشابہت پیدا ہوگی۔
میں ایک ماہ کھانے پینے سے رکے گا اور ہر گناہ سے مکمل رک رکھے
سال بھر اس کے اثر کو باقی رہنے دے گا تو قلبی پاکیزگی حاصل ہوگی۔
اللہ تعالٰی مال عطا کرے تو مکہ مکرمہ جائے اور حج کرے۔ جس میں
وطن واہل وعیال اور آرام کی زندگی سے جدائی کی مشق ہوگی۔ اور یہ
ہے کہ ایک دن میں تمام اہل وعیال اور وطن اور تجارت سے الگ ہو کر
ہوں گا۔

اس کے ساتھ حصہ تصوف میں بیان کی گئی دس باتوں پر عمل کرے۔ طوالت
بچنے کے لیے ہم نے اس حصہ میں چند ضروری باتیں بیان کرنے پر اکتفا
ہے۔

آج کے دور میں ہر شخص زیادہ سے زیادہ دنیا کا مال، سیاسی و فوجی
اور دنیاوی نعمتوں کو جمع کر لینے کو ہی کامیابی کی ضمانت سمجھتا ہے۔ حرص
بیماری کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ کہ اس دنیا کی حقیقت پر بھی مختصر سی
ڈال دی جائے۔ اور اس کے بعد اسلامی تصوف کے دس اہم اصول تحریر
جائیں کہ جن کی پابندی کرنے کے بعد ایک انسان کو قلبی اطمینان اور کامرانی
حاصل ہوتی ہے۔

یہ پُر رونق دُنیا
اور
وہ خوفناک قبرستان

دلکش نظاروں، آباد شہروں، سرسبز باغات، سبزہ زار کھیتوں اور فراخ دریاؤں، سمندروں اور عشرت کدوں پرمشتمل یہ دنیا، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی۔ اور آپ ہمیشہ ہی محلات و کارخانوں اور مال و دولت پر قابض رہیں گے۔ تو آپ سخت غلطی پر ہیں۔

آیئے اپنے خوبصورت و آراستہ مکان سے باہر آیئے، کار سے اتریئے اور فراخ شاہراہ سے ہٹ کر اسی قریبی قبرستان میں چلیئے۔ اور اس کچی قبر والے سے کہیئے۔

بھائی تم خاموش لیٹے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہاری قبر کے ساتھ ایک سڑک ہے جس پر کاریں چل رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلند و بالا آباد مکانوں کی قطاریں ہیں، فضاؤں میں ہوائی جہاز اڑ رہے ہیں اور سارا شہر بجلی کی روشنی سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

اگر مردہ میں بات کی قوت ہوئی تو کہہ دے گا جاؤ میرے لیئے ساری دنیا ختم ہو گئی اور بس! یہ پر رونق دنیا اور آخر وہ خوفناک قبرستان!!

ایک دن ضرور آئے گا کہ آپ کے نیچے سے کرسی گھسیٹ لی جائے گی
لو چارپائی سے اتار دیا جائے گا۔ آپ سے مکان، دکان، حکومت اور تمام
دولت بلکہ آپ کا لباس بھی چھین لیا جائے گا۔ اور آپ کو ایک گڑھے میں
دفن کر دیا جائے گا۔ اور لوگ آپ کا جنازہ پڑھتے ہوئے کہہ رہے
گے۔

اے اللہ اس میت کو معاف کر دے۔

آج سے سو برس پہلے کے لوگ مر کر دفن ہو گئے اور آج سے سو برس بعد
ب مر کر دفن ہو جائیں گے۔
کسی نے کیا خوب کہا ہے

لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ

(مرجانے کے لیے بچے جنو اور برباد ہونے کے لیے مکانات بناؤ۔)
آج جن چھوٹے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ وہ کل جوان ہو کر بوڑھے
ہو جائیں گے۔ اور میتیں بن بن کر قبروں میں چلے جائیں گے۔
یہ گھر آخر کار اجڑ کر ویران ہو جائیں گے۔ اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ
ری دنیا کے جاندار میتیں ہوں گے، سب مکانات برباد ہوں گے حتیٰ کہ زمین و
سمان کے بھی ٹکڑے ہو کر سب پر موت چھا جائے گی۔

دنیا میں مسافر بن کر رہو

چند دنوں کے بعد مردہ بننے والا آدمی دنیا میں دل کیسے لگا سکتا ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن کے ایک حصہ کو پکڑا۔ (ایک روایت کے مطابق کاندھے کو پکڑا) اور فرمایا:

دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں سے سمجھ رکھو۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۰)

یہ سچ ہے کہ فانی دنیا کی حقیقت معلوم کر لینے پر مکان و لباس کی طرف زیادہ توجہ نہیں رہ سکتی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب (حاکم بنا کر) یمن بھیجا۔ تو فرمایا:

نازو نعمت کی زندگی سے دور رہو کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعمت (کے عادی) نہیں ہوتے۔ (یعنی بندگانِ خدا کی زندگی سادہ اور آخرت والوں کی زندگی ہوتی ہے)

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بایا:
جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے مال میں برکت نہیں کرتا تو وہ اسے
پانی اور مٹی میں ڈالتا ہے۔ (یعنی خوبصورت تعمیرات میں روپیہ برباد کرتا ہے۔)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
نے فرمایا:
بڑی بڑی جاگیریں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے۔
(مشکوٰۃ ص ۴۴۱)
اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں کی زندگی گنتی کے چند سال ہیں یا چند دن ہیں۔
صدیوں کا سامان کرنا ایک بدعقل اور جاہل ہی کا کام ہے۔
اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ میرے مکان کارخانے اور میری حکومت اور فوجیں
ے ساتھ رہیں گی۔ تو اس کا جواب بھی بتادیا گیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
م نے فرمایا:
انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کے مال تین ہیں۔
۱۔ جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا۔
۲۔ پہنا اور پرانا کر کے (ختم کر دیا)
۳۔ یا اللہ کی راہ میں دیا اور (آخرت کے لیے) جمع کر دیا۔
اور اس کے سوا باقی سب (ضائع ہو) جا رہا ہے اور لوگوں کے لیے چھوڑ رہا ہے۔
(مشکوٰۃ ص ۴۴۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مردے کے پیچھے پیچھے تین جاتے ہیں۔ دو واپس آجاتے ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

۱۔ اس کے اہل وعیال۔

۲۔ اس کا مال۔

۳۔ اور اس کا عمل۔

اس کے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا اہل اور مال واپس آجاتا ہے اور اس کا عمل (اس کے ساتھ قبر میں) باقی رہ جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ:

جب ایک آدمی مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ آگے کیا لایا اور بنی آدم کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑا؟

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۵)

اب جو آدمی صرف دنیا کو آباد کرتا رہے اور آخرت سے غافل رہے دنیا کی مختصر زندگی پر تکلف اور آرام دہ بنالے اور مرنے کے بعد کی طویل ترین زندگی عذاب اور دکھ کی زندگی بنالے ایسا آدمی گدھے سے زیادہ بدعقل اور احمق ہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عقل مند وہ ہے جو اپنے آپ کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے کام کرے اور عاجز (یعنی بدعقل) وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ پر تمنائیں (اور امیدیں) باندھتا رہے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۵۱)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کا کام بالکل ہی ترک کر دے حالانکہ صحابہ کرام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کی، کھیتی باڑی کی، بلکہ اسلام نے تجارت کرنے اور دنیا کے کمانے کو ایک مخصوص شرط کے ساتھ نیکی قرار دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔

جس نے دنیا کا حلال (مال) طلب کیا تاکہ سوال سے بچے اور اپنے گھروالوں پر خرچ کرے، اور پڑوسی پر رحم کرے (مدد کرے) تو قیامت کے دن وہ اس طرح اللہ سے ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوگا۔ اور جس نے دنیا کا حلال (مال بھی) کثرتِ مال کے لیے فخر جتانے اور ریاکاری کے لیے طلب کیا تو وہ اللہ تعالےٰ کو اس حال سے ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۴۲)

مگر ایسا نہ کرے کہ ہر وقت دنیا کا مال کماتا رہے اور فرض عبادت یعنی پانچ نمازیں بھی چھوڑ دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہوجا۔ میں تیرا سینہ غنا سے بھردوں گا اور تیری محتاجی دور کردوں گا (یعنی تیری تمام ضروریات پوری کردوں گا) اور اگر تو نے ایسا نہ کیا (یعنی فرض عبادت بھی نہ کی) تو تیرے ہاتھ کام سے بھردوں گا۔ اور تیری محتاجی بند نہیں کروں گا (یعنی کام زیادہ کرنے گا مگر ہر وقت فقر و فاقہ سے ڈرتا رہے گا)

چنانچہ آج کی عبادت اور شرافت سے دور صرف سائنسی ترقی اور دنیا کے مال کی پوجا کرنے والی اقوام کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس دنیا کا کثیر مال ہے مگر ہر وقت آنے والے فقر اور قحط اور آفات سے ڈرتی رہتی ہیں۔

فانی دنیا خدا سے دور کرنے والی ہے

اور حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان دنیا پر نظر ڈالے تو یہ فانی دنیا اور خدا سے دور کرنے والا جال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے (یعنی خدا سے دور اور دور کرنے والی ہے) سوائے ذکر اللہ کے اور اس کے قریب اعمال کے اور عالم (اسلام) یا علم اسلام حاصل کرنے والے کے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۱)

چنانچہ عقلمندی یہ ہے کہ انسان بقدر ضرورت دنیا کا مال حاصل کر کے زیادہ وقت ذکر اللہ اور اسلام کا علم سیکھنے اور سکھانے پر لگائے۔ اور روزی کم ملنے کو عذاب یا مصیبت نہ سمجھے اگر کوشش کے باوجود روزی کم ملے تو بھی صبر کرے تو اس کا اجر آخرت میں بہت ہو گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کم روزی پر بھی اللہ پر راضی رہا تو (قیامت کے دن) اللہ تعالٰے اس کے کم عمل پر بھی راضی ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ صہ ۴۴۹)

بلکہ فقراء اور صابرین کے لیے ایک خوشخبری اور بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقراء مالداروں سے پانچ سو برس پہلے یعنی نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(مشکوٰۃ صہ ۴۴۷)

اسلام نے دنیا سے بے رغبتی کی نصیحت اس لیے کی ہے تاکہ ہر آدمی بقدر ضرورت ہی مال حاصل کرے اور باقی مال دوسرے سے روک کر نہ رکھے۔ اور ساری انسانیت مطمئن زندگی گزارے۔ کیونکہ مال کی حرص اور مال کو دوسروں سے روک کر رکھنا ہی فساد کا ایک بڑا سبب ہے۔

تزکیہ باطن کے دس کام

(۱)۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور احکام میں ترک نہ کرے جس کی وضاحت حصہ نواہی میں شرک کی بحث میں اور حصہ اوامر میں توحید باری تعالیٰ کی بحث میں ملے گی۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا۔ ان پر عمل کرے۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے بغیر کوئی شخص ظاہر و باطن سے درست نہیں ہو سکتا۔

(۳)۔ جن کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے منع کیا۔ ان سے رُک جائے۔

(۴)۔ غذا اور لباس کے بارے میں شدید احتیاط کرے۔ کوئی حرام غذا نہ کھائے اور نہ ہی حرام مال سے خریدا ہوا لباس پہنے۔ اس کی وضاحت اوامر میں حلال اور حصہ نواہی میں حرام کی بحث میں ملے گی۔

(۵)۔ ہر گناہ سے سچے دل سے توبہ کرے۔ اور آئندہ ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرے۔ اسی کا نام استغفار ہے۔

(۶)۔ ایسے کام سے بھی بچے کہ جس کی وجہ سے نافرمانی میں پھنس سکتا ہے اور ساری زندگی سنبھل کر گزارے اس کا نام تقویٰ ہے۔

⑦۔ ہر معاملہ میں اللہ پر توکل رکھے ۔ اگر کسی کی سفارش یا تعاون سے کچھ حاصل کرے تو یہ سمجھے کہ اس سبب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مجھ سے تعاون نہیں کریگا ۔ اس لئے ایسے وقت میں اسباب کی طرف جھکنے کی بجائے اپنے رب تعالیٰ کی طرف توجہ کرے اور رب تعالیٰ کا شکرادا کرے ۔

⑧۔ اور اگر کسی کی شرارت کے بعد کسی انعام سے محروم ہو جائے تو سبب پر ناراض نہ ہو۔ بلکہ یہ یقین رکھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اس سے محروم رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ تو کوئی بھی رکاوٹ نہ بن سکتا۔ اب اپنے گناہوں پر نادم ہو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی فریاد کرے! الغرض خوف و امید صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ کر دے، ڈرے تو اللہ تعالیٰ سے اور امید رکھے ،تو اللہ تعالیٰ سے ،اور اللہ کے سوا سب کا خوف دل سے نکال دے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے ،اس کو توکل سمجھے ۔

⑨۔ اگر اللہ تعالیٰ دنیا یا آخرت کا انعام عطا فرمائے۔ تو شکر کرے اور پہلے سے زیادہ نیک اعمال کرے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی وجہ سے امتحان میں ڈال دے ۔ تو صبر سے کام لے ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہی فریاد کرتا رہے ۔

⑩۔ کثرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف

پڑھتا رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری، اسلام کا سبب ہوئی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، آپ اور آپ کے صحابہ کرام جہاد نہ کرتے۔ اور نسلاً بعد نسلاً اسلام ہم تک نہ پہنچتا۔ تو ہم اسلام جیسی نعمت سے محروم ہو کر مرتے اور آخرت میں جہنم اور نامرادی کے سوا کچھ نہ پاتے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور آپ کا شکر ادا کرنے کا احسن ترین طریقہ آپ پر درود شریف پڑھنا ہے۔

استغفار کی اہمیت

نوٹ:۔ پہلی پانچ باتوں کے متعلق حصہ اوامر اور نواہی میں اور شرک بارے میں حصہ عقائد میں کافی وضاحت ہو چکی ہے۔ اس لئے حصہ یعنی استغفار سے اس حصۂ تصوف کا آغاز کریں گے

(۱) اگر گناہ کر بیٹھو تو ناامید نہ ہو بلکہ آئندہ ہرگز گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے توبہ کرو۔ اللہ تعالےٰ معاف کر دے گا۔ اگر دوبارہ غلطی ہو جائے تو پھر توبہ کرو۔ موت تک کبھی مایوس نہ ہو۔ ا نیت بری نہ ہو۔

(۲) استغفار کرنے والوں کے گناہ معاف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ بہت روزی دے گا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے انہیں بچا دے گا۔ خود اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی

کیا کرو۔

(۱) استغفار کے الفاظ اور استغفار کے دوسرے فوائد ملاحظہ کیجئے

① قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(کہہ دو۔ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دے گا۔ بیشک وہ بخشنے والا رحم والا ہے)

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءً ۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ ۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے)

روزی کی وسعت ہو گی

(۱) اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا۔ جو استغفار کرے اللہ تعالےٰ ان کی (مال) اور اولاد کے ساتھ مدد کرے گا۔ اور انعامات کی بارش (کر) دے گا۔

---

۵ الزمر، ۵۳، ، ۵ الانعام، ۵۴، ۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ ۱

(پس میں نے کہا، اپنے رب سے بخشش مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے وہ آسمان سے تم پر (موسلا دھار) مینہ برسائے گا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغ بنادے گا۔ اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ ۲

(اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں درانحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہیں۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ ۳

(اور آخر شب میں مغفرت مانگا کرتے تھے)

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝ ۴

(پس جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگے)

---

۱ نوح، ۱۲، ۲ الانفال، ۳۳، ۳ الذریت،

۴ محمد، ۱۹،

سیدالاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سیدالاستغفار یہ ہے کہ یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَ عَلٰى عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ
اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ

(اے اللہ، تو میرا رب ہے تیرے بغیر کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد و وعدہ پر ہوں جس قدر میری استطاعت ہے میں اپنے کئے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے معاف کر دے۔ کیونکہ تیرے بغیر گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا)

فرمایا۔ جو اس پر یقین کرتے ہوئے دن کو یہ کہے۔ اور شام ہونے سے پہلے اسی دن فوت ہو جائے۔ تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے یہ رات کو کہا اور اس کا پر یقین رکھتا ہے۔ پھر صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو

وہ جنتی ہے۔[1]

استغفار کا طریقہ اور فائدے

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے ان الفاظ
استغفار کیا۔ اولاد آدم کے لئے استغفار کے یہ الفاظ بہت ہی خوب ہیں

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[2]

اے ہمار رب، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور رحم نہ کرے گا۔ تو ہم ضرور تبا ہو جائیں گے[2]

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ[3]

اے رب میرے معا کر اور رحم کر اور تو سب سے بہ رحم کرنے والا ہے۔

انسان کو چاہیئے کہ کوئی گناہ ہو جائے۔ تو توبہ کرنے میں جلدی کرے ا
دیر نہ کرے۔ اور سچے دل کے ساتھ گناہ سے توبہ کرے اور اگر
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
چند بار یا ایک سو بار پڑھے اور ر

---

[1] صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۰۱ [2] الاعراف ۲۳، [3] المومنون ۱۱۸،

یا پانچ صد بار یا جس قدر ہو سکے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ
سے تو گناہ بھی معاف ہوں۔ اور روزی میں بھی فراخی ہو اور ہر قسم کی تکالیف
بھی نجات حاصل ہو۔

ایک حدیث میں بتایا گیا۔ جو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لئے
روز ۲۷ یا ۲۵ دونوں میں سے کسی ایک عدد کے برابر استغفار کرے وہ ان
میں سے ہو گا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا سے اہل زمین کو رزق
ہے حصن حصین، یہ دعا اس طرح پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا۔ جو استغفار کو لازم کر لے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات
دے گا۔ اور ہر غم سے خلاصی دے گا۔ اور وہاں سے روزی دے گا جہاں
گمان بھی نہ ہو گا[۱]

ایک روایت میں جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو یہ کہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	(میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔
الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا	جس کے بغیر کوئی معبود نہیں، وہ
ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور
وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ	اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں[۲]

[۱] مشکوۃ ص ۲۰۴ ۔ [۲] مشکوۃ ص ۲۰۵ ۔

اس کی بخشش ہو گئی چاہے وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس کے لئے فرحت (خوشخبری) ہے۔ جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں۔ انسان کو چاہئے کہ کثرت سے استغفار کرتا رہے۔ تاکہ ہر مشکل حل ہوتی رہے ہر غم دور ہوتا رہے۔ اور روزی بھی اسی کی برکت سے ملتی ہے ہر حاجت میں استغفار کی کثرت ایک مجرب علاج ہے۔ اگر استغفار کے وقت مندرجہ ذیل کلمات کا ورد رکھے تو استغفار بھی ہوگا اور تلاوت بھی ہوگی۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْن

ذکر اللہ
اور اس کے آداب و فضائل

① سب سے بڑا کام ذکر اللہ ہے اس لئے خوب ذکر اللہ کرو۔ لوگ

لہ مشکوٰۃ ص ۲۰۶ ۔

علیحدگی اختیار کر کے ذکر اللہ کرو۔ شکر بھی کرو اور گناہ مت کرو اور اللہ کی نعمتوں پر غور کرو۔

(۲) ذکر اللہ کرنے والوں کے ساتھ رہا کرو، اس سے معافی جلدی ہوگی۔

(۳) ذکر اللہ کرنے والوں کے لیے بہت اجر و ثواب اور مغفرت ہے، اور اس سے دل پاکیزہ ہوتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔ شور مچانے اور لاؤڈ سپیکر پر سارے محلے کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۵) ذکر اللہ سے منہ پھیرنے والا دنیا میں پریشان رہے گا اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ہوگا۔ کیونکہ یہ بد بخت اور شیطان کا یار ہے۔

(۶)۔ اللہ یا رحمٰن یا اللہ تعالےٰ کے کسی اسم مبارک کا ورد کرو اور اسی کے واسطہ سے مانگو۔ اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے نہ مانگو۔

(۷)۔ بتوں، جنات، پیروں فقیروں حتیٰ کہ رسولوں اور انبیاء علیہم السلام کو مشکلات میں پکارنا اور حاجت روا سمجھنا شرک ہے اور ایسا کرنے والے جہنمی اور پرلے درجے کے جاہل ہیں۔

(۸)۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ ذکر اللہ کی سب سے بہتر صورت ہے۔

(۹)۔ تسبیح اور تحمید اور ذکر اللہ کی مختلف صورتیں اور دعائیں۔

کثرت سے ذکر اللہ کرو

① وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ط — العنکبوت ۔ ۴۵

اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ — الاحزاب ۴۱

اے ایمان والو، اللہ کو بہت یاد کیا کرو،

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ — الجمعہ ۔ ۱۰

اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ،

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ — المزمل

اور اپنے رب کا نام لیا کرو اور سب سے الگ ہو کر اسی طرف آجاؤ،

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ع — البقرہ ۱۵۲۔

پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو،

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ط — الفاطر ۔ ۳۔

اے لوگو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے،

② حضرت ابوالدرداؓ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک سب سے بہتر اور سب سے پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو سب سے

زیادہ بلند کرنے والا ہو، اور تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو۔ تم اپنے دشمن سے ملو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔

صحابہ نے عرض کیا: ہاں ضرور بتایئے!

آپؐ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ ذکر اللہ کے سوا زیادہ باتیں کرنے سے سنگدلی پیدا ہوتی ہے۔ اور سنگدل آدمی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

چنانچہ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت ذکر اللہ کرتا رہے اور دنیا کی باتیں کرنے میں زبان تھکانے کی بجائے ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھے۔

⑵ ذکر اللہ کرنے والوں کی رفاقت اختیار کرو

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

(الکہف — ۲۸ ۱۵/۱۱)

اور تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم جنت کے باغات سے گذرو تو ان میں چر لیا کرو

صحابہ نے پوچھا:

جنّت کے باغات کون سے ہیں؟

آپ نے فرمایا:

ذکر اللہ کی مجلسیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راہوں پر پھرتے رہتے ہیں اور ذکر اللہ کرنے والوں کی تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی جماعت کو ذکر اللہ کرتے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں آؤ اپنے مطلوب کی طرف۔

(آپ نے فرمایا) پھر وہ انہیں اپنے پروں کے ساتھ آسمانِ دنیا تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ آپ نے بتایا:

(جب وہ فارغ ہو کر اللہ تعالےٰ کے پاس حاضر ہوتے ہیں) تو رب تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے (مگر پھر بھی ان سے پوچھتا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟

فرمایا وہ فرشتے جواب دیتے ہیں، تیری تسبیح کہتے ہیں، تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری حمد و ثناء کہتے ہیں

فرمایا پھر (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرمایا: فرشتے کہتے ہیں، نہیں، اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، فرمایا: تو (اللہ) فرماتا ہے اگر مجھے دیکھ لیتے تو؟ بتایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو بہت ہی زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ بزرگی بیان کرتے اور از حد تسبیح کہتے۔ بتایا: پھر (اللہ) فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ بتایا کہ وہ فرشتے کہتے ہیں نہیں، اللہ کی قسم اسے نہیں دیکھا۔ بتایا: پھر اللہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟

بتایا: فرشتے، کہتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیتے تو اس کے سخت حریص، شدید ترین طلبگار ہوتے اور عظیم ترین رغبت رکھتے۔

(پھر اللہ تعالیٰ، فرماتا ہے) تو وہ کس سے پناہ مانگتے ہیں؟

بتایا کہ اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے (دوزخ) دیکھا ہے؟

بتایا: فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اے رب انہوں نے (دوزخ) نہیں دیکھا۔

بتایا: کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟

بتایا: کہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اگر اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت ہی دور بھاگتے اور شدید ترین خوف کھاتے۔

بتایا: کہ پھر (رب تعالیٰ) فرماتا ہے: (اے فرشتو) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان کو میں نے بخش دیا۔

بتایا: کہ ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان میں فلاں آدمی ان (ذاکرین) میں سے نہیں وہ ویسے ہی ایک ضرورت کی وجہ سے آیا تھا۔

اللہ فرماتا ہے: یہ وہ بیٹھنے والے ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا (اسے بھی بخش دیا)

(مشکوٰۃ ص ۱۹۷)

اس سے پتہ چلا کہ جن مجالس میں ذکر اللہ ہو۔ ان میں شریک ہونا اللہ کی مغفرت حاصل کرنا اور جنت کے باغات میں بیٹھنا ہے۔

البتہ شرط یہ ہے کہ سنت کے مطابق ذکر اللہ ہو۔ شرکیہ کلام اور من گھڑت اذکار نہ کیے جائیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جو اذکار موجود ہیں وہی پڑھے جائیں اور لاؤڈ سپیکر لگا کر سارے محلے کا مغز نہ چاٹا جائے جیسے کہ بعض جاہل حرام خوروں کا طریقہ بن چکا ہے۔ ریاکاری اور بدعت اور حرام خوری (شرک) سے بچنا بہت ضروری ہے۔

ذکر اللہ کے فائدے

(۳) وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○

اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش

اور بڑا اجر تیار کیا ہے)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ (الاعلیٰ - ۱۵)

بے شک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی)

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ خبردار! اللہ کی یاد سے دل تسکین

الرعد - ۲۸ -

پاتے ہیں۔

ذکر اللہ کرنے سے گناہ معاف ہوتے اور درجے بلند ہوتے ہیں ذکر اللہ کرنے والا پاک ہوتا اور جنت کا مستحق ہوتا ہے۔

مال کی کمی یا کسی مصیبت کے وقت دل پریشان ہو۔ تو ذکر اللہ کے لیے اسلام کے پاس یہ ایک مجرب علاج ہے کہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرو۔ اور اسلام کی پابندی کرو اور پھر دیکھو کہ دل کیسے مطمئن ہو گا۔

فرشتوں میں اس کا ذکر ہوتا ہے اور عذاب سے نجات ہوتی ہے اور شیطان بھگانے کے لیے بھی ذکر اللہ ہی کار آمد ہے۔ حضرت ابو سعید کی روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل ؑ آتے ہیں انہوں نے بتایا کہ تمہارے (ذکر اللہ کرنے والوں کے) باعث اللہ عزوجل فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان (ہر وقت) ابن آدم کے دل سے چپکا رہتا ہے۔ جب ذکر اللہ کرتا ہے۔ تو دور ہٹ جاتا ہے۔ اور جب غافل ہوتا تو وسوسے ڈالتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ذکر اللہ سے زیادہ کوئی ایسا عمل نہیں جو اللہ کے عذاب سے نجات دے۔ (مشکوٰۃ صـ۱۹۹)

عاجزی اور آہستہ سے ذکر اللہ کرو

(۴) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (الاعراف۔۵۵)

اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارو،

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا

اور اسے ڈر اور طمع سے پکارو،

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ اعراف۔۲۰۵

اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ اور صبح اور شام بلند آواز کی بجائے ہلکی آواز سے یاد کر، اور غافلوں سے نہ ہو۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ (آل عمران ۱۹۰)

وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں، اور آسمان کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔

وَكَانُوْا يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○ انبیاء۔۹۰

اور ہمیں امید اور ڈر سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
یہ وسلم نے فرمایا:
دعا کرنا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

(مشکوٰۃ صہ ۱۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایا دعا کرنا، عبادت کا مغز ہے۔

(مشکوٰۃ صہ ۱۹۴)

اب جو شخص اللہ کے سوا کسی نبی ولی یا قبر والے یا بت کو پکارے تو اس نے
ی کیا اور یہ ذکر اللہ نہ رہا۔
دعا کرنا صرف اسی صورت میں عبادت ہے اور ذکر اللہ ہے کہ جب صرف
تعالےٰ سے دعا کرے۔
دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنار کرے پھر درود شریف پڑھے
قبلہ رُخ ہو کر دعا کرے۔ اور ناممکن بات یا حرام کام کی دعا نہ کرے۔ اور صرف
تعالےٰ سے مانگے تو ہی دعا قبول ہوگی۔
اور دعا یا دوسرا کوئی ذکر ہو تو آہستہ آواز سے کرے شور مچا کر لوگوں کو
یشان نہ کرے۔ ہاں اگر قریب کوئی دوسرا نہ ہو تو اس قدر بلند آواز کر سکتا ہے
لوگوں تک نہ پہنچے۔ مگر بلادِ ہند و پاک میں جو جاہل حرام خور مسجدوں میں
ؤڈسپیکروں پر ایک من گھڑت سلام پڑھتے ہیں اور شرکیہ کلام پڑھتے ہیں۔

اور بغداد والے پیر صاحب سے دعا مانگتے ہیں یہ سب حرام اور گناہ کی مجلسیں ہیں ان میں شریک ہونا بھی حرام ہے۔

غافلوں سے دور رہو

⑤ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ غفلت اختیار نہ کرو اور غافل لوگوں کے ساتھ بھی مجلس نہ رکھو۔ غافل آدمی بد نصیب اور گمراہ ہے کہ خدا نے اس سے اپنی یاد کی توفیق چھین لی۔ اگر اس قدر غافل ہوا کہ فرض ذکر یعنی نماز تک بھی نہ پڑھی۔ تو دوزخ میں جائے گا۔

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ○ — اور غافلوں سے نہ ہو۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ (الکہف - ۲۸) — اور اس کا کہا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اور اس کا معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ (طٰہٰ - ۱۲۴) — اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہوگی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ — سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لیے بڑی

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ (الزمر ۲۲)	خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں،
فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○	پس آپ نصیحت کیجئے اگر نصیحت فائدہ
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَ	دے جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ جلدی
يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○ الَّذِىْ	سمجھ جائے گا، اور اس سے بڑا بدنصیب
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○	الگ رہے گا جو سخت آگ میں داخل ہو
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○ (الاعلیٰ)	گا پھر اس میں نہ تو مرے گا اور نہ جئے گا۔
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ	اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے
نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ	تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے
لَهٗ قَرِيْنٌ ○ (زخرف ۳۶)	ہیں پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔
اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ	ان پر شیطان نے غلبہ پا لیا ہے پس
فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ	انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہی شیطان
حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ	کا گروہ ہے۔ خبردار شیطان کا گروہ ہی
الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○	نقصان اٹھانے والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو جماعت کسی جگہ بیٹھے اور اللہ کی یاد نہ کرے وصرف گپیں لگاتی رہے یا صرف دنیا کا کام کرتی رہے اور کچھ بھی ذکر اللہ نہ کرے، تو وہ گدھے کے مردار (کے پاس بیٹھ بیٹھ کر) اُٹھی۔ اور قیامت کے دن ان پر افسوس ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور

مردہ کی طرح ہے (یعنی ذکر اللہ کرنے والا گویا زندہ ہے اور ذکر اللہ سے غافل ایک طرح کا مُردہ ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶)

صرف اللہ سے مانگو

(۶) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ بنی اسرائیل — کہہ دو اللہ کہہ کر یا رحمٰن کہہ کر پکارو نام سے پکارو سب اسی کے عمدہ نام ہیں۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ الجن-۱۸ — اور بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۧ المومن-۶۰ — اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ۔

چونکہ دعا کرنا عبادت ہے۔ اس لیے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مشکل

میں پکارے گا۔ وہ مشرک ہے۔ وہ ذکر اللہ کی مجلس نہیں ہوگی۔

اور جو شخص اللہ کے سوا دوسروں کو مشکلات میں پکارتا ہے وہ سب سے بڑا گمراہ اور مجرم ہے اس کی مزید تفصیل حصہ اول میں دیکھئے۔

ذکر اللہ کے مختلف طریقے

تلاوتِ قرآن افضل ترین ذکر اللہ ہے

ج: ذکر اللہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ سب سے افضل قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر سمجھنا ہے۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل۔ ۲۰)
پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان ہو (جس قدر پڑھ سکو)

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (المزمل ۴) اور قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے نیکی ہے اور نیکی کا اجر دس گنا ہے یعنی ایک حرف پر دس نیکیاں ملیں گی اور میں نہیں کہ الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور

لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۶)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے تیز ہوگی جو دنیا کے گھروں میں ہوتی ہے اگر وہ ان میں ہو۔ اب جس نے اس پر عمل کیا اس کے (اجر کے متعلق) تمہارا کیا گمان ہے۔ (یعنی عمل کرنے والے کو بلند از انعامات ملیں گے۔

قرآن مجید کی مختلف سورتوں کا ثواب بھی علیحدہ علیحدہ ذکر ہوا تا کہ شوق پیدا ہو۔

۱۔ سورۃ فاتحہ کے بارے میں ایک حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا ہوئی۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۴)

اور سورۃ فاتحہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا:

یہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔ (مشکوٰۃ) ص۱۸۹

(یعنی پڑھ کر پھونک لے یا لکھ کر پیئے) ویسے ہی بطور دعا پڑھے۔

۲۔ سورۃ البقرۃ آخری دو آیات کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کو پڑھ سے تورات بھر کی عبادت کے
لیے کافی ہیں (یعنی رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا)

(مشکوٰۃ ص ۱۸۵)

۳۔ آیۃ الکرسی کے بارے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:
صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا (مشکوٰۃ ص ۱۸۵)
چنانچہ ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیئے۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا:

ہر چیز کا دل ہوتا ہے۔ اور قرآن کا دل یٰسین ہے اور جس نے یٰسین پڑھی
اس کے پڑھنے کے باعث اس کے لیے دس قرآن کا ثواب لکھا جائے
گا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۷)

اس لیے روزانہ صبح سورۃ یٰسین پڑھ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن (پڑھنے اور اس پر عمل کرنے) والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا
اور (بلند درجات پر) چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے کہ تو دنیا میں
ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ تیری منزل، آخری آیت ہوگی جو تو پڑھے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید کا ماہر (قرآن مجید پڑھنے اور اس کا ترجمہ و تفسیر کا ماہر) لوح محفوظ سے لکھنے والے بزرگ فرشتوں کے ہمراہ ہوگا۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے اور (پڑھنے میں) دقت اٹھاتا ہے (یعنی زبان میں لکنت ہے) اور اس پر مشقت ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

(مشکوٰۃ صـ۱۸۴)

یاد رہے کہ قرآن مجید پڑھنا افضل ترین ذکر اللہ ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پڑھنا بھی ثواب ہے۔

اس کے معنی و تفسیر پڑھنا سب سے زیادہ افضل ثواب کا باعث ہے جب تک قرآن مجید کے معانی و تفسیر نہ پڑھی جائے تب تک اسلام کے عقائد و اعمال اور نواہی کا علم براہ راست قرآن مجید سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ترجمہ کرنے والوں سے ہی ہوگا اور یہ بھی بڑی محرومی ہے کہ ساری عمر انسان دوسری زبانیں اور دنیا کے علوم سیکھتا رہے۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر نہ سیکھے۔ ایسا آدمی انتہائی بدبخت ہے۔ اللہ کے دیئے ہوئے عمر کو سب سے پہلے اللہ کی کتاب سمجھنے پر خرچ کرنا چاہیے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب تک الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے سوتے نہیں تھے۔

(مشکوٰۃ صـ۱۸۸)

یہ دونوں سورتیں روزانہ رات کو پڑھنے کی وجہ سے عذاب قبر سے حفاظت ہو جائے گی۔ اس لیے رات کو روزانہ ایک ایک بار دونوں سورتیں پڑھ لیا کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص رات کو سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر دائیں جانب لیٹ کر سورۃ قل ہو اللہ احد ایک سو بار پڑھے تو قیامت کے دن رب تعالے اس کو فرمائے گا۔

اے میرے بندے، اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸)

اس عمل میں دو فائدے ہوئے۔ ایک یہ کہ رب تعالیٰ اس کو اپنا بندہ فرمائے گا اور دوسرے عزت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ہر شب سورۃ واقعہ پڑھی، اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات یہ سورت پڑھنے کا حکم کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات یاد کیں اور ان کی تلاوت کرتا رہا وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(مشکوٰۃ ص۱۸۵)

۸۔ ہر جمعہ کے دن سورۃ الکہف اور سورۃ الھود پڑھنے کی فضیلت بھی احادیث میں آئی ہے۔

آیتِ کریمہ کی فضیلت

(۷) حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پھر اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے بےشک میں بے انصافوں میں سے تھا۔ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایمانداروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں۔

جو آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کثرت سے پڑھے اسے پریشانی سے نجات ملے گی۔

نماز عشاء کے بعد اندھیرے میں تین سو بار روزانہ پڑھے یا روزانہ بارہ سو بار مختلف اوقات میں پڑھے۔

یا سوا لاکھ بار چند دن میں پوری کرے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے اپنے رب کو یہ کہہ کر پکارا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

جو مسلمان بھی اس (کسی) معاملے میں یہ دعا کر کے اللہ سے مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ صنہ۲۰۰)

تسبیح و تہلیل

۹۰ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا۔ اور سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص صبح ایک سو بار اور شام کو ایک سو بار سبحان اللہ کہے وہ اس کی طرح ہے جس نے سو حج کیے اور جس نے ایک سو بار صبح اور ایک سو بار شام کو لا الٰہ الا اللہ کہا۔ وہ اس کی طرح ہے جس نے بنی اسماعیل سے سو غلام آزاد کیے۔ اور جس نے ایک سو بار صبح اور ایک سو بار شام کو اللہ اکبر

کہا اس دن اس سے بڑھ کر کسی کو ثواب نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جو یہی کہے یا اس سے بڑھ کر کہے جو اس نے کہا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کہوں یہ مجھے اس (ساری دنیا) سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۰۰)

اس کے ساتھ اگر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی ملائے تو بہتر ہے یہ جنت کی کنجی ہے۔

اگر سو بار روزانہ پڑھے تو بہتر ہے۔ اور اگر نماز تسبیح روزانہ پڑھے تو اس میں یہ بھی آگیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افضل ترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور افضل ترین دعا الحمد للہ ہے۔ چنانچہ انسان کو چاہیئے کہ کثرت سے کلمہ طیبہ پڑھتا رہے۔

اگر روزانہ ایک ہزار بار لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرے تو خوب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزانہ ایک سو بار یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وا سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے لیے ایک سو نیکی لکھی جائے گی اور اس کا سو گناہ معاف ہوگا۔ اور شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کسی کو ثواب نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جو یہی ورد زیادہ کرے جو اس نے کیا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۱)

ان کے علاوہ صبح شام کی مخصوص دعائیں مختلف اوقات کی دعائیں اور مختلف مقامات کے جبلے احادیث میں مذکورہ اوراد پڑھتا رہے تاکہ ہر وقت ذکر اللہ کا شغل رہے اور غافلین سے نکل جائے۔

قرآن مجید کی چند خاص دعائیں

حضرت ایوب علیہ السلام پر جب بیماری اور افلاس کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ	اے میرے رب مجھے روگ لگ گیا
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ	ہے حالانکہ تو سب رحم کرنے والوں سے
الانبیاء - ۸۳	بڑا رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے علاقہ سے نکل کر مدین پہنچے آ
اور اہل وعیال نہ تھا۔ چنانچہ دعا کی۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ — اے میرے رب تو میری طرف جو چیز اتارے میں اس کا محتاج ہو

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ قوم نے جب زیادہ ہی غنڈہ گرد
تو انہوں نے دعا کی۔ چنانچہ مغلوب آدمی یہ دعا کیا کرے۔

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۔ القمر — اے میرے رب میں تو مغلوب ہ میری مدد کر۔

عباد الرحمٰن واللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کی دعا یہ بیان ہوئی۔ چنا
نیک اہل وعیال یا صالحہ بیوی سے نکاح کے خواہش مند یہی دعا
کریں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۔ — اے ہمارے رب ہمیں ہماری بی اور اولاد کی طرف سے آنکھوں ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگا کا پیشوا بنا دے۔

راسخین فی العلم کی دعا قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی ہر نماز کے بعد ایما
سلامتی کے لیے دعا پڑھا کریں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ — اے ہمارے رب! جب تو ہم کر چکا تو ہمارے دلوں کو نہ پھیر

ب لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ — اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

دنیا و آخرت کی کامیابی تقویٰ اختیار کرنے میں ہے

ٰی اختیار کرو، یعنے گناہوں سے پرہیز کرو کیونکہ متقی لوگ ہی حقیقی طور پر ے لوگ ہیں۔

ہ سے ڈرنے والے کو اللہ تعالےٰ ہر مشکل سے نجات دے گا۔ اور ں سے اسے گمان بھی نہ ہو وہاں سے روزی ملے گی۔

رت میں متقی انسان کے لیے باغات اور طرح طرح کے انعامات جو ہمیشہ اس کے پاس رہیں گے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ ۝ (التوبہ ۱۱۹) — اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ (النحل ۱۲۸) — بے شک اللہ ان کے ساتھ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ (الاحزاب ۷۰) — اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔

۲ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط
(الطلاق - ۳)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے انہو
لیے نجات کی صورت نکال دیتا
اور اسے روزی دیتا ہے جہا
اسے گمان بھی نہ ہو۔

(۱ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ
مَاٰبٍ ۙ جَنّٰتِ عَدْنٍ
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا
بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۞
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
اَتْرَابٌ ۞ هٰذَا مَا
تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ
الْحِسَابِ ۞ اِنَّ هٰذَا
لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۞ (ص ۴۹: ۵۴)

اور بیشک پرہیزگاروں کے
ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے
ہیں ان کے لیے ان کے درو
کھولے جائیں گے وہاں تکیہ
گے وہاں بہت سے میوے
طلب کریں گے اور ان کے پا
والی ہم عمر عورتیں ہونگی یہی ہے
سے حساب کے دن کے لیے
جاتا ہے بیشک یہ ہمارا رزق
ختم نہیں ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ص
وسلم نے فرمایا:
کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات لے، پھر ان پر عمل کرے یا ج
کرے اسے سکھائے۔
(حضرت ابوہریرہ رض بتاتے ہیں) کہ میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسولؐ، میں (یہ کام کروں گا)

آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ باتیں گنیں۔

۱۔ حرام کاموں سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار ہو گے۔

۲۔ اللہ تعالٰی نے جو تمہارے لیے مقسوم کر دیا اس پر راضی ہو جاؤ۔ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

۳۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم ایماندار (شمار) ہو گے۔

۴۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لیے پسند کرو تم فرمانبردار (شمار) ہو گے۔

۵۔ زیادہ ہنسو نہیں، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ۴۴۰)

چنانچہ تقویٰ کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام کے تمام احکام کی اطاعت کرے کوئی گناہ نہ کرے۔ اور پوری زندگی سخت احتیاط کے ساتھ اسلام کے مطابق گذارے۔

توکل کرنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ہر مشکل سے نجات ملتی ہے

(۱) اللہ پر توکل کرنے والے کے لیے اللہ تعالٰی کافی مددگار ہے۔ اللہ پر توکل کرنے والا مطمئن رہتا ہے اور غیر اللہ کے پیچھے بھاگنے والا ہمیشہ

پریشان رہتا ہے۔

(۲)۔ کوئی مشکل آئے تو کثرت سے حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھا کرے۔ یا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے۔

(۱) وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط (طلاق) — اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ق لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ع (التوبۃ ۱۱۰) — پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو، مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، اس پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۰ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ لا وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ ط (آل عمران) — اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، پھر مسلمان اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اللہ کی مرضی کے تابع ہوئے۔

اگر کسی بلا کا اندیشہ ہو یا خوفناک بات کا خیال ہو یا کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو یہ پڑھے: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا

(حصن حصین)

(اگر عشاء کے بعد پانچ سو بار روزانہ پڑھے تو خوب اثر دیکھے گا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور یہ ہوں گے۔

جو تعویذ گنڈے نہیں کراتے۔

اور جو بدفالی نہیں پکڑتے۔

اور جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ صـــ۴۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا:

اے لڑکے، اللہ کے (حق) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا یعنی اللہ کی عبادت کرو اور گناہ نہ کرو) اللہ کے (حق) کی حفاظت کر تو تو اسے سامنے پالے گا۔ اور جب تو سوال کرے اور جب تو مدد مانگے اللہ سے مدد مانگ اور یاد رکھ کہ ساری قوم مل کر اگر تجھے کچھ نفع دینا چاہے کچھ نفع نہیں دے سکتی۔ سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا۔ اور اگر سب مل کر تجھے کچھ نقصان دینا چاہیں تو کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر صرف وہی جو اللہ نے تیرے خلاف لکھ دیا۔ قلمیں اٹھا دی گئیں اور صحیفے خشک ہو گئے۔

(مشکوٰۃ صـــ۴۵۳)

اب جب ہر کام اللہ نے ہی کرنا ہے تو کسی غیر سے کوئی شکوہ نہ رہا اور
کسی غیر سے کوئی خطرہ و خوف رہا۔ اب وہ مطمئن ہو کر ایک اللہ کو خوش
کرے اور مشرک کی طرح اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے در پر سجدے نہ
کرے۔

صبر و شکر

(۱)۔ اگر اللہ تعالیٰ مال، حکومت اور صحت عطا کرے تو اس کا شکر کرو یعنی نیک کام پہلے سے زیادہ کرو اور برائی سے بچو ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ مزید عطا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کر کے گناہ کیا۔ تو سزا ملے گی۔

(۲)۔ اگر تکلیف آئے تو استقلال دکھاؤ اور صبر کرو، اور نماز پڑھ کر اللہ سے مدد مانگو۔

(۳)۔ اور اگر کوئی تکلیف آئے تو اعتراف کرو کہ ہم بھی اللہ کی ملکیت ہیں۔ یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہو۔ ایسا کرنے سے صبر کی توفیق ہو گی اور نقصان کی تلافی ہو جائے گی۔

صبر کرو اور نماز پڑھو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (آلِ عمران ۲۰۰)

۱- اے ایمان والو، صبر کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو۔ اور لگے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (انفال-۴۶) البتہ اگر تم شکر گذاری کرو گے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ (ابراہیم-۷)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر ۳)

اور ایک دوسروں کو حق پر قائم رہنے کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کرتے رہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ-۱۵۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یعنی کوئی پریشانی یا غم یا کوئی حاجت ہو تو پہلے نماز پڑھ کر دعا کرے پھر اسباب کو کام میں لائے۔ اور اسباب پر توکل نہ کرے۔ بلکہ اسباب کے

مالک رب تعالےٰ پر توکل کرے۔

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا بنی آدم میں سے کسی کی طرف (حاجت ہو) تو وضو کرے اور اچھا وضو کرے (تمام آداب بجالائے) پھر دو رکعت (نفل) پڑھے۔ پھر اللہ کی حمد وثنا کرے اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا کرے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں حلیم وکریم ہے اللہ پاک ہے عرشِ عظیم کا پروردگار اور سب حمد اللہ کے لیے ہے تمام جہانوں کا رب میں تیری رحمت کے صدقے اور تیری بخشش کے ارادوں کے صدقے مانگتا ہوں، اور ہر نیکی سے عطا مانگتا ہوں) اور ہر گناہ سے بچاؤ (عطا مانگتا ہوں) میرا کوئی گناہ ایسا نہ رہے کہ جو تو نہ بخشے اور نہ غم ایسا رہے کہ جو

حَتّٰى تَقْضِيَهَا يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
(اس کے بعد جو مانگنا ہو وہ مانگے)

دور نہ کر دے اور کوئی ضرورت جسے تو پسند کرتا ہے ایسی نہ رہے کہ جس کو تو پورا نہ کر دے۔ اے رحم کرنے والے ہیں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ (مشکوٰۃ ص۱۱۷)

آفات و اموات کے وقت کیا کرے؟

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے

وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ٥ والے ہیں۔
(البقرہ-۱۵۵تا۱۵۷)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ وہی کہے جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا انا للہ وانا الیہ راجعون کہے (اور یہ بھی کہے)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ — اے اللہ مجھے مصیبت میں پناہ دے

وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا — اور بعد میں اس سے بہتر عطا فرما۔

تو اسے اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔

حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا: ابوسلمہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہے؟ پہلا گھر والا جس نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر بھی میں نے یہ دعا پڑھ دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے (یعنی حضور سے ان کا نکاح ہوا۔)

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایماندار مسلمان کے لیے عجیب ہے اگر اسے بھلائی ملے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو بھی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ الغرض ایماندار کو ہر کام میں ثواب ہی ملتا ہے حتیٰ

جو لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے (اس میں بھی ثواب ملتا ہے)

(مشکوٰۃ ص۱۵۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی بندے کا لڑکا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے کہتا ہے:

تم نے میرے بندے کے لڑکے (کی روح) قبض کر لی!

وہ کہتے ہیں۔ ہاں!

وہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل قبض کر لیا۔

وہ کہتے ہیں ہاں!

وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟

وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی (یعنی؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

(مشکوٰۃ ص۱۵۱)

درود شریف کی اہمیت اور فضائل

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالےٰ اس پر دس بار درود رحمت فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کرے گا، اور اس کے دس درجے بلند ہو جائیں گے۔

(مشکوٰۃ صہ ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن مجھ سے سب سے قریب وہ ہوں گے جو مجھ پر درود زیادہ پڑھتے ہیں۔

(مشکوٰۃ صہ ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے زمین میں پھرنے والے کچھ فرشتے ہیں جو امت کی طرف سے سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ: میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں میں کس قدر درود آپؐ کے لیے مقرر کر دوں؟

آپؐ نے فرمایا: جس قدر چاہو۔

میں نے عرض کیا: چوتھائی؟

آپؐ نے فرمایا: جس قدر چاہو اور اگر بڑھا دو تو تیرے لیے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: نصف کر دوں؟

آپؐ نے فرمایا: جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کر دو تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: دو تہائی کر دوں؟

آپؐ نے فرمایا جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کر دو تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: میں سارا ورد آپؐ پر درود شریف ہی کر دیتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: پھر تیرے ہر فکر کو وہ کافی ہوگا اور تیرے گناہ معاف کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ص۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود بتاتے ہیں، کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بھی آپؐ کے پاس تھے۔ جب میں (فارغ ہو کر) بیٹھا۔
تو میں نے اللہ تعالےٰ کی ثناء کہی پھر حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ میں نے اپنے لیے دعا کی۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگو، تمہیں عطا ہو گا۔ مانگو تمہیں عطا ہو گا۔

(مشکوٰۃ ص۸۷)

مندرجہ بالا احادیث سے پتہ چلا کہ (درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے اور درجے بلند ہوتے اور ہر غم سے نجات ملتی ہے۔
اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ جو شخص دُور سے درود شریف پڑھے فرشتے لے کر پہنچاتے ہیں۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم آپؐ پر درود شریف کیسے پڑھیں آپؐ نے فرمایا اس طرح پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ (یعنی امتِ محمدؐ) پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحم فرمایا بیشک تو ہی حمد والا اور بزرگ ہے۔ اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ (یعنی امت محمدؐ) پر برکت فرما جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکت فرمائی بیشک تو ہی حمد والا اور بزرگ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو یہ خوش لگے کہ اسے پیمانہ بھر کر (ثواب) ملے تو جب وہ ہم اہلبیت پر درود پڑھے تو یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اے اللہ محمد نبی امی پر اور آپؐ کی
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ	ازواج مطہرات امہات المومنین اور
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ	آپؐ کی اولاد اور (الغرض) آپؐ کے
ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ	اہل بیت پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ	پر رحم فرمایا بے شک تو حمد والا اور بزرگ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	ہے۔

اس حکم میں آپؐ نے وضاحت فرمادی کہ اہل بیت میں آپؐ کی تمام ازواج مطہراتؓ بھی داخل ہیں۔ اور مزید اہمیت بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا: کہ یہ امہاتؓ المومنین ہیں۔

اب اگر کوئی شخص ازواجِ مطہرات کا دشمن ہے۔ وہ روئے زمین کا خبیث ترین آدمی ہے خدا تعالےٰ دشمنانِ ازواج مطہرات ودشمنانِ صحابہ کرام کو تباہ کردے اور ان پر لعنت ہو۔

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اللھم اغفرلی ولوالدی و لسمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ رسول رب العالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین

کامیابی کے دس اصول

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے امیر جماعت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے باب رحمت کے پاس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلباء کے سامنے خطاب کرتے ہوئے ایماندار مردوں اور عورتوں کی کامیابی کے لیے دس اصول بیان فرمائے۔ کتاب کے آخر میں حضرت درخواستی مدظلہ العالی کے یہ دس اصول ذکر کر دیئے گئے ہیں ان پر عمل پیرا ہونا انشاء اللہ تمام اہل اسلام کی دنیاوی و اخروی کامرانی و رضائے رحمٰن تعالےٰ کا باعث ہوگا۔

وہ دس اصول یہ ہیں:

۱۔ اِصْلَاحُ النِّیَّۃِ — نیت درست رکھے۔

یعنی ہر کام صرف اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کی خاطر کرے اور ریاکاری اور حصول دنیا مقصود نہ ہو۔

۲۔ اِصْلَاحُ الْعَقَائِدِ — عقائد درست رکھے۔

یعنی کتاب و سنت کے مطابق اللہ تعالےٰ، انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام، کتب سماویہ، قضاء و قدر اور قیامت پر اس طرح ایمان رکھے۔ جیسے کہ قرآن و حدیث میں وضاحت ہوئی۔

۳۔ اِلْتِزَامُ الْعِبَادَۃِ لِلّٰہِ — اللہ کی عبادت کرنے کا ہمیشہ التزام رکھے

یعنی موت تک عبادت کرتا رہے اور کبھی عبادت سے منہ نہ پھیرے۔

۴۔ اِلْتِزَامُ التَّوَکُّلِ عَلَے اللّٰہِ — ہمیشہ اللہ پر ہی توکل کرتا رہے۔
یعنی زندگی کے ہر کام میں اللہ پر ہی توکل کرے۔

۵۔ اِلْتِزَامُ الْخَشْیَۃِ مِنَ اللّٰہِ — اللہ تعالےٰ سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔
یعنی کسی معاملہ میں خدا کی گرفت سے بے خوف نہ ہو۔ بلکہ کام بھی کرتا رہے اور ڈرتا بھی رہے۔

۔ اِلْتِزَامُ اِلَی الدَّعْوَۃِ اِلَی الْخَیْرِ — ہمیشہ نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

۔ اِلْتِزَامُ اِتْبَاعِ کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ — کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی حدیث کی ہمیشہ اطاعت کرتا رہے۔

۔ التزام تعظیم شعائر اللہ — شعائر اللہ کی عزت کرتا رہے۔
بقول شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے بڑے شعائر اللہ چار ہیں۔
قرآن مجید، رسول اللہ، بیت اللہ، نماز

۔ التزام رفاقۃ الرحمٰن والاجتناب من رفاقۃ الشیطٰن — یعنی اللہ کے نیک بندوں کی مصاحبت ورفاقت رکھے اور شیطان کے دوستوں یعنی بدمعاشوں اور برے لوگوں سے ہمیشہ دور رہے۔

التزام شغل بذکر اللہ والدعاءُ من اللہ — یعنی ذکر اللہ کا شغل ہمیشہ جاری رکھے اور کبھی غافل نہ رہے اور ہمیشہ اللہ سے دعا کرتا رہے اور اللہ سے مانگنے میں کبھی سستی نہ کرے۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا

(اُس اللہ نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے نزولِ قرآن سے پہلے اور اِس قرآن میں۔)

مُسلمان کون ہے؟

تالیف

محمد منظور الوحیدی

شرکۃ الآفاق لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ :- مکتبہ انجمن ۱۹۔ مین بازار سنت نگر لاہور